بعون صناع مکین و مکاں فضل خلاق زمین و زماں
افضل الذکر
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حقاً
معہ
اضافہ قصائد نو ترمیم جدید
میلاد اکبر
خواجہ محمد اکبر وارثی
ملنے کا پتہ
سلطان بک ڈپو کالی کمان حیدرآباد دکن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اصلی میلاد شریف اکبر وارثی واضافہ نعتیہ کلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کس سے توحیدِ کبریا ہو رقم
فرش سے تا بہ عالم بالا
روح قالب میں ڈالنے والا
جنگلوں میں وہ بیکسوں کا رفیق
غمزدوں کا دلی غریب کا یار
خلق کرنے لگی جو بے ادبی
نورِ حق سے ہوا جہاں معمور
رشتۂ عشق حق سے جوڑ دیا
ڈھانکا رحمت کے شامیانے میں
آگئے راہ پر جو تھے گمراہ
واہ آنِ محمدِ عربی
اُن کی محفل کی دھوم دھام ہے آج
پڑھتے صلِّ علٰی یہاں آؤ

سر قلم ہیں یہاں قلم کے قلم
غل ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
دامِ غم سے نکالنے والا
مشکلوں میں وہ بے بسوں کا شفیق
سب کا بگڑی اڑی میں کھیونہار
بھیجا اس نے محمدِ عربی
ظلمتِ کفر ہوگئی کافور
کلمہ پڑھ کر بتوں کو توڑ دیا
دین پھیلا دیا زمانے میں
پڑھ لیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
واہ شانِ محمدِ عربی
کیا فرشتوں کا اژدھام ہے آج
شربتِ وصل نوش فرماؤ

دل لگاؤ شہِ عرب کے ساتھ		بیٹھو آکر یہاں ادب کے ساتھ

جہاں ان پر درود ہوتا ہے
رحمتوں کا ورود ہوتا ہے

اللہ پاک کی صفات اور انسان ظلوم وجہول کی زبان گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ اگر تمام جہان کے دریاؤں کی روشنائی بن جائے اور دنیا بھر کے درختوں کے قلم تراشے جائیں اور اللہ پاک کی حمد و ثنا لکھنا چاہیں تو یہ سب سامان روشنائی وغیرہ ختم ہو جائیں بلکہ اگر اتنے ہی دریا اس روشنائی کی مدد کے لئے اور لائے جائیں تو بھی ختم ہوتے جائیں لیکن اللہ پاک کی حمد و ثنا ہرگز نہیں لکھی جا سکتی اور میرے اس دعوے کے ثبوت میں یہ شہادت کافی ہے۔ کہ اللہ اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود ارشاد فرماتا ہے کہ جتنے یہ ہماری حمد و ثنا لکھنے والے ہیں۔ ان سے کہدو۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۔ اتنی تو اعلیٰ شان اور اس پہ یہ قرب اور یہ احسان کہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۔ ہم تو تمہاری رگ گلو سے بھی نزدیک تر ہیں جل جلالہٗ وعم نوالہٗ اب کیا تلاش کریں اور کہاں ڈھونڈنے جائیں ۔

غزل

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سو تری شان جل جلالہٗ
تو ملا قریبِ رگِ گلو تری شان جل جلالہٗ

تری یاد میں ہے کلی کلی ہے چمن چمن میں ہُو العلی
تو بسا ہے پھول میں ہو بہو تری شان جل جلالہٗ

تری جستجو میں ہے فاختہ کہ کہاں تو جلوہ دکھائیگا
اسے ورد کوکو ہے کو بکو تری شان جل جلالہٗ

ترے قطرے ابر کے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو تری شان جل جلالہٗ

ترا رنگ لعل و گہر میں ہے ترا نور شمس و قمر میں ہے
تری شان عم نوالہٗ تری شان جل جلالہٗ

ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی
ہے کریم تو ہے رحیم تو تری شان جل جلالہٗ

ترا ڈالی ڈالی میں صفت ہے ترے پتے پتے میں حمد ہے
ترا جلوہ دونو جہاں میں ہے ترا نور کون مکاں میں ہے
ہے دعائے اکبر ناتواں کہ تھمے قلم نہ رکے زباں

ترا غنچے غنچے میں رنگ و بو تری شان جل جلالہٗ
یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تری شان جل جلالہٗ
میں لکھوں پڑھوں یہی باوضو تری شان جل جلالہٗ

ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْآخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ ۔ یعنی اول بھی اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی اللہ ہی اللہ ہے ؞

غزل

عیاں اللہ ہی اللہ ہے، نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے

وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
کرو اللہ ہی اللہ دمبدم اللہ خوش ہوگا
گندرنی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد ہے
الف جڑ لام شاخیں ہ ثمر تشدید گل مدسر
ہیں آٹھ اللہ دست و پائے انگشت بہانہ ہے
جو گوش ہوش ہوں اکبر چمن میں سرو پر سن لو

چپک جاتی ہے تالو سے زبان اللہ ہی اللہ ہے
وہاں رحمت برستی ہے جہاں اللہ ہی اللہ ہے
نہ آئے گر یقین سن لو اذاں اللہ ہی اللہ ہے
یہ سارا گلستاں کا گلستاں اللہ ہی اللہ ہے
دو طرفہ پڑھ کے دیکھو انگلیاں اللہ ہی اللہ ہے
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں اللہ ہی اللہ ہے

الحمد للہ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول اور اپنے پیارے پیغمبروں کو ہماری رہنمائی کے لئے مامور فرمایا۔ جن کی ہدایت کے پرتو نے ہم کو سیدھی راہ سمجھائی جن کی رسالت کے جلوؤں نے ہمارے دل کے فانوسوں میں معرفت کی شمع چمکائی جس کی روشنی میں ہم نے اپنے آپ کو فانی اور اس کو باقی جانا جس کے آ جانے میں ہم نے اپنے آپ کو بندہ اور اس کو معبود پہچانا۔

جن کی دعاؤں کے صلے میں ایک نعمت عظمیٰ ہمارے ہاتھ آئی۔ جن کی خوشخبری کے نتیجے میں ایک دولت بے زوال ہم نے پائی۔ وہ نعمت عظمیٰ کہ جن کے صدقہ میں نورِ ایمان سے نہال اور وہ دولت بے زوال کہ جس کی بدولت متاع دین و اسلام سے مالا مال ہو گئے۔ وہ کون؟ باعثِ دو کون بے یاروں کا یار، بے مددگاروں کا مددگار، بے وسیلوں کا وسیلہ بے بھر و سوں کا بھروسہ بے بسوں کا بس، بے کسوں کا کس، ٹوٹے دلوں کا سہارا، اللہ تعالیٰ کا پیارا جس نے ہم گنہگاروں کو بنایا۔ جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے چاہا تمام رات یا الٰہی بس نہ سونے والا ہم گنہگاروں کی خطاؤں پر زار زار رونے والا دونوں جہان کا مختار مدینہ کا تاجدار جس کی ہیبت سے شاہی قلعوں کے کنگرے گریں جس کے اشاروں پر چاند سورج پھریں، جن کو فرشتے جھولا جھلاتے ہیں۔ جن کے در پر جبرائیل آئیں، سب حور و ملک، جن و بشر انہیں کا دم بھرتے ہیں۔ اکثر چرند و پرند و شجر و حجر ان کو سجدہ کرتے ہیں کل کائنات میں انھیں کا ڈنکا بجا ہے۔ اور بجے گا۔ شفاعت کا تاج انھیں کے سر پر سجا ہے اور سجے گا۔ برائی سے بھلائی اور بھلائی سے برائی کے بھی چھانٹنے والے خدائی بھر کے سب ظاہری و باطنی خزانوں کے بھی بانٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دلانے والے اور اللہ تعالیٰ عم نوالہٗ سے ملانے والے۔

غزل

خراب آئینوں پہ جلا دینے والے
دلوں کی کدورت مٹا دینے والے

ادھر بھی کوئی ریزہ خوان نعمت
خدائی کی دولت لٹا دینے والے

خدا را ادھر بھی نگاہ کرم ہو
جہنم کو جنت بنا دینے والے

سخی کچھ عطا ہو نواسوں کا صدقہ
صدا دے رہے ہیں صدا دینے والے

ملے کچھ کہ ہیں تیرے در کے بھکاری	فقیروں کو سلطان بنا دینے والے
کہاں تک کریں شکر اس کا کہ ہم کو	ملے ہیں خدا سے ملا دینے والے
طلب تو کرو دین و دنیا کی دولت	ہیں سب کو حبیب خدا دینے والے
میں عاصی ہوں مجھ پر بھی ہو چشم رحمت	گنہگاروں کو بخشوا دینے والے
اس اکبر کی بھی شرم محشر میں رکھنا	غریبوں کی بگڑی بنا دینے والے

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد ۔ بروح محمد و آلِ محمد!

درود تاج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

اے خدا رحمت کاملہ نازل فرما اوپر سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب کے اور اوپر آل سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ

کے صاحب تاج اور معراج اور براق اور نشان کے ہیں۔ دور کرنے والے سختی اور وبا کال اور بیماری

وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ

وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ

وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ

قلم کے۔ سردار ہیں عرب اور عجم کے۔ جسم ان کا بہت پاک خوشبودار پاکیزہ روشن

فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی

خانہ کعبہ اور حرم کے۔ آفتاب چاشت کے ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نور راہ راست

کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ

کے پناہ مخلوق کے چراغ تاریکیوں کے۔ نیک عادتوں کے بخشوانے والے امتوں کے صاحب بخشش

وَالْکَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ

اور بزرگی۔ اور اللہ نگہبان ہے اُن کا اور جبرئیل خدمتگار ہیں اور براق سواری کو ہے ان کی اور معراج

سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ

سفر ہے اُن کا۔ اور سدرۃ المنتہیٰ (جو ہیری آسمان پر ہے) مقام ہے اُن کا اور قاب قوسین وصال ہی مطلوب ہے اور مطلوب

مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

مقصود ہے ان کا اور مقصود ان کے پاس موجود ہے سردار رسولوں کے۔ ختم کرنے والے نبوت کے

شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ

بخشوانے والے گنہگاروں کے غمخوار مسافروں کے۔ رحمت واسطے عالموں کے موجب آرام عاشقوں

مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ

کے مراد مشتاقوں کے آفتاب خدا شناسوں کے چراغ راہ چلنے والوں کے لالٹین مقربوں کے

مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ

دوست رکھنے والے محتاجوں اور مسافروں اور مفلسوں کے سردار جن اور انسان کے نبی مکہ معظمہ اور

الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ

مدینہ منورہ کے امام بیت المقدس اور کعبہ کے وسیلہ ہمارے آخرت اور دنیا کے صاحب مرتبہ قاب قوسین کے معشوق پروردگار مشرق و مغرب

وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ

اور دو مغربوں کے نانا امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے مالک ہمارے اور ملک جن وانس کے کنیت ابو القاسم محمد بیٹے عبداللہ

مِنْ نُورِ اللّٰہِ یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

کے ایک نور ہیں اللہ کے نور سے اے عاشقو انور جمال آنحضرت صلعم کے درود بھیجو ان پر اولاد پر انکی کے اور یاروں پر اور سلام بھیجو درود سلام بھیجو

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو　　درود سے کبھی غافل نہو درود پڑھو

فضائلِ درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اور فرشتے اُس کے درود بھیجتے ہیں نبی پر اپنے اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو ان پر اور سلام اب اس سے زیادہ اور کونسی فضیلت ہوگی کہ یہ خود خدا کا فعل ہے اور ہمارے لئے حکم ناطق ہے ایک تو تقلید خدا دوسرے تعمیل حکم خدا جو شخص ایک بار درود شریف پڑھے اس پر دس رحمتیں نازل ہوں دس گناہ دھل جائیں دس نیکیاں اعمال نامے میں لکھی جائیں۔ دس مراتب بلند ہوں اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ اللہ پاک جل شانہٗ اپنے پیارے محبوب حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظمت ورفعت قدر ومنزل سے مومنین کو آگاہ فرماتا ہے کہ درود بھیجتا ہوں میں اپنے ملائکہ کے ساتھ اور مومنوں کو حکم کرتا ہے کہ تم بھی درود بھیجو۔ اس سے کس قدر توقیر وتعظیم واعزاز وتکریم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا پتہ ملتا ہے نہ کسی نبی کے لئے ایسا حکم آیا نہ کسی فرشتے نے یہ اعزاز پایا چاہیئے کوئی بات بھول جائے یا کوئی چیز کھوئی جائے تو درود شریف پڑھے بات یاد آجائے گی اور گمشدہ چیز مل جائے گی گھر سے نکلنے کے وقت سواری پر سوار ہونے کے وقت

بازار سے جانے اور واپس آنے پر اور خرید و فروخت میں اور کسی چیز کی ضرورت پیش آنے میں خادم غلام کے بھوگ جانے میں اور ہر دکھ درد میں وبائی امراض میں ہر قسم کے رنج میں ہر طرح کی تکلیف مصیبت میں آگ سے جل جانے یا پانی کے ڈوب جانے کے خوف میں بھوک پیاس میں کوئی چیز اللہ سے مانگنے میں کھانا کھانے میں پانی پینے مصافحہ کرنے میں کسی نیک محفل میں شریک ہوتے وقت کلام اللہ کے شروع میں اور ختم میں احادیث پڑھانے اور پڑھنے اور وہ علم جو شرعاً جائز ہو اس کے پڑھنے یا پڑھانے میں اور وہ چیز جو شرعاً تجھی جائز ہو اور بھلی معلوم ہو، بوئے گل و عطر و عمدہ خوشبو پر اور اعمال و وظائف کے اول و آخر میں، ہر نیک کام میں درود شریف پڑھنا ہزاروں برکات وحسنات اور بخشش و نجات کا ذریعہ اس سے اچھا اور کوئی نہیں ہے۔ شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

قصیدہ

ہر درد کی دوا ہے صلِّ علیٰ محمد
تعویز ہر بلا ہے صلِّ علیٰ محمد

محبوبِ کبریا ہے صلِّ علیٰ محمد
کیا نقش خوشنما ہے صلِّ علیٰ محمد

قربِ خدا ہو حاصل جنت میں ہو وہ داخل
جس نے لکھا پڑھا ہے صلِّ علیٰ محمد

جنت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا
گر دل پہ لکھ لیا ہے صلِّ علیٰ محمد

اس کی نجات ہوگی جنت بھی ساتھ ہوگی
جو پڑھ کے مر گیا ہے صلِّ علیٰ محمد

جو درد لا دوا ہو یہ گھول کر پلا دو
کیا نسخہ شفا ہے صلِّ علیٰ محمد

کاندھا بدلنے والو ہمراہ چلنے والو
پڑھتے چلو روا ہے صلِّ علیٰ محمد

جانے بھی دے ارم کو رضوان نہ روک ہمکو
سینے پہ لکھ رہا ہے صلِّ علیٰ محمد

منزل کا ہے بھروسہ اکبر بغل میں توشہ
کیا خوب لے چلا ہے صلِّ علیٰ محمد

حکایت - محمد بن سعد بن مطریب کا معمول تھا کہ سوتے وقت تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد بن سعد جس منہ سے تو درود پڑھتا ہے۔ میرے پاس لا کہ میں بوسہ لوں گا ان کو شرم آئی کہ ایسے پاک منہ کے سامنے ایسا گندہ منہ کس طرح لاؤں لیکن چونکہ حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے۔ ناچار اپنا رخسار سامنے کیا حضور نے کمال محبت سے بوسہ کے شرف سے مشرف فرمایا۔ جس وقت خواب سے بیدار ہوئے تو سارا مکان خوشبو سے معطر و معنبر تھا اور آٹھ روز تک رخسار و مکان اس کی خوشبو سے مہکتا رہا۔

قصیدہ

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
ہمیں دام غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے

یہ حلیمہ کھلا نہیں یہ مقام چون و چرا نہیں
کہیں حسن بن کے قبول ہیں کہیں رنگ بن کے وہ پھول ہیں

ہو درود تم پہ ہزار ہا مرے رہنما مرے ناخدا
تری جھونٹی کھوٹی بچی کچی جو ملی تو اکبر وارثی

یہ مہک لٹک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
وہ نبی محمد مصطفےٰ کہ جو سوئے عرش علی گئے

تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تری کبریا جو چرا گئے
کہیں لفظ بن کے رسول ہیں وہ جمال اپنا دکھا گئے

مرا پار بیڑا لگا گئے مری ڈوبی کشتی ترا گئے
وہ بھرے نشے کی ترنگ میں کہیں کیا کہیں کی سنا گئے

حضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجے صبح و شام تو میری شفاعت خود قیامت میں اسے ڈھونڈ لے گی۔

حدیث :- حضرت نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ

درود شریف پڑھا۔ اس کے اسی برس کے گناہ بخشے گئے۔

حدیث:۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ جو آپ پر درود پڑھتا ہے اس پر ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ وہ جنتی ہو جاتا ہے۔

حضرت نے فرمایا مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ یعنی جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور وہ درود نہ پڑھے تو اس نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔ اور فرمایا وَشَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ یعنی بدبخت ہوا وہ بندہ جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور نہ درود بھیجے مجھ پر۔ غرض کہ اقوال صادقہ اور احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ درود و سلام دنیا میں وسیلہ خیر و برکت اور عقبیٰ میں ذریعہ بخشش و نجات ہے۔ شفا دیتا ہے بیماروں کو اور چھڑا دیتا ہے غم کے گرفتاروں کو اس کی کثرت سے مال میں برکت اولاد میں ترقی ہوتی ہے اور سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو محبت کامل جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو جاتی ہے اور آپ کی محبت اللہ پاک کی محبت ہے بس یہی ایمان اور ہمارا اسلام ہے۔ شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل ہو درود پڑھو
درود و سلام لے خدا بھیج بے حد	بروح محمد و آل محمد

مومن ہے جس نے ربط ہے رکھا درود کا	مدفن میں ہوگا اس کے اجالا درود کا
واللیل جس کی زلف ہے والشمس جس کا رخ	ہو واسطے جاند کے نئے ہالا درود کا
دل خانہ خدا ہے جو اس کے لئے ضرور	کنجی نبی کے نام کی تالا درود کا
ہے اللھم صل علی مصطفٰے کی دھوم	اسلام جن میں ہے یہ اجالا درود کا
لکھ لکھ کے جا بجا خط طغرائے سے دوستو	میرا کفن بنا دو دو شالا درود کا
چل کر حضور قبلہ کونین سب پڑھیں	بخشش کے واسطے ہے قبالہ درود کا

اگر غریق رحمت رحمان ہو تو کہ ہے
درود و سلام لے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

عاشق نبی کا چاہئے والا درود کا
بروح محمد و آل محمد
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

آداب محفل میلاد شریف

جگہ پاک صاف ہو، پیشہ حلال کمائی کا صرف کیا جاوے۔ خوشبو بخورات عطریات پھول وغیرہ جس قدر ممکن ہو بہتر ہے۔ نمود و ریا کو بالکل دخل نہ ہو، ممبر یا چوکی اونچی ہو اس پر مسند یا کوئی کپڑا پاک ہو۔ آرائش زیب و زینت کا اظہار مسرت کے واسطے میسر ہو تو کھانے کا بھی انتظام کرے۔ فاتحہ کے واسطے مسلمان حلوائی کے ہاں کی بنی ہوئی شیرینی ہو اور روشنی کے واسطے موم بتی ہوں تو اچھا ہے۔ کیونکہ مٹی کے تیل وغیرہ کی بدبو سے بھی یہ مجلس مبارک پاک ہونا چاہیئے۔ سامعین و حاضرین پاک و صفا باوضو ہوں اور ادب سے بیٹھیں۔ میلاد شریف کے پڑھنے والے متبع شریعت ہوں، درود خوانی کی بار بار تاکید ہو

فضائل میلاد شریف

عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی: صالحین کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے چہ جائیکہ تمام صالحین اور مرسلین کے پیشوا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہو اور اس پر یہ خوبی کہ درود شریف کی صدائیں بلند ہوں وہاں کے حاضرین پر کیوں نہ رحمت کا نزول ہو۔ سامعین کو کیوں نہ نقد مدعا حاصل ہو اور منقول ہے کہ جس مکان میں یہ محفل مبارک ہوتی ہے اس پر سال بھر تک رحمت کا مینہ برستا ہے اور اس مکان کے رہنے والے حفظ و امان میں رہتے ہیں اور بے انتہا خیر و برکت شامل حال رہتی ہے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تو یہ حال ہے کہ جب کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے

یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی یا نیا مکان بنے یا سفر سے کوئی واپس آئے یا بیماری سے صحت پائے
ہر قسم کی تقریبوں میں محفل میلاد شریف ضرور ہوتی ہے اللہ پاک ہم لوگوں کو بھی ایسی ہی
توفیق دے کہ اپنے گھروں کو اور مجالس کو ذکر محمدی سے منور اور مشرف کیا کریں اور تمام
رسومات خرافات مثل ناچ رنگ یا باجہ وغیرہ سے بچتے رہیں آمین ا ایک بزرگ نے خواب
میں حضرت کو دیکھا اور دریافت کیا کہ یہ مولود شریف کی محفل کیسی ہے کیونکہ لوگ اس میں کلام کرتے
ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ جو ہم سے محبت کرتا ہے ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ قربان ان پیارے
الفاظ کے۔ ثابت ہوا کہ یہ محبت کے سامان ہیں اور واقعی بیہ بغیر کسی محبت کے کون اپنا جان و مال فدا کرتا ہے

قصیدہ

محمد مصطفےٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہر دم
وضو سے آ ئیں بیٹھیں با ادب بھیجیں درود اُن پر
فرشتے عالم بالا سے سن سن کر یہ کہتے ہیں
کرم کے پھول نیکی کے ثمر رحمت کے گلدستے
ہے جس کے رنگ سے رنگ بہار گلشن ہستی
حضوری میں کریں سب پیش صلی اللہ کی نذریں
ہوئے ہیں جس کے فیض نور سے دونوں جہاں روشن
ہوا ہے جس کے رخ سے داغ دل میں ماہ کامل کے
ہے ادنیٰ مرتبہ قوسین کا درگاہ میں جس کی
نکالا جس نے چشمہ آب کا انگلی سے جنگل میں
دعائیں مانگ لے جو مانگنی ہوں حق سے اے اکبر

حبیب کبریا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
کہ محبوب خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
جہاں کے رہنما صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
چلو نور خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
بٹیں گے مصطفےٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
اُسی رنگیں ادا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
کہ کل کے پیشوا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
اُسی شمس الضحیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
اُسی بدر الدجیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
اُسی شاہ دنیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
اُسی بحر سخا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
ترے مشکل کشا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

حکایت:۔ ملک حجاز کے شہروں میں سے ایک مقام پر محفل میلاد شریف تھی اور ایک عالم باعمل بیان
فرما رہے تھے کہ ایک سائل نے آ کر سوال کیا کہ میں آل رسول غریب الوطن ہوں۔ اللہ واسطے مجھے بھی

کچھ لے۔ وہ صاحب جو بیان فرما رہے تھے انھوں نے حاضرین سے کہا کہ جو سید سائل کو ایک روپیہ دے خدا اس کی ایک مراد پوری کرے۔ اس وقت محفل مقدس میں ایک یہودی کا غلام بھی حاضر تھا۔ جلدی سے کھڑے ہو کر عالم صاحب سے کہنے لگا کہ میرے پاس تین روپے ہیں لیجئے اور سید صاحب سے کہہ کر میری تین مرادیں خدائے پاک سے پوری کرا دیجئے۔ عالم صاحب نے اس سے تین روپے لیکر سید صاحب کو دیئے۔ اور اس غلام سے کہا کہ ہاں بھائی بیان کرو کہ تمہاری کیا کیا مرادیں ہیں۔ غلام نے کہا کہ اول مراد تو یہ ہے کہ میں ایک یہودی کا غلام ہوں وہ مجھ کو آزاد کر دے یہ سن کر عالم صاحب نے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی اور حاضرین سے کہا کہ بھائیو سب دعا مانگو کہ اللہ جل شانہ اس ذکر خیر کی برکت سے اس غلام کو آزاد کر دے۔ سب نے دعا مانگی۔ پھر عالم صاحب نے پوچھا کہ بھائی تمہاری دوسری مراد کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میرا آقا کافر ہے اور میں مسلمان ہوں قیامت کے دن میں جنت کی طرف اور آقا دوزخ کی طرف روانہ ہوں گے۔ اس کا ملال ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی مسلمان ہو جائے اور دونوں جنت میں ساتھ ہی جائیں۔ عالم صاحب نے اور سب حاضرین نے یہ دعا مانگی اور خود بھی کی اور فرمایا اب بیان کرو۔ تیسری مراد کیا ہے۔ غلام نے کہا تیسری مراد کیا ہے کہ میرے اور آقا کے گناہ بخشے جائیں۔ پھر عالم نے خود بھی دعا کی اور حاضرین سے دعا کرائی پھر مولود شریف ختم ہوا۔ اور سب لوگ حصے لے کر اپنے اپنے گھر گئے وہ غلام بھی اپنے آقا کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے غلام سے دریافت کیا کہ تو کہاں گیا تھا۔ بڑی دیر میں آیا۔ غلام نے کہا جناب میں آج بڑی بھاری سوداگری میں تھا آج میں نے بیش کے انمول سودے خریدے ہیں۔ اس وجہ سے دیر ہو گئی۔ یہودی کو غلام کی باتوں سے سخت حیرت ہو گئی کہ یہ ایک مفلس قلاش آدمی تھا اس نے کہاں سے ایسی تجارت کی خیر بھائی ہمیں بھی بتا دو کہ کیا قیمتی مال خریدا ہے۔ پھر تو اس غلام نے اس محفل میلاد شریف کا حال اور سید صاحب کا آنا اور عالم صاحب کا وہ فرمان بیان کیا اور کہا کہ میرے پاس اس وقت تین روپے تھے۔ وہ تینوں روپے تین مرادیں پوری ہونے کے لئے دیئے یہودی نے کہا اچھا بتاؤ وہ کیا مرادیں تم نے مانگیں۔ غلام نے کہا۔ اول مراد

تو یہ ہے کہ تو میرا آقا ہے اور میں تیرا غلام ہوں تیری خدمت کرنی ضروری ہے اور خدا تعالی میرا خالق اور مالک ہے۔ اس کی عبادت بھی لازم ہے اس لئے چاہتا ہوں کہ اس آقائے حقیقی کا غلام ہو جاؤں اور تو مجھے آزاد کر دے اور چونکہ وہ مقبول وقت میں دعا مانگی گئی تھی۔ اس لئے اثر کا تیر پہلے ہی نشانہ اجابت پر پہنچ چکا تھا۔ یہودی نے کہا بھائی جا میں نے تجھے آزاد کیا۔ اب دوسری مراد بتا اپنی کیا ہے غلام نے سلام عرض کی کہ اے آقائے مہربان اور دوسری مراد میری یہ ہے کہ میں نے مدتوں تک حضور کا نمک کھایا اور میں مومن ہوں اور تو کافر ہے قیامت کے دن میں جنت کی طرف اور تو دوزخ کی طرف روانہ ہوگا۔ اس لئے میں نے دوسرا روپیہ دیا کہ دعا کیجئے کہ میرا آقا بھی مسلمان ہو جائے اور میں میرا آقا دونوں جنت کی طرف ساتھ ساتھ جائیں یہودی نے کہا کہ بھائی اگر تیری یہ مراد ہے تو میں بہت خوشی سے اسلام قبول کرتا ہوں اور پڑھتا ہوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اب بیان کر کہ وہ تیسری مراد کیا ہے؟ غلام کہا تیسری مراد یہ ہے کہ میرے اور آپ کے گناہ اللہ پاک جل شانہٗ بخش دے یہ سن کر آقا خوش ہوا۔ پھر اسی رات کو وہ نو مسلم خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ اللہ پاک جل شانہٗ عم نوالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ شاباش تجھ کو جو بات تیرے اختیار میں تھی یعنی غلام آزاد کرنا اور خود مسلمان ہونا۔ وہ تو تو نے کیا اور تیسری مراد غلام کی یہ ہے کہ تیرے اور تیرے غلام کے گناہ بخشے جائیں وہ میرے اختیار میں ہے یہ تیسری مراد بھی غلام کی پوری ہوئی۔ کہ میں نے اپنے حبیب کے ذکر خیر کی برکت سے تجھ کو اور تیرے غلام کو اور اس عالم کو اور سید صاحب سائل کو اور تمام حاضرین کو بخشا اور جنت الفردوس عطا فرمائی۔ یہودی جب خواب سے بیدار ہوا تو غلام کے ہمراہ عالم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا خواب کا مجمع عالم میں بیان کیا اور ایمان میں خوب مستحکم ہو گیا۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو		درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
ہے محشر میں کملی وسیلہ تمہارا سمائے نہ نظر میں مجھے میرے دل میں		تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا یہ صورت تمہاری یہ نقشہ تمہارا

حرام اس پہ ہو جائے نار جہنم
قیامت میں چھوٹیں گے سستے وہ تاجر
تم آقا ہو کس کے ہمارے ہمارے
خبر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا
جو تم سے نہ مانگے یہ اس کی خطا ہے
جو کچھ مانگنا ہے تو مانگو اسی سے
سیہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یارو
مکاں کو ہے زینت مکیں کے قدم سے
تمنا ہے اکبرؔ کی روز قیامت

پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا
خریدا ہے جس جس نے سودا تمہارا
ہمیں زعم کس کا تمہارا تمہارا
ہیں آخر تو ہوں نام لیوا تمہارا
سخاوت کا بہتا ہے دریا تمہارا
بڑا دینے والا ہے داتا تمہارا
کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا
ہے مکہ سے افضل مدینہ تمہارا
اٹھوں پڑھ کے مدفن سے کلمہ تمہارا

وہ کلمہ یہ ہے اسرار افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس میں بڑی بڑی خوبیاں یہ ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ شعر

محمد سے صفت پوچھو خدا کی
خدا سے پوچھیے شان محمد۔

اللہ جل جلالہ کو جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہے وہ کون سمجھ سکتا ہے ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق کہہ جاتا ہے یہ دو جملے ہیں ایک لا الٰہ الا اللہ دوسرا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اول تو یہ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر اس کلمہ کو تمام کائنات میں ڈنکا بجوا دیا دوسرے یہ کہ اسلام میں داخل ہونے کا سب سے پہلا سبق یہی ہے۔ تیسرے یوں تو کلمہ طیبہ کے فضائل میں بے انتہا کتابیں بھری پڑی ہیں جن کا ذکر بخوف طوالت نہیں کیا جاتا ہے اب اس پر بحث ہے کہ پہلے لا الٰہ الا اللہ کیوں ہے یہ اس لئے کہ اس کے پڑھنے سے قلب صاف ہوتا ہے مشیت الٰہی یہ چاہتی ہے کہ پہلے اس سے اپنے دلوں کو صاف کر لو۔ اس وقت میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد رسول اللہ دل نشین کرو تاکہ انوار تجلیات الٰہی دلوں کے پاک صاف حجروں میں کما حقہٗ جلوہ گر ہوں۔ چوتھے یہ کہ اپنے دو ناموں کے درمیان میں اپنے محبوب

صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے یعنی اول جملہ لا الٰہ الا اللہ میں موجود ہے اور دوسرے جملہ میں محمد رسول اللہ موجود ہے اور بیچ میں جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں۔ سبحان اللہ۔ پانچویں یہ کہ اول جملے میں بارہ ہی حروف ہیں اور دوسرے میں بھی چھٹے یہ کہ اپنے جملے کے تمام حروف غیر منقوطہ یعنی بلا نقطہ کے رکھے ہیں تو محبوب کے جملے کے بھی تمام حروف غیر منقوطہ یعنی بلا نقطہ ہی رکھے ہیں۔ ساتویں یہ کہ کتنا ہی لا الٰہ الا اللہ کہے جاؤ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہوگے داخل اسلام نہ ہوگے۔

شعر

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروح محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

قصیدہ

ثانی ترا کونین کے کشور میں نہیں ہے	بس حد ہے کہ سایہ بھی برابر میں نہیں ہے
ہو جلوہ محبوب کے کیا تاب مقابل	اس چاند کے دھبہ رخ انور میں نہیں ہے
کل خوبیاں اللہ نے حضرت کو عطا کی	یہ بات کسی اور پیمبر میں نہیں ہے
ہو کیوں نہ خدائی کو گدائی کی تمنا	کیا چیز ہے جو ان کے بھرے گھر میں نہیں ہے
اعمال برے ہیں مری امداد کو آؤ	حامی کوئی جز آپ کے محشر میں نہیں ہے
ہیں ہم وہ گنہگار جسے کہتے ہیں نیکی	یہ لفظ مرے جرم کے دفتر میں نہیں ہے
ہیں عیب ہزاروں تو جسے چاہے بنادے	اللہ ہنر ایک بھی اکبر میں نہیں ہے

آٹھویں یہ کہ اللہ جل جلالہٗ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان دو ہی ناموں سے یہ کلمہ طیبہ ہے یوں تو اللہ کے بہت سے نام ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جیسے اسم ذات ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسم ذات ہے۔ نویں اب اس اسم کی خوبیاں ملاحظہ ہوں اللہ میں چار حرف ہیں الف لام لام ہ ان چاروں حرفوں میں ایک کو الگ کرکے دیکھئے بے معنی نہ ہوگا کچھ نہ کچھ معنی ضرور نکلیں گے۔ الف کو

الگ کیجئے تو لام، لام، ہ رہ گئے۔ ان سے لفظ بنا ہے۔ للہ با معنی لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ ط اب ایک لام بھی الگ کیجئے۔ باقی رہا لام ہ ان کا لفظ لَہٗ ہوا اب بھی با معنی لفظ ہے یعنی لَہٗ مُلکُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ اب پھر دوسرا لام بھی الگ کر دیجئے باقی رہا حرف (ہ) اس کے معنی یوں لیجئے کہ اس کو مضموم کیجئے (ھُ) ھُو با معنی ہے یعنی اس کے معنی ہیں (وہ) اب بھی اشارہ اللہ ہی کی طرف ہے اور یہ ایک مخفف ہے ھُوَالاَوَّلُ ھُوَالاٰخِرُ ھُوَالظَّاھِرُ ھُوَالبَاطِنُ کا ھو اللہ پاک ہی کی صفت ہے اور اس کے واسطے شایاں اور موزوں ہے۔

عیاں تو ہی تو ہے نہاں تو ہی تو ہے
ترا رنگ ہر رنگ میں ہے نمایاں
ہے تو مایۂ شادمانی سراپا
چمن میں چہک کر یہ کہتی ہے بلبل
شریعت طریقت ہیں سب تیری موجیں
ازل تو، ابد تو، احد تو، محمد تو

یہاں تو ہی تو ہے وہاں تو ہی تو ہے
یہ نیرنگ کون و مکاں تو ہی تو ہے
وہاں غم کہاں ہے جہاں تو ہی تو ہے
کہ پھولوں میں اللہ میاں تو ہی تو ہے
حقیقت میں بحر رواں تو ہی تو ہے
اس اکبر کی گویا زباں تو ہی تو ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسم ذات ہے اسی طرح اس نام میں خوبیاں ملاحظہ ہوں اس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ اس میں بھی چار حرف ہیں۔ اللہ کے نام سے ایک تو ہم تعداد ہونے کی دوسرے نسبت چاروں حرف غیر منقوط ہونے کی ہے یعنی اللہ میں جیسے چاروں حرف بے نقطہ کے ہیں ایسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں چار حرف بے نقطہ کے ہیں۔ اگر اللہ کے نام سے ایک حرف مشدد ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں بھی ایک حرف مشدد ہے محمد کے حرف جدا کرنے سے بھی بامعنی رہتا ہے یعنی میم، ح، م، د اب پہلے میم کو الگ کیجئے ح، م، د باقی رہے ان کا لفظ بنایا تو حمد ہوا با معنی ہے۔ اسکے معنی تعریف کے ہیں۔ جو اللہ کے لئے شایاں ہے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ایسے ہی ح کو الگ کیجئے میم، دال باقی رہے ان کا لفظ بنایا تو مد ہوا یعنی ہمیشہ اور پھیلاؤ۔ یہ بھی اللہ ہی کی ذات کو زیبا ہے

اب دال باقی رہا۔ اس کے چار عدد بحساب حروف ابجد ہوتے ہیں۔ اور چار ہی لفظ ہوالاول، ہوالآخر، ہوالظاہر، ہوالباطن، یہ چاروں صفات بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی ذات پاک کے لئے موزوں ہیں، جس کا مشرق و مغرب، جنوب شمال چار حد عالم میں ظہور ہے۔ اور چار حرف ہی حضور کے نام پاک میں ہیں۔ اور چار ہی حروف اللہ کے ہیں اور یہ تمام فضائل قدرتی طور پر واقع ہوئے ہیں اور اس کا موازنہ ہر شخص اس صورت میں کر سکتا ہے کہ دیگر مذاہب کے معبودوں اور اوتاروں کے ناموں سے ذرا کوئی حرف کم و بیش کر کے دیکھو کیا خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیسے کیسے اچھے معنی ثابت ہوں گے ان کے نام لکھ کر بتانا مصلحت نہیں سمجھتا نہ یہ میرا مشرب ہے اب پھر اسی حرف دال کے چار عدد بحساب حروف ابجد لیجئے یہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر حرف ہے ان چار عدد کو اسم اللہ کے پہلے حرف سے ملائیے جو (الف) ہے اور اس کا ایک عدد ہے ایک اور چار کو ملائیے تو پانچ ہوئے اور پانچ عدد ہی (ہ) کے ہیں۔ جو اللہ کے آخر میں ہے ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر حرف اور جل جلالہٗ کا ابتدائی حروف دونوں مل کر پانچ عدد ہوتے ہیں۔ جو لفظ اللہ کے آخر (ہ) ہے۔ جس سے ہوالاول، ہوالآخر، کی مظہریت کا پورا کافی ثبوت ملتا ہے۔ اور شان پنجتن پاک کا پتہ چلتا ہے۔

درود سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروح محمد و آل محمد درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

غزل

تعظیم سے لیتا ہے خدا نام محمد قرآن میں جنت میں عرش میں سر لوح مزمل و مدثر کہہ کہہ کے پکارا	کیا نام ہے اے صل علیٰ نام محمد کس شان سے خالق نے لکھا نام محمد کس پیار سے لیتا ہے خدا نام محمد

ڈرتا تھا گناہوں سے میں رحمت نے ندا دی — غافل تو کہیں بھول گیا نام محمد
اللہ کرے اس پہ حرام آتش دوزخ — جس شخص کے ہو دل پہ لکھا نام محمد
ان ناموں سے انعام میں مل جاتی ہے ہر شے — لو صبح و مسا نام خدا نام محمد
کیا ڈر ہے اگر قبر میں پہنچوں ابھی دو گز دھم — ہے امت عاصی کا عصا نام محمد
آنکھوں میں بسے دل میں بسے ہونٹوں پہ آئے — طیبہ کی فضا یاد خدا نام محمد
اکبر تو بچا چاہے اگر نار سقر سے — سینے کے نگینہ پہ کھدا نام محمد

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو — درود سے بھی غافل نہ ہو درود پڑھو

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ صلی اللہ علیہ صلوٰۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک میں نکات ملاحظہ ہوں میم سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نبوت کا خاتمہ آپ کی ذات پر ہوا۔ قدرتی دلیل اس کی یہ ہے کہ جسطرح مخرج میم کا لب ہیں اور لب خاتمہ حروف کا ہے یعنی لب سے پہلے حرکت میم کی ظاہر ہوتی ہے اس سے پہلے کسی حروف سے یہ حرکت ابتدائی سوائے میم کے ظاہر نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ میم کے چالیس عدد ہیں اس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپ کو نبوت چالیسویں برس ہوگی ہائے کیا پیارا نام ہے جس کا ہر حرف ذوق شوق والوں کو مزا دیتا ہے۔ شعر

محبت دیکھئے اک دوسرے کو چوم لیتا ہے — لبوں پہ جب یہ پیارا نام آتا ہے محمد کا

اور یہ کہ جس طرح لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا میم سے ہے اور میم ابتدائی مخرج حروف ہے اسی طرح حضور کی ذات اقدس سے ابتدائی آفرینش ہے اور لفظ اللہ جل جلالہ کے آخر میں (ہ) ہے اور ہائے ہوز انتہائی مخرج حروف ہے لہٰذا ہر شے کی انتہا ذات وحدہ لاشریک ہے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ چونکہ ابتدا سے انتہا جدا نہیں ہوتی ہے یہ فرق اعتباری ہے۔ اس لئے یہ مضمون انا احمد بلا میم ذوق بخش عرفا ہے۔

بشر کی شکل میں آیا تکلف کی ضرورت تھی — احد سے ہو گیا احمد جو باندھا میم کا پٹکا

اب میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور لام اللہ کے عدد لیجئے تو ستر ہوتے ہیں جس سے اشارہ ہے کہ

چہرۂ محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ محبوب ہیں اس لئے ستر ہزار پردے ڈال کر دنیا میں بھیجا ورنہ بے پردہ حسن محمدی کے سوائے خدائے پاک کے کوئی نظارہ نہیں کر سکتا۔ تمام عالم پر موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ غشی ہو جاتی اور عالم فنا ہو جاتا۔ اسی سبب سے ستر ہزار حجاب ڈال کر معشوق کی اصل چھپن دنیا کو دکھائی۔ قربان ہو جاؤں۔

اُس چاندسی صورت پر مر جاؤں فدا ہو کر	حسرت ہے کہ دم نکلے دیدار خدا ہو کر
اُن نرگسی آنکھوں کا بیمار ہی رہنے دو	کیا لوگے دوا دیکر کیا ہوگا شفا ہو کر
توصیف میں ہے جس کی والّیل اذا یغشےٰ	مر جاؤں میں اُن کالی زلفوں پہ فدا ہو کر
زلفوں کو جو کھولا ہے خوشبو بھی سنگھا دیجئے	کیا لطف جو رہے گا کھل جائے تُمھا ہو کر
اب موج میں لہراتا پھرتا ہے ہوا کھاتا	مل جائے گا یہ قطرہ دریا میں فنا ہو کر
ایمان کی کہتا ہوں تم جان ہو اکبر کی	رہ سکتا نہیں زندہ یہ تم سے جدا ہو کر

مثلے ہست کہ الجنس الی الجنس یمیل	بہر دل بردن من صورت انسان داری

پھر ح محمدی اور (ل) اللہ کا لو اور ان کے عدد ملاؤ ۳۸ ہوں گے جس سے یہ مطلب ہے کہ سات طبق آسمان اور سات دوزخ اور آٹھ بہشت اور تین کرۂ آگ ہوا پانی اور کرسی و عرش ملائکہ، جنات، انسان، حیوانات، یہ اڑتیں موجودات علوی اور سفلی سب نور محمدی سے پیدا ہوئے ایسا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ چنانچہ یہی لام اللہ کا لولاک لما خلقت الافلاک کے سر تاج بن کر چمک رہا ہے۔ پھر میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور (ہ) اللہ جل شانہ کے اعداد ملاؤ تو ۴۵ ہوں گے اس لئے یہ دلیل روشن ہے کہ بموجب قاعدہ خلقت کے خلقت کی انتہائی مدت تکمیل صورت انسان ۴۵ یوم ہیں۔ یہی عدد وکمال صورت انسانی کا باعث اور خاتمہ حروف اللہ جل شانہ اور آغاز حروف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اول میم کے چالیس عدد ہیں اور پیر طریقت طلب حقیقت و معرفت کو جب ایک اربعین یعنی چلہ پورا کرتا ہے۔ تب کمال انسانی اس میں پیدا ہوتا ہے پھر اللہ پاک نے مخلوق کو محمد کی صورت میں پیدا کیا ہے اور اس کا اظہار اس وقت ہوتا ہے۔ کہ

جب انسان کروٹ پر سے اور رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر لیٹتا ہے۔ اس کی ہیبت کذائی سے لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عیاں ہوتا ہے۔ ورنہ اس میں نہاں رہتا ہے اور یہ کہ میم بروئے علم طبائع الحروف کے آتشی ہے اور دال خاکی پس ابتدائی حروف محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتشی ہے اور انتہائی خاکی ہے چنانچہ آگ کا شعلہ مائل عروج رہتا ہے اور خاک کی خاصیت یہ ہے کہ حضیض کی طرف مائل ہوتی ہے اس سے ثابت ہے کہ حضور وہ بحر اعظم قدرت ہیں کہ جزر و مد کی ہر دو شانیں آپ میں موجود ہیں یا سمجھئے کہ شعر

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل	خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

اور بروئے علم و حکمت و فلسفہ مزاج آگ کا گرم و خشک جس کی قوت جاذبہ زبردست ہے علو کی جانب اور مزاج خاک کا سرد و خشک ہے جس کی قوت جاذبہ قوی حضیض کی طرف و ایس آپ عالم علوی و سفلی دونوں کی جانب یعنی اپنی طرف کھینچنے والے ہیں کہ دونوں عالم آپ پر بروئے عشق و محبت جھکے اور کھنچے آتے ہیں اور شیفتہ و فریفتہ ہیں اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز ہیں آفرینش کے کیونکہ ہر خطہ جو دائرے سے شروع ہو جائے وہ مرکز ہی پر رجوع ہے اور یہ کہ آپ کی ولادت شریف اس وقت میں ہوئی جبکہ آفتاب برج حمل میں تھا اور برج حمل آتشی مزاج ہے اور اسی سے ابتدائی بروج آغاز سال و موسم بہار ہوتی ہے لہذا حرف اول جو میم اور آتشی ہے اس کی نسبت حمل سے ہے اور آپ کی ذات عالی سے ابتدائے آفرینش ہے۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروح محمد و آل محمد درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
خاتم الانبیاء حق کا پیارا نبی اشرف الانبیاء ہے ہمارا نبی بلبلوں نے جو دیکھی ملاحت تری تم ہو وہ حسن والے کہ اللہ نے اور نبیوں کی مخصوص تھیں امتیں	سارے نبیوں سے افضل ہمارا نبی وہ نبی کون امت کا پیارا نبی گل کو صدقہ میں تجھ پر اوتارا نبی اپنا محبوب کہہ کر پکارا نبی ہر دو عالم کا ہادی ہمارا نبی

آج یوسف بھی ان کی غلامی میں ہیں
ہے شفاعت کے سہرے کی سر پہ پھبن
آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے
شافع المذنبیں ہے لقب آپ کا
بحر عصیاں کے گرداب میں ناؤ ہے
مجھ گنہگار کا پردہ ڈھک لیجئے
کوچ اکبر کا جس وقت دنیا سے ہو

تم نے دیکھا زلیخا ہمارا نبی
آج دولہا بنا ہے ہمارا نبی
عرش اعظم پہ پہنچا ہمارا نبی
کیجئے دور و عصیاں کا چارا نبی
ڈوبا ڈوبا مجھے دو سہارا نبی
عیب میرے نہ ہوں آشکارا نبی
لب پہ جاری ہو کلمہ تمہارا نبی

تمہید پیدائش نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اس معشوق حقیقی نے جو بہت سے بے نام ونشان حجابوں میں پردہ نشین اور بے انتہا عدم نما پردوں میں حجلہ گزیں تھا کہ کوئی ایسا آئینہ ہو کہ جس میں اپنے حسن وجمال قدرت کے گوناگوں جلوے اور کمال ادا و ناز و عظمت کے بو قلموں کرشمے دیکھے تو اس وقت یہ نورانی خیال لشکل آئینہ روبرو ہوا۔ یعنی۔

آئینہ ذاتِ حق نے رکھا رو برو
عکس ذات الٰہی تھا آئینہ میں
ایسی صورت نہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو
ہیں اُسی ایک مشعل سے سب مشعلیں

تو اسی شکل کا دوسرا ہو گیا
نام اُس عکس کا مصطفےٰ ہو گیا
آپ پر حسن کا خاتمہ ہو گیا
جن سے روشن تلک تا سما ہو گیا

تفصیل اُس کی ارباب خبر اور اصحاب معرفت یوں بیان کرتے ہیں کہ جل شانہٗ کا سب سے پہلا جلوہ نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی خلاق مطلق نے تمام کائنات اور جملہ موجودات سے ایک کروڑ چھ لاکھ تر ہزار برس پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا۔ حضرت ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس نور سے اللہ پاک نے فرمایا کُونِی مُحَمَّدًا فَطَنَامًا عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ اِلَی آخِرِہٖ اُس سے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو جائیں وہ ایک نور کا ستون ہو گیا اور بلند ہو کر حجاب عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر سجدہ کیا اور الحمد اللہ کہا تو اللہ پاک نے فرمایا کہ اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تیرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے اور تجھ سے خلق کی ابتداء اور پیغمبروں کی انتہا کرونگا۔ پھر اس نور کو چار حصوں پر بانٹ دیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس کے دس حصے کئے ہیں۔ جن سے عرش، کرسی، لوح، قلم، چاند، سورج، ستارے اور فرشتے، جنت، دوزخ، زمین و آسمان شجر، و حجر، جمیع مخلوقات اور تمام موجودات بنے اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ لُوحِیَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہو جائے محمد حبیب میرا۔ یہ سن کر نور محمدی شاد ہوا۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو طاؤس کی شکل میں پیدا کیا اور دوہری زمرد کی قندیل میں رکھ کر شجرۃ الیقین میں لٹکا دیا۔ تو ہزار برس تک بعبادت معبود عالم تجرد میں مشغول رہا۔ پھر حق تعالیٰ نے آئینہ حیا پیدا کر کے اس طاؤس کے مقابل کیا۔ جس وقت اس طاؤس نے اپنی بے مثال صورت آئینہ میں دیکھی جو نہایت شکیل و جمیل تھی اتنا خوش ہوا کہ وجد میں آگیا اور جھوا اور سر سجدۂ معبود میں رکھ کر پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہا۔ اسی وجہ سے پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عبادت میں مشغول فرمایا کہ نطفات نُوْرِ یَحْتَفُّ بِالْعَرْشِ قَبْلَ آدَمَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ عَامٍ وَهُوَ یَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام سے پچاس ہزار برس پہلے عرش مجید کے طواف میں مشغول رہا اور الحمد للہ کہتا تھا۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نہایت خوش ہوا اور فرمایا کہ اے حبیب جس طرح اور سب رسولوں پر تم کو فضیلت اور بزرگی ہے اسی طرح تمہاری امت کو تمام امتوں پر فضیلت اور بزرگی دوں گا اور سب سے بہتر بناؤں گا اور طرح طرح کی نعمتوں سے مالا مال کر دوں گا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ کہہ دو بنی اسرائیل سے کہ جو کوئی مجھے احمد کا منکر ہو کر ملاقات کرے گا۔ تو میں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم

کون ہیں ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! اپنے نزدیک میں نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی بزرگ پیدا نہیں کیا اور زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے اس کا نام اپنے نام سے ملا کر عرش پر لکھا اور اس کے اور اس کی امت کے بہشت میں داخل ہونے سے پہلے اور مخلوقات پر بہشت کو حرام کیا موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اس امت میں کون کون ہے فرمایا بڑے حمد کرنے والے ہوں گے دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو عبادت کریں گے اور میں ان سے تھوڑا سا عمل بہت قبول کرونگا اور ان کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا اس امت کا تو مجھے نبی بنا دے فرمایا اے موسیٰ اس امت کا نبی تو میرا پیارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ جب یہ عرض قبول نہ ہوئی تو درخواست کی کہ اچھا تو مجھے اس نبی کی امت میں پیدا کر۔ اللہ اللہ

شعر

موسیٰ سے کوئی پوچھے بنتے تیری امت کے		اللہ سے کہتے مجھے شامل کر اس میں

فرمایا اللہ پاک نے یہ بھی نہ ہوگا لیکن اے موسیٰ میں تم کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں اکٹھا کر دونگا ظاہر ہے کہ

خمسہ

سر عرش یوں کوئی پہنچا نہیں ہے در مصطفےٰ تک موسیٰ نہیں ہے	کسی کا بلند ایسا رتبہ نہیں ہے یہاں لن ترانی کا جھگڑا نہیں ہے

یہاں عرش ہے طور سینا نہیں ہے

گلستاں ہیں یا صحرا ہیں جنت میں ہم ہیں زمیں پر فلک پر عرب میں عجم میں	عطا میں سخا میں نعم میں کرم میں کلیسا میں آتشکدہ میں حرم میں

کہاں آپ کا بول بولا نہیں ہے

کجا دشت ایمن کجا نور ادنیٰ کجا سیر احمد کجا سیر موسیٰ	کجا لن ترانی کجا شان اسریٰ کجا طور سینا کجا عرش اعلےٰ

یہاں چرخ نیلی سے دریا نہیں ہے

تجھے حق نے قرآن میں ہے سراہا	کیا بھی وہی تو نے جو دل سے چاہا
اس اکبر کو بھی انتہا تک نبھایا	رکھے کس سے امید الطاف شاہا

بہاں کا کوئی اور مولا نہیں ہے

روایت میں ہے کہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور عطا کروں گا ایک نور قرآن کا اور دوسرا ماہ رمضان المبارک کا اور دو تاریکیوں سے محفوظ رکھوں گا۔ ایک تاریکی قبر اور دوسری تاریکی قیامت اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے مجھ کو تین چیزیں عطا کیں۔ اول میری امت کی جنت مشتاق ہوگی اَللّٰھُمَّ اسکن آتیا محی دوسرے میری امت سے دوزخ پناہ مانگے گی اور کہیگی اَللّٰھُمَّ نجّنی مِن ھٰذا الرَّجل ط تیسرے جو درود بھیجیگا مجھ پر اس کو فرشتے میرے پاس پہنچاتے رہیں گے۔ حدیث شریف میں فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ امت کیونکر خراب ہوگی جس کے اول میں ہوں اور بیچ میں مہدی علیہ السلام اور آخر میں عیسٰی علیہ السلام۔ غرض کہ اس امت نے بڑے بڑے مرتبے اور بڑی بڑی بزرگیاں پائی ہیں۔ خود خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کُنتُم خَیرَ اُمّۃٍ اور یہ کس کا مقصد ہے اسی پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا اللہ پاک شفیق رحیم و کریم ہے۔ ویسا ہی اس کا حبیب شفیق رحیم و کریم ہے اور کیسا رحیم کیسا کریم کرم عام نے عذابوں کو ثواب بنا دیا ہے۔

قصیدہ

ترے کرم کا رسالتماب کیا کہنا	ثواب ہو گئے سارے عذاب کیا کہنا
تمام اگلے صحیفوں کو کر دیا منسوخ	رسول پاک تمہاری کتاب کیا کہنا
ملے خدا سے تو ایسے ملے کہ مل ہی گئے	تمہارے قرب کا عالیجناب کیا کہنا
خدا بھی چاہے خدا کی خدائی بھی چاہے	تمہاری چاہ کا رحمتمآب کیا کہنا

خدا کا مان کے کہنا کیا ہے کہتے ہیں	تمہارے کہنے کا عالیجناب کیا کہنا
شفیع حشر رسول کریم، ختم رسل	حبیب پاک تمہارے خطاب کیا کہنا
حسین ایسے ہیں کہ اللہ کے حبیب ہوئے	تمہارا حسن ہے وہ انتخاب کیا کہنا
گناہگاروں نے جب رو کے یا غفور کہا	برس پڑا ہے کرم کا سحاب کیا کہنا
کہیں گے اور نبی انکا منہ جو امت کو	وہ بخشوائیں گے روز حساب کیا کہنا
سنا کے نعت بکری کو کیا خاموش	تمہارا اکبر حاضر جواب کیا کہنا

جس وقت اللہ پاک نے چاہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے پاس وہ مٹی لا جو زمین کا نورانی دل ہے۔ پس جبرئیل علیہ السلام بموجب ارشاد رب الانام مع فرشتگان جنت الفردوس ورفیق الاعلیٰ زمین پر آئے اور ایک مشت خاک مدینہ منورہ کے اس مقام سے لی کہ جس مقام میں اب مزار اقدس حضور ہے اور مٹی نہایت روشن وچمکیلی تھی اس میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملایا اور عطریات اور تسنیم جنت کے پانی میں اس کا خمیر کیا اور بڑے موتی کی شکل بنا کر بہشت کی نہروں میں غوطہ دیا۔ اور پھر زمین و آسمان اور دریاؤں اور پہاڑوں پر پکارا گیا ھذا الحبیب رب العالمین وخاتم النبیین تاکہ پیدا ہونے سے پہلے ہی آپ کو سب پہچان لیں پھر حوالی عرش وکرسی کے ملائکہ نے اس کو پہچانا اور اس کا طواف کیا اور تمام فرشتگان زمین و آسمان نے بھی پہچانا۔ پھر معبود حقیقی نے اس کو ریاضت کے واسطے مامور فرمایا تو۔ وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قیام کبھی رکوع کبھی سجود کبھی قعود میں اللہ جل شانہ وعم نوالہ کی تسبیح کرتا رہا۔ اور یہاں تک ریاضت میں مشغول رہا کہ عرق عرق ہو گیا اور اس سے قطرے قطرے ٹپکنے لگے اللہ تعالیٰ نے اول قطروں کے ایک ایک قطرے سے ایک ایک نبی آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پیدا کئے اب فرشتوں نے پکارا اے زمین والو خوش ہو کہ یہ مادہ نورانی محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین مشہور فی الاولین مذکور فی الآخرین ہے اور پہاڑوں اور زمین و آسمان میں یہ صدا بلند ہوئی کہ جو کوئی اس امانت کے لینے کی لیاقت رکھتا ہو وہ بارگاہ رب العالمین

میں درخواست دے۔ قطعہ

اس امانت کا طلبگار کوئی ہوے تو	کون لینے کو ہے تیار کوئی ہوے تو
اس کی قیمت ہی ہے کم دونوں جہاں کی قیمت	کون ہے اسکا خریدار کوئی ہوے تو

جب اس امانت باکرامت کے لینے کی کسی نے اپنے میں لیاقت نہ پائی تو سب خاموش ہوگئے اور حضرت آدم علیہ السلام نے اس طرح عرض کیا۔ قطعہ

بولے آدم یہ امانت تو مجھے مل جائے	ہے بڑی چیز یہ دولت تو مجھے مل جائے
بے بہا ہے جو لے کوئی نہیں لے سکتا	اس کی کچھ بھی نہیں قیمت تو مجھے مل جائے

حکم ہوا آدم علیہ السلام کی پشت میں اس امانت کو رکھو تو یہ ودیعت عظمیٰ و نعمت کبریٰ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم خاکی کو عطا کی گئی۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا پتلا اس امانت کے خلعت سے ممتاز ہوا۔ تو روح کو ارشاد ہوا کہ قالب آدم میں داخل ہو۔ روح چونکہ نہایت نازک اور لطیف ہے۔ بدن کے اندر اندھیرے کو دیکھ کر گھبرائی اور داخل ہونے میں کچھ تامل کیا تو حکم ہوا کہ اے روح آدم کی پیشانی کی طرف تو دیکھ جب روح نے آدم علیہ السلام کی پیشانی کی طرف دیکھا۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر شیفتہ ہوگئی۔ اور بے اختیار عاشق زار کی طرح ہزار جان و دل سے قالب میں داخل ہوئی لکھا ہے کہ روح کے داخل ہوتے ہی آنکھیں آدم علیہ السلام نے کھول دیں اور عرش پر جنت کے دروازوں پر ستونوں اور قبوں پر دیکھا کہ لکھا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پھر جسم آدم علیہ السلام کا اس نور سے روشن ہوگیا۔ فرشتے تعظیم کرنے لگے۔ اور اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ یاقوت کے تخت پر بٹھایا جس کے سات سو پائے تھے پھر اس تخت کو جبرئیل و میکائیل و اسرافیل مقرب فرشتوں نے کاندھوں پر اٹھایا اور آسمانوں اور عجائبات جنت کی سیر کرتے پھرے اور سب سے جھک کر یہ توقیر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو سب نے کیا۔ لیکن ابلیس نے سجدہ نہیں کیا۔ اور سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ اس پر

اللہ پاک کو غصہ ہوا تو۔ شعر

اس جگہ سے اسے نکال دیا	طوق لعنت گلے میں ڈال دیا

اور جنہوں نے سجدۂ تعظیمی کیا ان کو جداگانہ اکرام و انعام رحمت فرمائے ان مقربین فرشتوں نے بڑے بڑے مراتب پائے یعنی کچھ اس تحت کے حامل ہوئے جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے کی خدمت عطا ہوئی۔ اسرافیل علیہ السلام کو لوح محفوظ کی خصوصیت کا انعام ملا۔ غرض کہ جو کچھ آدم علیہ السّلام کا پاس ادب تھا فرمانبرداری پر انعام الٰہی اور نافرمانوں پر غضب تھا۔ وہ سب تعظیم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب تھا۔

روایت ہے کہ جنت میں آدم علیہ السلام نے تنہائی سے گھبرا کر کسی انیس و جلیس کی جناب باری میں یہ خواہش کی کہ میرا کوئی جوڑا پیدا کر تا کہ تنہائی کی وحشت دور ہو فرشتوں نے بحکم خداوند تعالیٰ جب آدم علیہ السلام سوئے تو ان کی بائیں پسلی چاک کی خدا کی قدرت کاملہ سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی اور ایک لمحہ میں سب قد و قامت اس کا درست ہو گیا۔ پھر اس پسلی کو فرشتوں نے ایسا ملایا کہ آدم علیہ السّلام سوتے کے سوتے ہی رہے۔ ذرا خبر نہ ہوئی۔ جب آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا کہ نہایت خوبصورت عورت ان کی جنس سے پہلو میں بیٹھی ہے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہماری لونڈی ہے اور اس کا نام حوّا ہے یہ تمہاری وحشت کو دور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ آدم علیہ السلام نے چاہا کہ بی بی حوّا کو ہاتھ لگائیں حکم ہوا کہ اے آدم اس کو ہاتھ نہ لگانا۔ جب تک اس کا مہر ادا نہ کر لو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے الہ العالمین اس کا مہر کیا ہے ارشاد ہوا کہ۔ اس کا مہر یہ ہے کہ دس بار میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ آدم علیہ السّلام نے درود پڑھا فرشتے شاہد اور گواہ بنے اور بی بی حوّا کا آدم علیہ السّلام سے عقد نکاح اللہ تعالیٰ نے منعقد کیا مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جس وقت حضرت رب العزت نے آدم علیہ السّلام

کا نکاح حوّا کے ساتھ کیا۔ اور کلام قدس سے پڑھا تو شیطان کو دشمنی ہوئی اور آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ آخر بہشت سے باہر نکالا۔ زمین پر آکر طرح طرح کی مشقتوں میں مبتلا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السّلام زمین پر آئے اور تین سو برس تک سر نیچے ڈالے رہے اور شرمندگی سے سر اوپر نہ اٹھایا اور آسمان کی طرف نہ دیکھا اور اس قدر روتے تھے کہ آنسو آنکھوں سے بند نہ ہوتے تھے۔ لکھا ہے کہ اگر اشک تمام روئے زمین کے جمع کئے جائیں۔ تو آدم علیہ السّلام کے اشک ان سے زیادہ ہوں۔ غرض کہ اسقدر آدم علیہ السّلام نے گریہ وزاری کی کہ ان کے آنسوؤں سے ایک ندی جاری ہو گئی اور تمام چرند پرند ان کو پی پی کر کہتے تھے کہ کیا ہی میٹھا پانی ہے آدم علیہ السّلام یہ سن کر اور بھی زیادہ روتے تھے کہ میرے رونے پر جانور بھی ہنستے ہیں۔ ندا ہوئی بارگاہ ایزدی سے کہ اے آدم یہ جانور تسبیح کہتے ہیں۔ جو کوئی ہم سے ڈر کر اپنے گناہوں سے نادم ہو کر روتا ہے واقعی شہد سے زیادہ شیریں ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حضرت نے فرمایا ہے۔

روایت ہے تین آنکھیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے انھیں نجات دیگا ایک وہ آنکھ جو خدا سے ڈر کر روئے۔ دوسری وہ آنکھ جو گناہ کی چیزیں نہ دیکھے تیسری وہ آنکھ جو خدا کی عبادت کے لئے بیدار رہے۔ جب آدم علیہ السّلام تین سو برس تک روئے اور آہ وزاری حد سے زیادہ گذری تو دریائے فضل و کرم جوش میں آیا۔ اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ آدم کے پاس جاؤ اور اذان کہو۔ پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور جہاں وہ سر جھکائے رہتے تھے اذان کہنا شروع کی۔ جس وقت اس کلمہ پر پہنچے۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ آدم علیہ السّلام نے آنکھیں کھول دیں۔ اور نام کے سننے سے وحشت دور ہوئی اطمینان حاصل ہوا اور یاد آگیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش بریں پر بھی لکھا ہوا ہے۔ اس نام کے توسّل اور طفیل سے دعا کرنی چاہیئے اسی وقت آدم علیہ السلام نے یہ عرض کیا اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ یعنی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھے بخش دے

اسی وقت فرشتوں کو حکم ہوا کہ اے فرشتو! آدم ہماری درگاہ میں بڑا شفیع لایا ہے اب تعظیم کرو اس کی اور سجدہ کرو کہ ہم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت تمہاری خطا معاف کی۔ لکھا ہے کہ بیشمار فرشتے اسوقت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے جسم سے گرد و غبار جھاڑتے تھے اور کہتے تھے لَا تَحْزَنْ یَا آدَمُ یعنی اب کچھ غم نہ کرو اے آدم۔ پھر اللہ پاک نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں سے جانا ابھی تو ہم نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا جس وقت تو نے مجھے پیدا کر کے مجھ میں روح ڈالی تھی سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا کہ پایوں پر لکھا ہوا تھا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں میں نے جان لیا تھا کہ یہ اللہ نے اپنے نام سے اس کا نام ملا کر لکھا ہے جو اسے سب سے زیادہ پیارا ہے ارشاد ہوا کہ اے آدم! تو نے بالکل سچ کہا۔ واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا حبیب ہے اور جو کچھ میں نے پیدا کیا ہے۔ سب اسی کے طفیل سے ہے اگر اس کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا کچھ بھی پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی یہاں تک کہ تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا اب ہم نے اس کے طفیل تیرے تیرا قصور معاف کیا۔ اور قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جو کوئی تیری اولاد سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑے گا اس کی خطائیں ہم معاف کر دیں گے اور اس کی مرادیں پوری کر دیں گے۔ شعر

آدم کی خطا بخشی دم میں دم آیا	جس دم کہ لیا پیش خدا نام محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا قصور معاف ہوا تو پیدائش کا سلسلہ جاری ہوا عادت الٰہی اس طرح ہوئی کہ حوا کے شکم مبارک سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتے رہے لیکن جب شیث پیدا ہوئے تو اکیلے پیدا ہوئے اس میں نکتہ یہ تھے کہ یہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور غیر کے درمیان مشترک نہ ہو دیکھئے غیرت خداوندی نے اتنی شرکت بھی گوارا نہ فرمائی دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم میں سایہ نہ تھا۔ روایت ہے کہ حضرت آدم سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو ان کی پشت میں تھا عہد لیا گیا تھا

اس کی تعظیم و توقیر کرتے رہیں اور پاک عورتوں میں منتقل کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا اور فرشتے گواہ ہوئے اور جب آدم علیہ السلام کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو انھوں نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو وصیت کی کہ جو تمہاری پشت میں نور ہے اسکی محافظت ضرور کیجئیو اس نور مطہر کی تعظیم و توقیر میں قصور نہ ہونے پائے اور حلیم طیبہ و طاہرہ میں یہ نور پاک منتقل کیا جائے۔ چنانچہ وہ نور مبارک نیک مردوں اور نیک عورتوں میں منتقل کیا۔ آدم نے شیث اور ادریس اور نوح اور ابراہیم اور ابراہیم علیہم السلام کو ممتاز فرماتے ہوئے عبدالمطلب پھر ان سے عبداللہ پر آیا جن کی پشت میں یہ نور محمدی آگیا تھا ایک نیا جلوہ دکھاتا تھا یعنی آدم علیہ السلام کی خطا اسی نور کی برکت سے معاف ہوئی۔ حضرت شیث علیہ السلام کے جسم سے مشک کی خوشبو اسی نور پاک سے* ابراہیم علیہ السلام پر آگ گلزار اسی نور رحمت سے بنایا اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے دنبہ اسی نور کی بدولت آیا۔ اور آپ ذبح ذبیح اللہ اسی کے سبب سے کہلائے۔ عبدالمطلب کی دعا نے اسی نور کی بدولت قبولیت کے درجے پائے۔ حضرت عبداللہ کو دیکھ کر تمام بت منہ کے بل گرتے تھے اور پکارتے تھے کہ اے عبداللہ! ہمارے قریب نہ آ کیونکہ ہمارے مٹانے والے کا نور تجھ میں چمک رہا ہے وہ یہی نور تھا اور عبداللہ جو ہر شجر و حجر سے سلام کی آواز سنتے تھے وہ اسی نور کا ظہور تھا فی الحقیقت۔

* کے باعث سے آئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اسی کے تصرف سے ترائی۔ الخ

قصیدہ

نیرنگیاں عجیب ہیں محمد کے نور کی
آنکھوں میں روشنی ہے محمد کے نور کی
ہر گل ہے جلوہ گاہ محمد کے نور کی
غنچوں میں عطر بیز ہے خوشبو حضور کی
ہم عاصیوں کو بخش گئی پاک کر گئی

ہر جا نئی ادا تھی کرم کے ظہور کی
بجلی چمک رہی ہے نگاہوں میں طور کی
بلبل چہک رہی ہے ثنا میں حضور کی
نیرنگیاں ہیں گل میں محمد کے نور کی
موج آ گئی جو رحمت رب غفور کی

رحمت نے آ کے جوش میں کیں غرق کشتیاں	عیبوں کی معصیت کی خطا کی قصور کی
بت کہہ رہے تھے وقت ہلاکت کا آگیا	آمد ہے اب تو شافع یوم النشور کی
اکبر خدا کے فضل سے جنت کو ساتھ ساتھ	پڑھتا ہوا چلونگا میں نعتیں حضور کی

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ کے بارہ بھائی تھے اور سب شجاعت و قوت اور حسن و جمال میں مشہور نزدیک و دور تھے۔ لیکن حضرت عبداللہ ان سب میں ممتاز اور یکتائے روزگار تھے تمام بلاد و امصار میں ان کے حسن و جمال کا چرچا اور صورت و سیرت کی دھوم تھی تمام اہل عرب ان کی محبت کا دم بھرتے تھے اور والدین بھی سب بیٹوں سے زیادہ حضرت عبداللہ کو چاہتے تھے۔ جس وقت عبداللہ مکہ کے بازاروں میں گزرتے تھے۔ تمام عورتیں شہر کی جو حسینہ اور جمیلہ تھیں۔ وہ سب حضرت عبداللہ پر جان مال سے فدا ہوتی تھیں اور ہر ایک اُن سے نکاح کی آرزو رکھتی تھی۔ جب حضرت عبدالمطلب کو یہ بات معلوم ہوئی تو ہمہ تن ان کے نکاح کی فکر میں مصروف ہو گئے۔ اور زیادہ جستجو تھی۔ کہ جو لڑکی قریش کے حسب نسب صورت و سیرت میں خوبتر ہو وہ اُن کے نکاح میں لائی جائے۔ چنانچہ وہب زہری کی لڑکی بی بی آمنہ خاتون صورت و سیرت میں لاثانی اور آثار سعادت ان کے نورانی چہرے سے عیاں تھا۔ اہل تحقیق لکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے اس وقت یہ انتظام و اہتمام فرمایا کہ مکے میں جتنے مرد تھے ان میں سے حضرت عبداللہ کو اور جتنی لڑکیاں تھیں ان میں سے بی بی آمنہ خاتون کو انتخاب فرمایا تھا۔ کہ یہی دونوں میرے محبوب کے ماں باپ بنیں۔ روایت ہے کہ عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے نکاح کا پیغام بعض احباب کے ہاتھ وہب زہری کے گھر بھیجا وہب زہری بہت خوش ہوئے اور بدل منظور کیا۔ شعر

بلبل زواب پانہد در صف گلزار	تا گل بطلب گاری او لب نہ کشاید

اب مہر کی شرطیں وغیرہ باہم خوشی خوشی طرفین نے منظور کیں غرض کہ یہ رشتہ دونوں طرف پسند ہوا۔ فریقین کا دل خورسند ہوا۔ عبدالمطلب نے وقت مقررہ پر دوست احباب کو جمع کیا اور نکاح کیا۔ اور بی بی آمنہؓ خاتون کو بیاہ کر گھر لائے پہلے ایک چاند روشن تھا۔

اب گھر میں دو چاند روشن ہو گئے لکھا ہے کہ عبد اللہ کے ماں باپ کبھی اپنے بیٹے کی صورت دیکھتے تھے اور کبھی اپنی بہو کو دیکھ کر شکر خدا بجا لاتے تھے۔ کہ خدا نے جیسا بیٹا عطا کیا تھا۔ ویسی ہی بہو عنایت کی۔

روایت ہے کہ جس دن نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ خاتون کو عنایت ہوا۔ بارھویں جمادی الآخری شب جمعہ تھی۔ اس شب کو جو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرف بزرگی بخشی وہ بے انتہا ہے اللہ پاک نے طرح طرح کی خیر و برکت اہل عالم پر نازل فرمائی کہ شب قدر سے اس سب کو بہتر سمجھو اور افضل جانو تو زیبا ہے۔ اس رات کو جنت کے مہتمم کو حکم دیا کہ تمام جنت کے دروازے کھولدے کہ ہمارا حبیب ماں کے شکم مبارک میں آیا ہے اور عالم الملکوت وجبروت میں یہ حکم سنایا گیا تمام مقدس مقاموں کو معطر کرو اور اطراف سماوات میں خوشبو بساؤ چاروں طرف عود کی شمعیں روشن ہوں سارا جہان خوشبو سے مہک جائے عرش و کرسی یہ خوشخبری سن کر مارے خوشی کے جھومنے لگے اور فرشتوں میں مبارکباد ہونے لگی۔ قصیدہ

مبارک ہو کہ پیدا شاہ والا ہونے والا ہے	کہ جس کے نور سے گھر گھر اجالا ہونے والا ہے
بجیگا شش جہت میں دین اور اسلام کا ڈنکا	محمد کا جہاں میں بول بالا ہونے والا ہے
مٹے گی بت پرستی تخت الٹیں گے شیاطین کے	بتوں کے ملک میں اللہ والا ہونے والا ہے
کھلیں گے خلق پر جود و نوال حق کے دروازے	کہ کفر اسلام کے منہ کا نوالا ہونے والا ہے
گھٹائیں رحمتوں کی گلشن عالم میں چھائیں گی	کہ پیدا کالی کالی زلف والا ہونے والا ہے
عرب میں چاند نکلے گا جہاں میں روشنی ہوگی	اندھیرے میں رسالت کا اجالا ہونے والا ہے
نہ ڈالیں قمریاں کیوں گردنوں میں طوق الفت کے	کہ پیدا اس چمن میں سرو بالا ہونے والا ہے
پلائے گا جو بھر بھر کے ساغر توحید مستوں کو	وہ ساقی شراب حق تعالیٰ ہونے والا ہے
شراب عشق احمدی یہاں دل کھول کر اکبر	وہاں بھی نذر کوثر کا پیالا ہونے والا ہے

مولانا برزنجی اپنے مولود شریف میں لکھتے ہیں نودی فی السمٰوات والارض بحملہا انوارہ الذاتیۃ یعنی زمین اور آسمانوں میں خوشخبری سنائی گئی انوار ذاتیہ محمدیہ سے آمنہ خاتون

کے حاملہ ہونے کی تنطقت بجملہ کل دابۃ القریش بفصاح لسان العربیۃ وخرت الاسرۃ والاصنام علی الوجوہ والافواہ یس بول اٹھے آمنہ خاتون کے حمل کی خبر سن کر تمام چوپائے قریش کے عربی زبان میں بڑی فصاحت کے ساتھ اور اوندھے ہوگئے تخت بادشاہوں اور گر پڑے بت منہ کے بل الٹے وبشرت وحوش المشارق والمغارب والبحریۃ اور بشارت دی گئی مشرق اور مغرب کے وحشی جانوروں چرند اور پرندنے ودریائی جانوروں کو ونبہت الجن باختلال من مانہ واذہلک الکہانۃ ورہبت الرہبانیہ اور بشارت دی جنوں نے آپ کے زمانہ کی پیدائش کے قریب ہونے کی اور سست ہوگئی کہانت اور مٹ گیا جوگیوں کا جوگی پناہ واوتیت امانی المنام فقیل لہا انک حملت سید العلمین وخیر البریۃ فسمیہ محمدا اذا وضعتیہ فانہ ستحمد بہا اور آپ کی والدہ کو خواب میں خوشخبری خلقت سے اور جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اس لئے کہ انجام نیک ہے پھر حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کی ایک جماعت کے ایک علم سبز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر دنیا میں جاؤ اور اس علم کو کعبہ کی چھت پر کھڑا کرو اور منادی کرو کہ آج کی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت آمنہ مشرف ہوئی ہیں اور اہل زمین خوش ہو اور فخر کرو کہ دونوں جہان کے سردار حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ خوشا قسمت اس امت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سا پیغمبر پائے اور زہے تقدیر اس شخص کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پڑھے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروح محمد و آل محمد درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

لکھا ہے کہ حضرت آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے سے پہلے اہل قریش بسبب خشک سالی کے قحط کی مصیبت میں مبتلا تھے تمام درخت سوکھ گئے تھے سبزہ تک زمین پر نہ دکھائی دیتا تھا

سب آدمی اور جانور دبلے ہو گئے تھے۔ پریشانی ہی پریشانی تھی۔ جس وقت حضور والدہ کے شکم میں رونق افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا تمام درخت خشک سرسبز و شاداب ہوئے اور قسم قسم کے اناج کی فصل نہایت عمدہ ہوئی جانور سب موٹے ہو گئے مویشی بکثرت دودھ دینے لگے۔ اس سال چین و آرام اہل عرب کو ہوا کہ اس برس کا نام سنۃ الفرح والابتہاج رکھا یعنی فرحت اور خوشی کا دن غرضیکہ اس وقت کی کیفیت عجیب تھی۔ قصیدہ

آمد مصطفےٰ سے ہے پھولا پھلا چمن چمن — آئی بہار ہر طرف کھلنے لگا چمن چمن
شادی ہے ہر مقام میں نخل ہیں سب قیام میں — ڈالیاں ہیں سلام میں سر ہے جھکا چمن چمن
کلیاں تمام کھل گئیں شاخیں خوشی سے مل گئیں — بلبلیں گل سے مل گئیں ہنسنے لگا چمن چمن
جھومتا ہے شجر شجر تازہ ہوا ہے پھول پھول — سبز ہوئی روش روش گل سے بھرا چمن چمن
ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں کلیاں بھی مسکراتی ہیں — بلبلیں چہچہاتی ہیں صل علیٰ چمن چمن
بادِ خزاں کو چھانٹتی خوشبو سے سب کو آنٹتی — پھرتی ہے عطر بانٹتی بادِ صبا چمن چمن
نعت میں قیل و قال ہو مدحت ذوالجلال ہو — اکبر خوش مقال ہو نغمہ سرا چمن چمن

محدث ابن الجوزی بیان المیلاد النبی میں لکھتے ہیں۔ صرف ترجمہ لکھتا ہوں۔ بخوف طوالت عربی نہیں لکھتا لکھتے ہیں کہ جس وقت شب کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ کو عنایت ہوا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اے عرش! انوار کے برقعے پہن لے کرسی! فخر کی چادریں اوڑھ لے اے جنت کی حورا! جنت کی کھڑکیوں میں آراستہ ہو بیٹھو اے فرشتو! نور کے پٹکے باندھ کر عرش کے گرد کھڑے ہو جاؤ اے بہشت کے داروغہ دروازے کھول دے اے دوزخ کے مالک! جہنم کے دروازے بند کر دے کہ ہمارے محبوب اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ افروز ہوئے ہیں۔

روایت حضرت آمنہ بی بی فرماتی ہیں کہ حمل کے شروع سے چھ مہینہ تک مجھے کوئی علامت حمل کی ظاہر نہیں ہوئی۔ جو عموماً اور عورتوں کو اس حالت میں گرانی یا بار معلوم ہوا کرتا ہے بلکہ جس قدر ولادت شریف کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا۔ آثار فرحت و سرور بڑھتے تھے اور طبیعت کو انبساط و شگفتگی ہوتی تھی اور سب سے زیادہ میری عزت و توقیر یہ ہوئی کہ مہینے میں ایک ایک پیغمبر آتے تھے اور مجھے خوشخبری سناتے تھے یعنی یہ پہلے مہینہ میں حضرت آدم علیہ السلام

تشریف لائے اور فرمایا اے آمنہ! تمہارے شکم مبارک میں وہ صاحب عزت و تعظیم ہے جو سارے عالم کا بزرگ ہے اور دوسرے مہینہ میں حضرت نوح علیہ السّلام تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے شکم میں وہ فرزند ہے جو صاحب نصرت و فتوح ہے۔ تیسرے مہینہ میں حضرت ادریس علیہ السّلام اور چوتھے میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور پانچویں میں حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور چھٹے میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور ساتویں میں حضرت داؤد علیہ السّلام آٹھویں میں حضرت سلیمان علیہ السّلام اور نویں میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تشریف لائے اور سب نے طرح طرح کے فضائل کے ساتھ خوشخبری سنائی مولانا برزنجی اپنے رسالہ مولود شریف میں تحریر فرماتے ہیں وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِ الشَّرِیْفِ اَئِمَّۃٌ ذَوُوْ رِوَایَۃٍ ۔ ترجمہ اور تحقیق اچھا جانا اٹھ کھڑے ہونے کو وقت ذکر پیدائش حضرت کے ان اماموں نے جو روایت کرنے والے ہیں فطوبیٰ لمن کان بعظمہ پس بھلائی ہو جیو اس کے لئے جسے تعظیم نبی صلعم پسند ہے روایت ہے کہ چاند کے حساب سے نو مہینے پورے ہوئے اور وقت آپ کی پیدائش کا قریب آیا تو آپ کی والدہ کے پاس بہت سی عورتوں کے ساتھ حضرت بی بی آسیہ اور حضرت مریم علیہما السّلام عالم قدس سے حاضر ہوئیں اور بہت سی جنت کی حوریں ان کے ساتھ تھیں آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ اس وقت مجھے کچھ پیاس محسوس ہوئی اسی وقت ایک نورانی فرشتہ میرے پاس آیا اس کے ایک ہاتھ میں ایک شربت کا گلاس بھرا ہوا تھا۔ جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور اس میں گلاب سے زیادہ خوشبو آرہی تھی ہاتھ میں دیا اور کہا اسے پی لو۔ یہ جنت سے تمہارے لئے شربت آیا ہے۔ چنانچہ خوب سیر ہو کر پیا پھر کہا اور پیو میں نے اور پیا اس وقت تشنگی رفع ہوئی اور سکون حاصل ہوا پھر اس فرشتے نے یہ التجا کی اَظْھَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اَظْھَرْ یَا سَیِّدَ الْعٰلَمِیْنَ اَظْھَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ۔

مسدس

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ندا تھی کہ سرکار تشریف لاؤ — شہنشاہِ ابرار تشریف لاؤ
رسولوں کے سردار تشریف لاؤ — دو عالم کے مختار تشریف لاؤ

زمین کو بھی عزت ہو عرش علی کی — دکھا جاؤ بندوں کو صورت خدا کی

کھڑے تھے ملک وہ ہی تقلید اب ہو — کہ خوش جس سے روحِ رسولِ عرب ہو
نکل جائے محفل سے جو بے ادب ہو — اٹھو تا کہ تعظیم محبوبِ رب ہو

غلام محمد بشیراً نذیراً — فصلوا علیہ کثیراً کثیراً

درود و سلام بوقت قیام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

فخرِ آدم فخرِ حوا — فخرِ نوح و فخرِ یحییٰ
فخرِ ابراہیم و موسیٰ — فخرِ اسمعیل و عیسیٰ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے — دو جہاں کے راج والے
عرش کے معراج والے — عاصیوں کے لاج والے

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

سر بہ حسرت در پہ آئیں — اشک خوں کے دریا بہائیں
داغ سینہ کو دکھائیں — سامنے ہو کر سنائیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

پھر کہا یا رب یہ دعا کر — ہم درِ مولیٰ پہ جا کر
بیٹھے کچھ نعتیں سنا کر — یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

بخش دو جو کچھ برا ہو — کیجیو کرم محبوبِ خدا ہو

اب تو باب جود وا ہو
ہاں جواب اس کا عطا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

رنج و غم کھائے ہوئے ہیں
تم پہ اترائے ہوئے ہیں
دور سے آئے ہوئے ہیں
ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

جان کر کافی سہارا
خلق کے وارث خدا را
لے لیا ہے در تمہارا
لو سلام اب تو ہمارا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو
تم ادھر جلوہ نما ہو
ہم ہوں دربار خدا ہو
اس طرف سے یہ صدا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

اکبر شیدا تمہارا
جابجا تم کو پکارا
پھر رہا ہے مارا مارا
اس کی اب سن لو خدارا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

عاشق ناقص کی سن لو
سامعین کے دل کی سن لو
یا نبی محفل کی سن لو
اکبر بسمل کی سن لو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

رہنمائے دو جہاں ہیں
پیشوائے مرسلاں ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

نور رب العالمین ہو
ہمدم دنیا و دیں ہو
جلوۂ حق الیقین ہو
دل میں آنکھوں میں مکیں ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

بادشاہ انبیا ہو
نور ذات کبریا ہو

حامئ روز جزا ہو	خلق کے مشکل کشا ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	**یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک**
عرش اعظم پر تمھیں ہو ساقی کوثر تمھیں ہو	خلق کے رہبر تمھیں ہو شافع محشر تمھیں ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	**یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک**
قابل مدح وثنا ہو آپ کی توصیف کیا ہو	جو لکھوں اس سے سوا ہو یعنی محبوب خدا ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	**یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک**
دور ہے غم کا کنارا دیجیے جلدی سہارا	سرور عالم خدارا پار ہو بیڑا ہمارا
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	**یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک**
میرے مولا میرے سرور پہلے قدموں پہ رکھے سر	ہے یہی ارمان اکبر پھر کہے یہ سر اٹھا کر
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ	**یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوٰۃُ اللہِ عَلَیْکَ**

چاہیے یہ سلام پیش کرے

انیس مجلس شاہ وگدا سلام علیک	جلیس مسند عرش علی سلام علیک
طبیب خلق حبیب خدا سلام علیک	دوائے دردِ دل مبتلا سلام علیک
زخاکِ ہند ببرائے صبا سلام علیک	رساں بجلوہ گہ مصطفےٰ سلام علیک
ببر بہ گریہ وزاری زما گدا یانش	ببارگاہِ شہنشاہِ ما سلام علیک
رساں زعاجز و مسکیں نواز رحمت گل	بحضرتِ شہ ارض وسما سلام علیک
غریب پرور و بیکس نواز رحمت گل	پناہ عام شفیع الورٰی سلام علیک

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
نبی خالق ہر دو سرا سلام علیک
ضیائے شمع شبستان حق سلام علیک
بہار انجمن کبریا سلام علیک
رسد ز اکبر بے چارہ یا نبی ہر دم
ہزار بار بروح شما سلام علیک

نعت

جب کہ پیدا وہ شاہِ زمن ہو گیا
اِک جہاں غیرت صد چمن ہو گیا
وقت میلاد ہر غنچہ گلزار میں
خندہ زن خندہ زن خندہ زن ہو گیا
تخت اوندھے ہوئے اور ابلیس بھی
بے وطن بے وطن بے وطن ہو گیا
بت شکستہ ہوئے اور خطاب آپ کا
بت شکن بت شکن بت شکن ہو گیا
آپ کے روئے روشن پہ خود شیفتہ
ذوالمنن ذوالمنن ذوالمنن ہو گیا
آپ کے فیض سے بحر فضل خدا
موجزن موجزن موجزن ہو گیا
چاک عشاق کا ہجر میں آپ کے
پیرہن پیرہن پیرہن ہو گیا
تم پہ قربان ہمارا شہ انبیاء
جان و تن جان و تن جان و تن ہو گیا
آپ کے ہجر میں اکبر نیم جان
خستہ تن خستہ تن خستہ تن ہو گیا

مسدس

لو وہ فخر ایوب تشریف لائے
لو وہ جان یعقوب تشریف لائے
لو وہ کل کے مطلوب تشریف لائے
لو وہ حق کے محبوب تشریف لائے
سلامی خدا ہے سلامی بشر ہوں
درود و سلام اُن پہ آٹھوں پہر ہوں

مبارک ہو سرکار تشریف لائے
غریبوں کے غمخوار تشریف لائے
شفیع گنہگار تشریف لائے
وہ کل کے مددگار تشریف لائے
نبی سب براتی ہیں دولہا یہی ہے
کہ باندھے شفاعت کا سہرا یہی ہے

شہنشاہِ عالم ہوا جلوہ فرما
شیاطیں کو ہے غم ہوا جلوہ فرما
مفضل معظم ہوا جلوہ فرما
رسول مکرم ہوا جلوہ فرما
وہ سلطان کونین پیدا ہوا ہے
کہ اللہ بھی جس پہ شیدا ہوا ہے

بیاں کر سکے کون توصیف اُن کی
گوارہ نہ تھی حق کو تکلیف اُن کی
کہ تعریف حق ہے تعریف اُن کی
بڑی دھوم سے آئی تشریف اُن کی
حسینوں کی سب خوبیاں لیکے آئے
حبیبوں کی محبوبیاں لیکے آئے

کسی نے کہا یہ تو سردار کل ہیں
کوئی بولا گلزار وحدت کے گل ہیں
کسی کی صدا تھی یہ ختم رسل ہیں
کسی نے پکارا یہ خضر سبل ہیں
جو پوچھا گیا اے خدا کون ہیں یہ
ندا آئی مختار دو کون ہیں یہ

ہے جن کا بڑا بول بالا وہ یہ ہیں
ہے سارے جگت کا اُجالا وہ یہ ہیں
رسالہ کا لائے رسالہ وہ یہ ہیں
جو نبیوں میں ہیں سب سے اعلیٰ وہ یہ ہیں
رسول ان کا اقصیٰ میں خطبہ پڑھیں گے
ملک ان کا گردوں پہ کلمہ پڑھیں گے

یہ بچپن میں بھی کار پیری کریں گے
امیروں سے اونچی امیری کریں گے
فقیروں کی یہ دستگیری کریں گے
شہنشاہ ان کی فقیری کریں گے
بہت خوب تھے خوب ہیں خوب ہونگے
خدا ان کو چاہے گا محبوب ہونگے

یہ کل میں حکومت ہے کس کی انہیں کی
بڑی سب سے عزت ہے کس کی انہیں کی
بھلی سب سے امت ہے کس کی انہیں کی
خدا کو محبت ہے کس کی انہیں کی
خدائی بھی ان کی خدا بھی انہیں کا
ہے سب سے بڑا مرتبہ بھی انہیں کا

نبی دین اسلام والے یہی ہیں
حقیقت میں احکام والے یہی ہیں
بڑے نیک انجام والے یہی ہیں
ہے ان کا نشان نام والے یہی ہیں
یہی عرش پر ہوں گے معراج والے
قدم ان کے چومیں گے سب تاج والے

خبردار آشفتہ حالی خبر لے!
بھکاری چلا ہاتھ خالی خبر لے!
گدائی شہنشاہ عالی خبر لے
خبر لے غریبوں کے والی خبر لے

خبر لے کہ ہے ہر بلا نے خبر لی	جو تو نے خبر لی خدا نے خبر لی
ہوئی ہے نہ ہو گی خوشی ایسی اکبر ہوئی فرش سے عرش تک کل معطر	ہوں عیدیں فدا عید میلاد شہ پر یہ عالم منور وہ عالم منور
دو عالم کئے ایک جلوہ میں روشن	مکان آمنہ کا بنا رشک ایمن

لاکھوں فرحتیں اس گھڑی کی فرحت پر قربان کہ جس گھڑی میں حضورؐ نے اس دنیا کی ظلمت کدہ کو روشن فرمایا اور کروڑوں مسرتیں اس ساعت کی مسرت کے صدقے کہ جس ساعت میں سرکار اطہر نے اس جہان کے ویرانے کو رشک گلشن بنایا ازل سے ابد تک کی سب شادیاں اس شادی مولود پہ فدا اول آخر تک کی کل عیدیں اس عید میلاد کے نثار ہوں اور کیوں نہ ہوں یہ انہیں کی تو طفیلی ہیں۔

اشعار

عید میلاد پہ تیری ہوں فدا کل عیدیں	یہ بنے عید کا گل گل کی ہوں بلبل عیدیں
عید میلاد محمدؐ سے نہیں بڑھ سکتیں	لاکھ دکھلایا کریں شان و تجمل عیدیں
یہ بہاریں یہ چمن ان میں کہاں سے آتیں	گر نہ پاتیں مرے پیارے کا توسل عیدیں
عید میلاد نہ ہوتی تو نہ ہوتیں یہ بھی	اپنی ہستی پہ کریں غور و تامل عیدیں

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو بروح محمدؐ و آل محمدؐ

آپؐ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ پیدائش کے وقت تمام گھر میں اجالا ہو گیا۔ ہر در و دیوار پہ نور ہی نور نظر آتا تھا۔ ایک نورانی چادر زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین علم مشرق و مغرب و بام کعبہ پر معلوم ہوئے اور جس وقت آپؐ پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اتریں ایک بی بی حواؑ دوسری بی بی آسیہؓ تیسری بی بی سارہؑ چوتھی بی بی ہاجرہؑ ایک کے پاس سونے کا طبق اور دوسری کے پاس زمرد کا لوٹا تیسری کے پاس سفید حریر چوتھی کے پاس بہشتی عطردان چاروں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلایا اور حریر سفید پہنایا اور بہشتی عطر لگایا جس سے سارا مکان مہک گیا اور بہ زبان حال فرمایا۔

اشعار

بولا اس مہ لقا کو گود میں لو
اُجالا ہو گیا دونوں جہاں میں
جو چاہو فرحت دل راحت روح
نگاہیں اس کے جلووں پر فدا ہیں
ہمارے دل ہوئے جاتے ہیں بیتاب
خدارا بدنگاہوں سے بچا لو
ہے جنت کا چمن قربان اس پر
وہ کہتی تھیں محبت سے یہ اکبر

چہیتے مصطفےٰ کو گود میں لو
اب اس بدر الدجےٰ کو گود میں لو
تو اس راحت فزا کو گود میں لو
تو اس یوسف لقا کو گود میں لو
تم اپنے دل رُبا کو گود میں لو
چھپا کر مصطفےٰ کو گود میں لو
گُل رنگین ادا کو گود میں لو
حبیب کبریا کو گود میں لو

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے گود میں لیا۔ اس وقت میری گود سے اترے اور سجدہ میں جا کر عرض کرنے لگے۔ یَارَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی یا اللہ میری امت کو بخشدے یا اللہ میری امت کو بخش دے۔

اشعار

سر سجدہ معبود میں رکھ کر یہ شہ نے عرض کی
یارب ہب لی اُمّتی یارب ہب لی اُمّتی

غیب سے آواز آئی وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ یا عَلِیَّ الْهِمَّتِكَ یعنی بخشدی تجکو تیری اُمت بسبب تیری بلند ہمت کے

اور حکم ہوا کہ اَشْهَدُوْا یَا مَلٰئِكَتِیْ اِنَّ حَبِیْبِیْ لَا یَنْسیٰ اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَكَیْفَ یَنْسَاهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی گواہ ہو اے فرشتو کہ میرا حبیب پیدائش کے وقت بھی اپنی اُمت کو نہیں بھولا۔ پھر قیامت میں کیوں کر بھول جائیگا۔ مسلمانوں قربان ہو جاؤ اس محبوب پر جس نے دنیا میں آتے ہی ہماری نجات و بخشش کی فکر کی۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ جس دن آپ پیدا ہوئے تمام روئے زمین پر ایک نور تھا۔ اور عجیب شاہانہ ظہور تھا۔ ہر مذہب و ملت میں جو اپنی قوم کا عالم اور ہادی تھا وہ اپنے طریقہ سے

آپ کی خبریں دیتا تھا یعنی اہل کتاب اپنی کتاب سے اور نجومی ستاروں کے حساب سے
کاہن لوگ اپنے ضوابط و آئین سے اصحاب فال اپنے قوانین سے۔ روایت ہے کہ بی بی
صفیہؓ آپ کی پھوپی فرماتی کہ آپ کی ولادت کے وقت میں حاضر تھی۔ اس وقت تمام مکان
روشن ہوگیا اور اس کی روشنی میں چھ چیزیں عجیب و غریب دیکھیں ایک تو یہ کہ آپ نے پیدا ہوتے
ہی سجدہ کیا اور یارب ہب لی اُمتی فرمایا۔ دوسرے یہ کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا۔
تیسرے یہ کہ میں نے چاہا کہ آپ کو نہلاؤں غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہؓ یہ پاک صاف
ہیں تم تکلیف نہ کرو۔ چوتھے آپ ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے پانچویں یہ کہ آپ کے دونوں
شانوں کے بیچ میں ستارہ روشن کی طرح ایک مہر چمکتی ہوئی دیکھی جس پر نورانی خط میں لا الٰہ
الا اللہ محمدؐ رسول اللہ لکھا تھا۔ چھٹے یہ کہ اس وقت آپ نے بہت فصاحت کے ساتھ
شہادت کی انگلی اٹھا کر یہ فرمایا اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو		درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو	

روایت ہے حضرت عبد المطلب آپ کے دادا فرماتے ہیں کہ اس وقت میں کعبہ شریف
میں تھا ایک بارگی دیکھا تھا۔ کعبۃ اللہ اپنی جگہ سے ہلا اور خوشی میں جھوما پر چار دیواری کے
ساتھ جھکا اور مقام ابراہیم میں سجدہ کیا اور اپنی جگہ دیواریں کھڑی ہوگئیں اور دیواروں سے
دفعتہً یہ آواز تکبیر بلند ہوئی۔ اللہ کے مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
جس نے ان کی زیارت کی اس کے لئے سعادت ہے اور اپنی مراد کو پہنچا۔ پھر حضرت عبد المطلب نے
کوہ صفا کی طرف نگاہ کی تو وہ بھی کبھی بلند کبھی پست مارے خوشی کے ہوتا تھا اور کوہ مروہ کی
طرف دیکھا تو وہ بھی جوش مسرت سے اسی طرح مضطرب ہے۔ اب یہ غیب کی آوازیں
سن کر اور یہ کیفیات عجیب و غریب دیکھ کر حیران اور پریشان کھڑے تھے۔ کہ ایک آدمی گھر سے
بلانے آیا اور کہا کہ اے مکہؐ کے سردار! بشارت ہو تم کو تمہارےؐ یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے
کہ جس کے نور سے تمام مکان روشن ہوگیا ہے اور خوشبو سے بس گیا اور مکہؐ کی گلی گلی چمک گئی اور
مہک گئی۔ یہ سن کر حضرت عبد المطلب مکان کی طرف خوشی خوشی تشریف لائے اور حضرت آمنہ
سے پوچھا کہ میں اس واقعہ سے حیران ہوں خیال کیا کہ شائد خواب دیکھتا ہوں لیکن تلفید

کا اثر آنکھوں میں بالکل نہیں۔ اس لیئے اس طرف آیا ہوں کہ یہ بات سچ ہے یا میرا خواب وخیال ہے حضرت آمنہ نے فرمایا سچ ہے اور جو عجائب نظر سے گذرے تھے وہ سب بیان کیئے تو حضرت بکمال شوق دیکھنا چاہا۔ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ محافظان غیب سے تاکید ہے کہ جب تک تمام فرشتے ان کی زیارت سے مشرف نہ ہولیں۔ اس وقت تک اور کسی کو اجازت نہ ہوگی یہ سن کر حضرت عبدالمطلب ناخوش ہونے لگے۔ ناچار حضرت آمنہ نے اس وقت اشارہ کیا جہاں آپ جلوہ فرماتے تھے عبدالمطلب نے اس طرف قدم بڑھایا۔ فوراً ایک شخص غیب سے تلوار کھینچکر سامنے آیا اور سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ڈرکر کانپنے لگے اور اُلٹے ہٹ آئے ہر چند یہ ماجرا قریش سے بیان کرنا چاہا لیکن زبان نے کام نہ دیا مجبوراً چپ رہے منقول ہے کہ آپ کی پیدائش کے وقت تمام بت اوندھے منہ گر پڑے نوشیروان بادشاہ عجم کے محل میں زلزلہ آیا اور شق ہوگیا۔ چودہ کنگرے اس کے ٹوٹ گئے شیاطین کے تخت الٹ دیئے گئے سلاطین کی قوت ناطقہ سلب ہوگئی اور پارسیوں کا آتشکدہ جس میں ہزار برس سے آگ جلتی تھی بالکل بجھ گیا دریائے ساوہ جو عراق وعجم میں درمیان ہمدان اور قم چھ کوس چوڑا تھا ایک لخت سوکھ گیا صحرا ئے سماوا جس میں ہزاروں برس سے پانی کی بوند نہ تھی اس میں ایک ندی جاری ہوگئی کہ وہ ایک بڑی ندی ملک شام میں مشہور ہے۔ اللہ اللہ۔

قصیدہ

جب عرب کے چمن میں وہ نور خدا ہر طرف اپنا جلوہ دکھانے لگا۔
کفر غارت ہوا بت گرے ٹوٹ کر منہ پہاڑوں میں شیطاں چھپانے لگا

کیا بشر کیا ملک کیا زمیں کیا فلک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھکر نور حق ہر کوئی یک بیک آمد آمد کا مژدہ سنانے لگا

بدلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں نوبتیں شادمانی کی بجنے لگیں

دین کی فوجیں ہر سمت سجنے لگیں پرچم اسلام کا جگمگانے لگا۔
ہر طرف نور یزداں ہویدا ہوا جس نے دیکھا وہی دل سے شیدا ہوا
جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا سب کو جتنے حسین تھے گھٹانے لگا
پھر تو بحر شریعت میں موجیں اٹھیں چار جانب نبوت کی فوجیں اٹھیں
خوب اللہ سے باتیں ہونے لگیں پاس روح الامیں آنے جانے لگا۔
کنگرے قصر کسریٰ کے گرنے لگے ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
آگ آتشکدوں کی بجھانے لگا خشک صحراؤں میں پانی بہانے لگا
سونگھ کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر رحمت حق چمن در چمن
کہہ کے اَنْتَ نَبِی پڑھ کے صلِّ علیٰ بلبل خوشنوا چہچہانے لگا
موم پتھر ہوا بول اٹھے جانور الٹا سورج پھرا ہو گیا شق قمر
رفع حاجت کو اک جا گئے دو شجر انگلیوں سے چشمہ بہانے لگا
ساتھ بوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ پنجتن پاک پہنچے گلی در گلی
دل میں یہ مدعا اے خدا کر بھلا منہ سے ہر ایک کلمہ پڑھانے لگا
جیسے تاروں میں جلوہ ہو ماہتاب کا وہ پرا باندھ کر چار اصحاب کا
سید ہار ستہ کسی کو بتانے لگا دل کسی کا ادا سے لبھانے لگا
اکبر خستہ کی چار ہیں التجا ان میں سے کوئی پوری ہو بہر خدا
یا تو جلوہ دکھا یا مدینے بلا ورنہ تسکین دے دل ٹھکانے لگا

روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جس نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ہاتھوں پر حضرت کو لیا۔ وہ میں تھی آپ نے اس وقت الحمد للہ فرمایا اس کے جواب میں غیب سے یرحمک اللہ کہا اور اسی وقت ایک نور ایسا چمکا کہ اسی روشنی میں ایک شام سے ڈاھی محل نظر آنے لگا۔

روایت ہے عثمان ابی العاص کی ماں فاطمہ سے، مروی ہے کہ آپ کی پیدائش کے وقت میں وہیں تھی۔ میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ تمام گھر اس سے روشن ہو گیا اور ستارے

آسمان سے اتنے جھکے ہیں سمجھی کہ اب زمین پر گر پڑیں گے۔ روایت ہے سفیان ہذلی سے کہ اس رات ہمارا قافلہ ملک شام کی راہ میں تھا۔ صبح ہوتے ہی آرام کیلئے ایک مقام پر قیام کیا اور قصد کیا کہ سوویں سب نے دیکھا کہ دفعتہً ایک سوار زمین و آسمان کے درمیان میں معلق ہوا اور ندا کی اے سونے والو اٹھ بیٹھو کہ یہ وقت سونے کا نہیں ہے کیا نہیں جانتے ہو کہ اس وقت سید کائنات علیہ الصلوات نے ظہور اجلال فرمایا اسلام کا ستارہ چمکا اور کفر کی تاریکی دور ہوئی راوی کہتا ہے کہ ان واردات سے ہم سب کو خوف معلوم ہوا۔ جب ہم مکہ میں سب اپنے گھر واپس آئے تو معلوم ہوا کہ عبدالمطلب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو دن رات پڑھو عاشقو درود پڑھو		بروح محمد و آل محمد درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو	

روایت ہے کہ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ پیدا ہوتے ہی ایک سفید ابر کا ٹکڑا نورانی آسمان سے زمین پر اترا کہ جس میں سے آوازیں آدمیوں اور گھوڑوں کی آتی تھیں۔ وہ بادل حضرت کو میرے پاس سے اٹھا کر لے گیا۔ اور کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کراؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین اور مشرق مغرب کی طرف پھراؤ اور انبیاء کی پیدائش کے مقامات میں لے جاؤ اور آدمیوں اور فرشتوں اور جانوروں وغیرہ ہم سب پر ظاہر کر دو تاکہ ان کا نام اور صورت پہچانیں اور کوئی پکارنے والا پکارتا ہے کہ ان کو کنجیاں نبوت اور نصرت اور خزانہ علم کی اخلاق سب پیغمبروں کے دو۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ بعد ایک ساعت آپ کو میرے پاس پھر لائے اور غیب سے آواز آئی۔ کیا خوب کیا خوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا پر مقرر ہوئے اور کوئی مخلوق ایسی باقی نہ رہی کہ جو آپ کے قبضہ سے باہر ہو اور جو کمالات ظاہری و باطنی اور مراتب صوری و معنوی سب انبیاء کو الگ الگ عنایت ہوئے تھے وہ سب آپ کی ذات جامع الصفات میں موجود ہیں، حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں بنی آدم کو اشرف و افضل بنایا لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىٓ اٰدَمَ اور ان سب سے مومنین و صالحین اور اولیاء اور انبیاء کو انتخاب کیا اور ان کل میں سے جناب احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھانٹ لیا ازل سے

اب ابد تک تمام خوبیوں کی خوشبو سے مہکتا ہوا کوئی ایسا پھول گلشن کائنات میں کھلا ہے نہ کھلیگا

جب باغ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی
وہ پھول عرب کے گلشن کا سب سے بھلے لون ہے خوشبو والا
اس گل کا محمد نام ہوا جس سے تازہ اسلام ہوا
اسکی ہی مہک سے مہکی ہے اسکی ہی چمک سے چمکی ہے
جنت سے اسے نسبت کیا ہے یہ میرے گل کا روضہ ہے
ہے رشک جگر کے زخموں کو حسرت ہے دل کے داغوں کو
طیبہ کا مالی کہلاؤں روضہ پر چڑھانے کو آؤں
یہ مدح سرائے حضرت ہے اس سے اسکو کیا نسبت ہے

اک پھول کو اس ہی نے چھپا لیا تھیں جتنی ڈالی پھولوں کی
جب نے کھل کر اس عالم میں اک شان نکالی پھولوں کی
شاخ اس سے کاٹی کانٹوں کی بیل اس نے ڈالی پھولوں کی
ہے جتنی نکہت غنچوں کی ہے جتنی ڈالی پھولوں کی
یاں رنگ جدا ہے پتوں کا یاں شان نرالی پھولوں کی
روضہ پہ بہشت کے چڑھتے ہیں کیا شان ہے نرالی پھولوں کی
اک ہاتھ میں گجرا پھولوں کا اک ہاتھ میں ڈالی پھولوں کی
اکبر متوالا اولیٰ کا بلبل متوالی پھولوں کی

واقعات رضاعت

اس میں سب کا اتفاق ہے کہ سات دن آپؐ کی والدہ نے دودھ پلایا پھر چند روز ثویبہ ابو لہب کی لونڈی نے دودھ پلایا اور آپ کی کھلائی مقرر ہوئی اور یہ وہی لونڈی ہے کہ جس کو ابو لہب نے مژدۂ ولادت شریف اس سے سن کر آزاد کیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانا۔

روایت:۔ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابو لہب کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اے دشمن رسول تیرا بعد مرنے کے کیا حال ہے ابو لہب نے بیان کیا کہ ہمیشہ سخت سے سخت عذابوں میں مبتلا رہتا ہوں لیکن پیر کی رات کو ان دو انگلیوں سے دوزخ میں پانی پینے کو ملتا ہے جن سے میلاد محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کا اشارہ کیا تھا اور میرے عذابوں میں کمی ہو جاتی ہے اور اس رات مجھے ایسی راحت نصیب ہوتی ہے کہ چھ دن

عذاب بھول جاتا ہوں مسلمانوں! ذرا انصاف کرو کہ جب ایسا کافر دشمن رسول کہ جس کی مذمت کا کلام اللہ گواہ ہے میلاد محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں عذاب سے نجات پائے تو جو مسلمان کہ اپنا جان و مال اس میلاد شریف کی خوشی میں صرف کرے وہ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام اور عطیات سے محروم رہ سکتا ہے۔ یہ روایت احیاء العلوم اور مواہب الدینہ اور شرح شفائے قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ میں موجود اور منقول ہے۔

درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو		پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

ثویبہ کے بعد یہ دولت ابدی و سعادت سرمدی حضرت حلیمہ سعدیہ کو عنایت ہوئی۔ حلیمہ سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے ایک رات ہمارے قبیلہ میں غیب سے آواز آئی۔ کہ اے بنی سعد کی عورتو! خبردار رہو اللہ تعالیٰ نے برکت نازل فرمائی ہے کہ ایک لڑکا قریش میں پیدا ہوا ہے اور وہ دن کا سورج اور رات کا چاند ہے۔ دوڑو اور جلدی کرو اور شتاب اس دولت کو لو۔ خوشا تقدیر اس عورت کی جو اس کو دودھ پلائے حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میرے قبیلہ کی عورتوں نے جو سُنا تو اپنے خاوند کو ساتھ لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوئیں اور جلد جلد اپنی سواریوں کو تیز ہانکنے لگیں حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں بھی ساتھ روانہ ہوئی۔ مگر میری اونٹنی نہایت ضعیف اور سست تھی ہر چند اس کو ہانکتی تھی لیکن وہ آہستہ چلتی تھی۔ اس وجہ سے میں پیچھے رہ گئی۔ جب میں مکہ میں پہونچی تو دیکھا کہ میرے قبیلہ کی عورتیں جو مجھ سے پہلے پہنچ چکی تھیں انہوں نے قریش کے لڑکے جو سب سرداروں اور مالداروں کے تھے لے لئے۔ اور میں نے ہر چند تلاش کی کوئی لڑکا مجھ کو نہ ملا تو نہایت رنجیدہ اور غمناک بیٹھی تھی دفعتہً کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد بڑی شان والے جن کے چہرے سے سرداری ظاہر ہوتی تھی کھڑے ہیں میں نے پوچھا یہ شخص کون ہیں۔ آدمیوں نے کہا کہ شریف کے سردار عبد المطلب ہیں۔ پھر حضرت عبد المطلب نے باآواز بلند کہا کہ اے بنی سعد

کی عورتوں تم میں سے کوئی باقی ہے جو ہمارے پوتے کو لے۔ حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں فقط باقی ہوں انہوں نے میرا نام پوچھا۔ تو میں نے کہا حلیمہ، تو بولے کہ اے حلیمہ میرا پوتا ہے کہ اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بنی سعد کی عورتوں نے اُسے یتیم جان کر نہیں لیا تو اُسے لے لے حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں ان کے ہمراہ مکان پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بی بی کہ چہرہ ان کا جیسے چودہویں رات کا چاند ہو بیٹھی ہیں معلوم ہوا کہ وہ آپ کی ماں ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے میرا حال بیان کیا۔ سن کر نہایت خوش ہوئیں اور بہت تعظیم کی اور اس مکان میں لے گئیں جہاں حضرت آرام فرماتے تھے۔ ہرے ریشم کا بچھونا اور سفید ریشم کا رومال اوڑھے سو رہے تھے اور اس نورانی جسم میں سے خوشبو مہک رہی تھی جس وقت میری نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑی ہزار جان سے عاشق ہو گئی اور چاہا کہ جگاؤں قریب ہو کر اپنا ہاتھ آہستہ سے سینۂ مبارک پر رکھا آپ نے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے میں نے دونوں آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیکر گود میں اُٹھا لیا اور اپنی داہنی طرف سے دودھ پیش کیا آپ نے پیا پھر میں نے چاہا کہ بائیں جانب کا بھی پلاؤں لیکن آپ نے نہیں پیا اور اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ یہ انصاف اور عمر۔ شعر

طفلی میں بھی انصاف ہی سے دودھ پیا ہے	نصف آپ پیا نصف برادر کو دیا ہے
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت:- ہے کہ بی بی حلیمہ آپ کو لیکر تین دن مکہ میں رہیں پھر رخصت ہوئیں۔ جب اپنے مقام پر آئیں اور ان کے شوہر نے حضرت کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر ادا کیا حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ ہمارا قافلہ روانہ ہوا اور حضرت کو لیکر میں بھی چلی تو اونٹنی پر آگے حضرت کو لیا اور پیچھے شوہر کو بٹھا کر قصد کیا تو اونٹنی نے کعبہ کی طرف سجدے کئے اور چستی اور چالاکی سے چلی کہ سب ساتھیوں کی سواریاں پیچھے رہ گئیں۔ اور اونٹنی اس دولت عظمیٰ اور نعمت کبریٰ کو لیکر کیسی اتراتی ہوئی زبان حال سے یہ کہتی ہوئی چلتی تھی۔ کہ ابیات

میں آج اپنے پیارے کو لیکر چلی ہوں نصیبہ میرا ناز کرتا ہے مجھ پہ ہیں سب انبیاء ان کا منہ تکنے والے	خدا کے دلارے کو لے کر چلی ہوں کہ روشن ستارے کو لیکر چلی ہوں ہیں کل کے سہارے کو لیکر چلی ہوں

ہوئے دو جہاں جس کے جلوؤں سے روشن	اسی ماہ پارے کو لے کر چلی ہوں
چلی رقص کرتی وہ یہ کہہ کے اکبر	ہیں آج اپنے پیارے کو لیکر چلی ہوں

پیچھے جو رہ گئی تھیں یہ حال دیکھ کر وہ سب قبیلہ والیاں کہنے لگیں، کہ اے حلیمہ! یہ کیا بات ہے کہ آتے وقت تو تیری اونٹنی چل بھی نہیں سکتی تھی اور یہ سب سے آگے آگے جاتی ہے اور اب تو تیری اونٹنی کی کچھ اور ہی شان معلوم ہوتی ہے۔ اب خدا کی قدرت دیکھیے کہ وہ اونٹنی بولی اور کہنے لگی قسم خدا کی میرے اوپر خاتم الانبیاء حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہیں۔ ابیات

جسقدر ناز کروں آج مجھے زیبا ہے	کہ میری پشت پہ سردار رسولوں کا ہے
رحمت عالم کو کے سے چلی ہوں لے کر	ہیں بھی یکتا ہوئی اک جوہر یکتا ہے
آج وہ دن ہے کہ گردن پہ مین پہنچ ہے	اس پہ اس شان سے یہ چاند جو آج نکلا ہے
ایسے بنڑے کے بھلا کیوں نہ میں سہرے گاؤں	سب نبی جس کے براتی ہیں یہ وہ دولہا ہے
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

پھر حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میرے کان میں غیب سے آواز آئی کہ اے حلیمہ! اب تیرے نصیب جاگے کیونکہ تیری گود میں حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں۔ جو تمام مخلوقات جن و بشر کے سردار ہوں گے اور ان کی سب کائنات فرمانبردار ہوگی اور کہتی ہیں کہ جس منزل میں جا کر قیام کرتی آپ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس مقام کی گھاس اور درختوں کو سرسبز و شاداب کر دیتا ہے جب میں گھر پہنچی تو آپ کی برکت سے میرے گھر میں اور ساری بستی میں بہت برکت ہوئی اور میری بکریاں بیائیں اور کثرت سے دودھ دینے لگیں اور میرے سب جانور موٹے تازے ہو گئے جب میری قوم نے یہ حال دیکھا تو اپنی بکریوں کو ساتھ چرانے لگے اور میرے یہاں سے حضرت کے پاؤں کا دھوون لیجا کر اپنے جانوروں کے حوضوں میں ڈالنے لگے تو ان کے جانور بھی موٹے تازے ہو گئے اور کثرت سے دودھ دینے لگے اور میرے قبیلہ کی بکریاں حضرت کو اکثر سجدہ کرتی تھی اور پائے مبارک کو چومتی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے سب کے دل میں آپ کی محبت ڈالدی اور سب کو آپ کا اعتقاد بڑھ گیا جس کسی کو کوئی بیماری ہوتی تو آپ کا ہاتھ اپنے جسم سے لگاتا مرض دور ہو جاتا اور اس جگہ سے جس جگہ یہ ہاتھ لگتا تھا خوشبو آنے لگتی تھی اور حلیمہ رض فرماتی

ہیں کہ جس روز سے آپ میرے یہاں تشریف لائے مجھے چراغ جلانے کی ضرورت نہ رہی آپ کے چہرہ انور سے مکان روشن رہتا تھا اور جب کبھی اندھیری کوٹھڑی میں جانے کی ضرورت ہوتی تو حضرت کو گود میں لے جاتی تو وہ کوٹھڑی روشن ہو جاتی اور جو چیز مجھے لینی ہوتی بے تکلف اس نور کی روشنی میں لے لیتی تھی۔ غزل

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہ	بڑے علم والے کو لائی حلیمہ
ملا دین و دنیا کا سردار تجھ کو	تری بات حق نے بنائی حلیمہ
یہ حلم و ثواب اُن کے حصہ میں آیا	کھلائی تو بیبہ ہے دائی حلیمہ
بنی سعد کا دشت رشک چمن ہے	گل ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ
وہ اللہ والا تری گود میں ہے	ثنا گر ہے جس کی خدائی حلیمہ
دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت	عجب روشنی تونے پائی حلیمہ
بنی سعد کی عورتوں کا حسد ہے	بڑی دولتیں لوٹ لائی حلیمہ
جو حور و ملک کو میسر نہیں ہے	وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہ
تری گود میں وہ گل مطلب ہے	کہ طالب ہے جس کی خدائی حلیمہ
غنی تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی	بڑی کی یہ تونے کمائی حلیمہ
ہوئی مشکلیں ساری آسان اکبر	بنی جب محمد کی دائی حلیمہ

اور جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچھونوں پر پیشاب پاخانہ کرتے ہیں آپ نے اپنے بستر پر پیشاب یا پاخانہ نہیں کیا اور ہمیشہ نجاست سے کپڑے پاک رہے۔ بلکہ معمول تھا کہ وقت مقررہ پر پیشاب یا پاخانہ قضائے حاجت فرماتے اور پہلے سے اشارہ کر دیتے تھے اور جب زمین پر پیشاب یا پاخانہ واقع ہوتا تھا تو فوراً زمین شق ہو جاتی تھی اور جب میں چاہتی کہ حضرت کا منہ دھلاؤں تو خود بخود غیب سے صاف ہو جاتا تھا جیسے نہلانے دھلانے پونچھنے کی حاجت نہ ہوتی تھی۔ اور آپ کے بڑھنے کا یہ حال تھا کہ ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینہ میں اور ایک مہینہ میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک برس میں اتنا بڑھتے تھے۔ چنانچہ دوسرے مہینے آپ اپنے ہاتھوں کے زور سے گھٹنوں چلنے لگے اور پانچویں مہینے اپنے پاؤں کی قوت اچھی طرح

چلنے پھرنے لگے اور نویں مہینے بفصاحت تمام کلام کرنے لگے اور سب سے پہلے یہ کلام فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العلمین وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ پھر نہایت عقلمندی کی باتیں فرمانے لگے کہیں لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو منع فرماتے اور اگر لڑکے کھیلنے کو آپ سے کہتے تو آپ فرماتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کھیلنے کو نہیں پیدا کیا۔ غزل

جو لڑکے ہم باہم کھیلتے تھے ۔۔۔ زمانہ میں کبھی مصطفیٰ کھیلتے تھے
روایت ہے کہ اکثر محلوں کے لڑکے ۔۔۔ جو مکہ کی گلیوں میں آ کھیلتے تھے
نبی سمجھاتے ان کو بھی راہ ہدایت ۔۔۔ عجب کھیل وہ رہنما کھیلتے تھے
کہیں لات ماری کہیں توڑ ڈالا ۔۔۔ بتوں میں رسول خدا کھیلتے تھے
صنم توڑے تخت شیاطین اُلٹے ۔۔۔ وہ ہر کھیل قدرت نما کھیلتے تھے
کھلونے بنے ماہ سورج نبی کے ۔۔۔ اشاروں پہ سوئے سما کھیلتے تھے
تھی عرفان کی گیند اور حدیث کا بلا ۔۔۔ وہ میدان ہو میں سدا کھیلتے تھے
نہ کھیلے سے وہ کھیل نبیوں نے اکثر ۔۔۔ جو یہ خاتم الانبیاء کھیلتے تھے

اور بچپن سے یہ عادت تھی کہ جو چیز اٹھاتے وہ سیدھے ہاتھ میں اور بسم اللہ کہہ کر اٹھاتے اور تمام شجر و حجر آپ پر درود و سلام بھیجتے تھے۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو ۔۔۔ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

حلیمہ فرماتی ہیں کہ کبھی چاند سے باتیں فرماتے تھے اور جس کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے تھے چاند اسی طرف پھر جاتا تھا۔ فرشتے آپ کو جھولا جھلاتے تھے۔ یہ حلیمہ سعدیہ قبیلہ بنی سعد سے تھیں اور یہ خاندان فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں افصح العرب ہوں اس لئے کہ قریش میں پیدا ہوا اور بنی سعد میں نشو و نما پائی۔ روایت حلیمہ سے ایک دن آپ نے فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ بھائی دن کو گھر میں نہیں رہتے۔ حلیمہ بولیں دن کو بکریاں چرانے جایا کرتے ہیں۔ فرمایا کل سے ہم بھی بکریاں چرانے جایا کریں گے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کو آپ کے کمالات بابرکات دیکھ کر بے حد محبت ہو گئی تھی یہ چاہتی تھیں کہ ایک گھڑی جدا نہ ہوں اس لئے بہلاتی تھیں اور پیار سے

الفاظ سے آپ کو لوریاں دے کر سلاتی تھیں اور زبان حال سے یہ فرماتی تھیں۔

لوری

حلیمہ کہہ رہی تھیں مرے گلعذار سو جا
تجھے دے رہی ہوں لوری کرتی ہوں پیار سو جا
بنی سعد کا قبیلہ ہوا باغ باغ تجھ سے
مرا دل ہو تجھ پہ واری مری جان تجھ پہ صدقے
ہے یہ عین وقت راحت مرے سینہ سے لپٹ جا
ہے یہ گرمیوں کا موسم کڑی دھوپ پڑ رہی ہے
جھولا جھلا رہے تھے کہہ کہہ کے یہ فرشتے
تری چاندسی جبیں پہ مری روح ہو تصدق
کیا جانیں کیا کریں گی تری سرگیں نگاہیں
ہے یہ وعدہ اس کا سچا اللہ بخش دے گا
ہوا ورم پائے شہ پر تو کہا خدا نے اکبر

ترے جاگنے کا صدقہ مری جان زار سو جا
راتوں کو جاگتا ہے مرے ہوشیار سو جا
مرا دودھ پینے والے گل نوبہار سو جا
مرے نور عین سو جا مرے شیر خوار سو جا
آنکھوں میں نیند کا ہے تیرے خمار سو جا
نہ جا بکریاں چرانے سوئے کوہسار سو جا
آرام کر حبیب پروردگار سو جا
تری مست انکھڑیوں پر مری جان نثار سو جا
ہیں یہ غافلوں کے حق میں بڑی ہوشیار سو جا
امت کے مارے اتنا ہو بے قرار سو جا
ترا اتنا جاگتا ہے مجھے ناگوار سو جا

لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور نہ فرمایا اور حضرت حلیمہ کو دل شکنی بھی پسند نہ ہوئی اور آپ کا منہ ہاتھ دھلایا۔ بالوں میں کنگھی کی سرمہ لگایا کپڑے سفید پہنائے اور ایک ہار جزع یمنی کا نظر بد کے خیال سے گلے میں ڈالا۔ آپ نے اسی وقت وہ ہار نکال کر پھینک دیا اور فرمایا میرا حافظ حقیقی میرے ساتھ ہے اور نگہبان ہے۔ پھر آپ عصا لے کر بھائیوں کے ساتھ ہوئے اور جنگل میں آبادی کے قریب ہی بکریاں چرانے میں مشغول ہوئے دوپہر کے وقت بیٹا حلیمہ سعدیہ کا دوڑتا ردتا پیٹتا بدحواس گھر آیا۔ اور کہا کہ اے اماں بھائی حجازی کی جلد چل کر خبر لے شاید ہی ہے کہ تو اس کو زندہ پا سکے۔ حلیمہ یہ سن کر گھبرائیں اور کہا کہ ان کا مفصل حال بیان کر اس نے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ جنگل میں تھے ناگاہ دو شخص آئے۔ اور ان کو اٹھا لے گئے اور پہاڑ پر لے جا کر ان کا پیٹ چاک کیا اور آگے کا کچھ حال مجھے نہیں معلوم کہ کیا گزرا۔ یہ سن کر حلیمہ اور اس کا شوہر سخت حیران و پریشان ہوئے اور

دونوں بیتابانہ پہاڑ کی طرف دوڑے جب آپکے پاس پہنچے تو صحیح وسالم پایا اور دیکھا کہ آسمان
کی طرف دیکھ رہے ہیں اور چہرہ مبارک متغیر ہو رہا ہے حلیمہ کو دیکھ کر آپ نے تبسم فرمایا۔ حلیمہ
دوڑ کر لپٹ گئیں اور خوب پیار کیا اور ماجرا دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ادھر یہاں میں بھائیوں
کے ساتھ چراگاہ میں کھڑا تھا کہ دفعتہً دو شخص ہیبت ناک صورت سفید کپڑے پہنے ہوئے کہتے ہیں
کہ وہ جبرائیل ومیکائیل تھے۔ بھائیوں کے پاس سے مجھے پہاڑ کی طرف اٹھا لائے۔ ایک
کے ہاتھ میں ابریق نقرہ دوسرے کے ہاتھ میں طشت زمردین تھا کہ جو برف سے لبریز
تھا۔ ایک نے بہ لطف مہربانی تکیہ دے کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میں دیکھتا
تھا کہ کچھ درد و الم مجھے معلوم نہیں ہوا۔ پھر پیٹ میں ہاتھ ڈال کر آنتیں نکالیں اور
برف کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ پر رکھدیا۔ پھر دوسرا شخص اپنے ساتھی سے بولا کہ بس ہٹ جاؤ
اب جو حکم میرے لئے ہے اس کی تعمیل کروں اس نے بھی میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالا
اور میرے دل کو اپنے مقام سے نکالا اور چاک کر کے ایک نقطہ سیاہ خون آلودہ اس میں
سے نکال کر پھینک دیا اور کہا ھذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ یعنی اے
حبیب اللہ کے یہ شیطان کا حصہ ہے تجھ سے بعد اس کے میرے دل کو معرفت
حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بھر کر اپنے مقام پر رکھدیا اور ایک نورانی
خاتم سے مہر کی اور ہاتھ میرے سینے کے شگاف پر پھیرا۔ جس کا اثر میرے جسم کی
رگوں اور جوڑوں میں اب تک معلوم ہوتا ہے اور وہ شگاف فوراً بھر گیا۔ اور سینہ
جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا تھا اور ایک خط سینہ سے ناف تک باقی تھا۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو		درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو	

بی بی حلیمہ آپ کو پہاڑ سے گھر لے گئیں اور یہ ارادہ کیا کہ آپ کو مکہ پہنچا دیا جائے
حلیمہ کہتی ہیں کہ رات کے وقت غیب سے آواز آئی کہ اب خیر و برکت بنی سعد سے جاتی
ہے اور بطحائے مکہ تجھے خوشخبری ہو کہ نور اور روشنی اور زینت تجھ میں پھر آتی ہے۔ القصہ
آپ کو مکہ پہنچا دیا حضرت عبدالمطلب آپ کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور حلیمہ کے ساتھ کمال
احسان والطاف واعزاز سے پیش آئے اور اسقدر مال و زر دیا کہ مالا مال کر دیا۔ لکھا ہے کہ حضرت حلیمہ

سعدیہ پھر دوبارہ خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ایک دفعہ نبوت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے زمانہ میں اور حضرت نے آپکو بہت کچھ دیکر رخصت کیا اور دوسری بار جنگ حنین کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور چادر مبارک کا ان کے لئے بچھونا کیا اور بہت احسان اور بخشش کی۔ پھر حضرت حلیمہ اپنے خاوند اور لڑکیوں سمیت مسلمان ہوئیں ۔

درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو	پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

حلیہ شریف

خلقت تمام اعضائے رئیسہ مبارک کی اعتدال پر تھی۔ اور اعضا کا اعتدال مزاج آدمی کے اعتدال پر دلالت کرتا ہے۔ قد آپکا میانہ گویا بستانِ لطافت کا ایک نہایت زیبا نونہال ہے اور اس میں معجزہ یہ تھا کہ جب سامنے آپ تشریف لاتے تو سب آدمی آپ کے مقابلہ میں پست نظر آتے اور جب تنہا ہوتے میانہ قد معلوم ہوتے اور جب سب کے بیچ بیٹھتے تو آپ کے مونڈھے سب سے بلند ہوتے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے قد مقدس کا سایہ نہ تھا چاندنی میں نہ سورج کی دھوپ میں۔ روایت ترمذی و حاکم۔ سر آپکا بڑا تھا لیکن اس قامت زیبا پر نہایت موزوں اور خوشنما تھا۔ بال آپ کے گھونگروالے اور نورانی ایسے تھے کہ چمکتے تھے اور خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں اور ایک معجزہ بالوں کا یہ بھی ہے کہ اگر انھیں دھو کر بیماروں کو پلاتے تو شفا پاتے تھے۔ پیشانی ایسی نورانی تھی کہ جیسے اندھیری رات میں چاند روشن ہو، چہرہ انور آپکا صاف شفاف اور روشن تھا کہ ہر چیز کا عکس اس میں معلوم ہوتا تھا اور گول تھا حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ نے خوب لکھا ہے اللہ پاک اُن سے خوش ہو کر جزائے خیر عطا فرمائے آمین یارب العالمین

ادبیات

پتلی پتلی بھویں تھیں خوش منظر
ہوگئے قربان ہلال عید اُن پر
ناک آلائشوں سے پاک ایسی
شمع کی لو بلند ہو جیسی
رہتی آنکھیں نیم سرمہ سیاہ
کثرت شرم سے زمین پہ نگاہ
دونوں آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے
اور رخسار گورے گورے تھے

گول چہرہ تھا پیاری صورت تھی ۔۔۔ سرخی آمیز گوری رنگت تھی
خطِ مشکیں تھا آپ کا گنجان ۔۔۔ اور کشادہ تھے آپ کے دندان
لب سے گویا ٹپکتی رحمت تھی ۔۔۔ پشت پر خاتم نبوت تھی
خوشنما صاف ایسی تھی گردن ۔۔۔ گویا چاندی کی تھی ڈھلی گردن
سینہ چوڑا تھا آپ کا ہموار ۔۔۔ اور شکم صاف مطلع الانوار
تھا بدن صاف آپ کا بے مو ۔۔۔ تھی پسینہ میں عطر کی خوشبو
جوڑ اعضا کے تھے بہت مضبوط ۔۔۔ ایک سے ایک خوشنما مربوط
لمبی لمبی تھی انگلیاں زیبا ۔۔۔ ہاتھ نرمی میں غیرت دیبا
تلوا پاؤں کا تھا بہت گہرا ۔۔۔ رہتا چلنے میں خاک سے اونچا

آپ کے حسن بےمثال اور جمال باکمال کا عالم یہ تھا کہ صحابہ قسم کھا کر فرماتے تھے اُقسِمُ باللہ لم نر قبلہ ولا بعدہ مثلہ یعنی خدا کی قسم آپ سے پہلے اور آپ کے پیچھے آپ کی مثل نہیں دیکھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مارأیتُ شیئًا احسن من رسول اللہ ﷺ کانّ الشمس تجری فی وجہہٖ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبتر کوئی شے نہیں دیکھی گویا آفتاب کا نور آپ کے چہرہ میں جاری ہو رہا ہے اللہ اللہ آپ کے حسن وجمال کو دیکھ کر دل بیتاب ہو جاتے تھے۔ نگاہیں تڑپ جاتی تھیں۔

قصیدہ

دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی ۔۔۔ روشن ہیں ترے نور سے سورج بھی قمر بھی
دی طائروں نے تیری رسالت کی گواہی ۔۔۔ بول اٹھے تیرے حکم سے پتھر بھی شجر بھی
جس وقت چلے تم ہوئے خوشبو سے معطر ۔۔۔ کوچے بھی مکانات بھی دیوار بھی در بھی
محبوب دوعالم ہے کہ سر دیکھئے دیکھے ۔۔۔ مشتاق نگاہ ہو کے ادھر بھی ہیں اُدھر بھی
ہاں او قدر انداز نہیں چھوڑ نہ بسمل ۔۔۔ صدقے ترے اک تیر نظر اور ادھر بھی
دے ڈالیں گے جاں شربت دیدار کے بدلے ۔۔۔ مرنے پہ تو ملتا ہے تو ہم جائیں گے مر بھی

اک میں ہی نہیں سب ہیں ترے چاہنے والے
حلقے ہے تری یاد سے آباد زمانہ
اُف اُف یہ تری گرمیٔ رفتار سوئے عرش
پھرتا ہوں تصور سے مدینے کے چمن میں
ایک دم میں وہ حل کرتے تھے ہر عقدہ لاحل
ڈیوڑھی پہ بھکاری ہیں ترے آس لگائے
کیا وقت عبادت ہے سہانا اٹھو اکبر

اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی
گلزار بھی آبادیاں بھی بحر بھی بر بھی
جل جاتے ہیں اس آگ میں جبریل کے پر بھی
گھر بیٹھے ہوئے سیر بھی کرتا ہوں سفر بھی
دالانہ اشاروں میں قضا بھی ہے قدر بھی
یا شاہ دو عالم نظرِ لطف ادھر بھی
ہیں نغمہ سرا حجرہ میں مرغانِ سحر بھی

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ قسم ہے رات کی جب پردہ ڈالے اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اندھیری رات سے زیادہ کالے گیسوؤں اور اجلے دن سے زیادہ روشن رخساروں کی قسم کھائی ہے اور ان کی بہاریں اور ان کی پھبن ان کے دردمندوں سے پوچھو جن کی نگاہوں نے یہ مزے لوٹے ہیں -

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ	قصیدہ	عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

واللیل کی خوشبو سے مہکتے ہیں یہ کالے اے گیسوؤں والے
کتنا ہی گنہگار ہو کیسا ہی سیہ کار پیش نہ ہو زنہار
اندھوں کو نظر آئیں پھر احمد کے گل اندام کھلا چاہیں
اب بارش رحمت کیلئے آکے جھکائے ہے پہچان لیا ہے
جو امت عاصی کے گناہوں کا ہے دفتر رکھ دو مرے سر پر
چل چل کے تری راہ میں قیمت ہوئی افزوں اب بیچ نہ مجھ کو
کہتی ہے خدائی مجھے کونین کا خواجہ امداد کو آ جا

ہر موئے تن اپنا ترے گیسو کی بلائیں لے اے گیسوؤں والے
رحمت ہے جسے اپنی تو کملی میں چھپا لے اے گیسوؤں والے
دم بھر کے لئے میم کا پردہ جو اٹھا لے اے گیسوؤں والے
سایہ ہے ترے قد کا یہ بادل نہیں کالے اے گیسوؤں والے
یہ بوجھ ہے بھاری اسے سر پر بلا لے اے گیسوؤں والے
گوہر سے بنے لعل مرے پاؤں کے چھالے اے گیسوؤں والے
کون آئی ہوئی سر پہ بلائیں مری ٹالے اے گیسوؤں والے

یہ گور کی منزل بڑی پر خوف خطر ہے، ہر طرح کا ڈر ہے
عیبوں سے مرے ہند وہ تاریک جگہ ہے اقدام بلا ہے

بیکس کی یہاں کون خبر تیرے سوا لے اے گیسوؤں والے
صدقے ترے اکبر کو مدینے میں بلا لے اے گیسوؤں والے

دیگر

دے اپنی محبت کے شرابوں کے پیالے اے گیسوؤں والے
میرے دل صد چاک کا تو شانہ بنا لے اے گیسوؤں والے

قربان ترے اپنا ہی دیوانہ بنا لے۔ اے گیسوؤں والے
حسرت ہے تری زلف کے بالوں کی کمند میں لے اے گیسوؤں والے

قطعہ

جبرئیل سے خالق نے کہا جاؤ سویرے۔ محبوب سے میرے
راجاؤں کے سر پر ہے بنا یا تجھے راجہ معراج ہے آجا
ہم نے بھی تجھے دیکھ لیا دیکھ نے تو بھی۔ جو ہم میں ہے خوبی
حضرت نے کہا حق سے یہ جا کر مرے غفار۔ امت ہے گنہگار
بخشا ری امت کو کہیں ذکر نہ کرنا۔ کچھ فکر نہ کرنا
جس منزل محمود میں تو جلوہ فگن ہے وہ رشک چمن ہے

یہ کہتا کہ آ وصل میں خلوت کا مزا لے۔ اے گیسوؤں والے
اب کھول دے سات آسمان کے تالے، اے گیسوؤں والے
آنکھوں میں بھی اب سرمہ مازاغ لگالے اے گیسوؤں والے
فرمایا کہ غم اس کا نہ کر بخش دیا لے۔ اے گیسوؤں والے
یہ ساری خدائی ہے اب تیرے حوالے، اے گیسوؤں والے
اکبر کی دعا ہے۔ اکبر کو بلا لے۔ اے گیسوؤں والے

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

بروح محمد و آل محمد
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

از روئے احادیث کل مقدس و متبرک مقاموں سے چار مقام افضل مانے گئے۔ ایک مکہ شریف ایک مدینہ شریف، ایک عرش معلیٰ ایک بیت المقدس اور چاروں میں سے مدینہ شریف افضل مانا ہے اور یہ فضیلت اور عظمت

مدینہ کی زمین کے اس ٹکڑے کی وجہ سے ہے کہ جس میں جسم پاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا ہوا ہے۔ یہ ٹکڑا سب سے افضل و اعلیٰ انور و اطہر ہے اور یہ تمام خوبیاں اور ساری برکتیں حضور پرنور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاک قدم کی بدولت ہے۔

قصیدہ مدینہ شریف

نبی کے قدم آئے سوئے مدینہ
بڑھی عرش سے آبروئے مدینہ

نہیں بھائیں واعظ مجھے اور باتیں
کئے جائیے گفتگوئے مدینہ

ادب سیکھو رضوان یہ جنت نہیں ہے
چلو سر کے بل ہے یہ کوئے مدینہ

سفید و سیہ میں ہے جس کا اجالا
ہے اس میں وہی ماہروئے مدینہ

خدا کی قسم کھائیں سب اور خدا خود
قسم جس کی کھائے ہے کوئے مدینہ

گریباں میں منہ ڈال کر اپنا دیکھے
ہے فردوس کیا اور بروئے مدینہ

مبارک ہو لے کر مجھے کس ادا سے
مدینہ چلی آرزوئے مدینہ

ہو دل تیرے صدقے نظر تیرے قرباں
حبیب خدا ماہروئے مدینہ

دکھا بلبلِ روحِ اکبر کو یا رب
بہار گلستان کوئے مدینہ

دیگر

ہے مرنے پہ بھی آرزوئے مدینہ
مری خاک ہو خاک کوئے مدینہ

ہے حسرت مری روح کے بنے قمری
میں کو کو کوں سدا کو بکوئے مدینہ

کبھی باب جبرئیل پہ نغمہ سنجی
کبھی نعت خواں روبروئے مدینہ

یہ جنت سے تعبیر کرتے ہیں جس کو / ہے ویرانہ چار سوئے مدینہ
مریضوں کو نسخہ طبیبوں کو مژدہ / ہے خاک شفا خاک کوئے مدینہ
تمنا ہے یارب دکھا دے سنگھا دے / تجلی محبوب بوئے مدینہ
مرے پاؤں اور خاک صحرائے طیبہ / مرا سر ہو اور خاک کوئے مدینہ
ہو آنکھوں میں سکھ اور کلیجے میں ٹھنڈک / تیرے نور سے ماہ روئے مدینہ
مدینہ نے میرا دل پایا اٹھی / مدینہ میں ہے ماہ روئے مدینہ
جو اکبر یہ چاہے کہ ہو جائے روشن / لگا آنکھ میں خاک کوئے مدینہ

ارشاد فیض بنیاد وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ اور ہم نے تمہارا ذکر بلند کیا اس آیت مقدس سے بھی اللہ تعالیٰ کو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جیسی محبت ہے اس کا خوب پتہ چلتا ہے۔ آپ کے ذکر پاک کی رفعت اللہ اللہ یعنی تمام قرآن شریف میں آپ کے خطابوں آپ کے اسمائے پاک کی آرائش ہے۔ جنت کے درختوں کے قبوں خیموں عرش کی پیشانی پر آپ کے ذکر خیر کی زیبائش ہے اور زمین پر سجدوں میں آپ کے ناموں کی پانچوں وقت پکار منبروں پر خطبوں میں آپ کی مداح کا اظہار ہر ملک میں آپ کا شہرہ ہر زبان میں آپ کا ذائقہ خانقاہوں میں آپ کے اوراد و اشغال ذکر و فکر کی ہو حق درسگاہوں میں آپ کے حسن و جمال خلق و کمال کا سبق وعظ کی مجلسوں میں آپ کے تذکرے اور مناجاتیں مولود شریف کی محفلوں میں آپ کے سوانح اور نعتیں ہیں

نعت

نعتوں کے مضامین کی جلوہ نما ڈالی / اکبر انھیں پھولوں کی چن چن کے سجا ڈالی
اس شان سے حضرت کے روضہ پہ چڑھا ڈالی / کلیوں کے بنا گجرے پھولوں کی بنا ڈالی
دیوان کا ہر صفحہ کشتی ہے جواہر کی / توصیف محمد کی ہے سب سے سوا ڈالی
بیماری عصیاں کا پتا نہ لگا رکھا / جو تیری شفاعت نے صحت کی ہوا ڈالی

مسرور ہوئیں آنکھیں پر نور ہوئیں آنکھیں ۔۔۔ جس جس نے محمدؐ کی خاک کف پا ڈالی

رضوان تری جنت کے طیبہ سے ہیں کب اچھے ۔۔۔ پتوں سے ملا پتے ڈالی سے ملا ڈالی

نازاں نہ ہوں کیوں عاصی حضرت کی شفاعت پہ ۔۔۔ سب آگ گناہوں کی رحمت نے بجھا ڈالی

اے منکرو دیکھو تو سرنخل کی جھک جھک کر ۔۔۔ تعلیم محمدؐ کا دیتی ہے پتا ڈالی

سنار ترمے آگے کیا پیش کرے عاجز ۔۔۔ عیبوں کی جو گٹھری تھی رحمت نے چھپا ڈالی

انگور کی جا دل ہیں بادام کی جا آنکھیں ۔۔۔ منظور یہ فرمالو محبوب خدا ڈالی

اے ابر کرم اب تو رحمت کا کوئی چھینٹا ۔۔۔ ارمانوں کی سب کھیتی حسرت نے جلا ڈالی

اس روضہ پہ اے اکبر فردوس کے پھولوں کی ۔۔۔ طاقوں میں بنا ڈالی ڈالی میں سجا ڈالی

معجزات جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں دونوں جہاں تابع فرمان محمدؐ ۔۔۔ اللہ سے کم سب سے بڑی شان محمدؐ

رتبے میں ہے یہ عرش معلی سے بھی اونچی ۔۔۔ اللہ غنی کرسئی ایوان محمدؐ

معجزہ :- ایک عورت ایک شخص کو لائی جو پیدائشی گونگا تھا- اور ایک لفظ بھی اس کی زبان سے نہیں نکلا تھا- جب حضورؐ نے اس سے دریافت کیا میں کون ہوں- تو وہ گونگا کہتا ہے- اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شعر

جب گنگ نے کی آپ کی تصدیق رسالت ۔۔۔ پھر کیوں نہ ہو کونین ثنا خوان محمدؐ

معجزہ :- ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا- جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو ادھر تشریف لے گئے تو ایک بھیڑیے نے اس چرواہے کو خبر دی کہ تیرے جنگل میں رسول خدا تشریف لائے ہیں تو ان کے حضور میں حاضر ہو اور تیری بکریوں کی میں حفاظت کروں گا- چرواہا یہ خبر سن کر فوراً حضور میں حاضر ہوا اور ایمان لا کر قربان ہونے لگا- شعر

کی بھیڑیے نے دشت میں گلے کی حفاظت ۔۔۔ چرواہا بھی ہونے لگا قربان محمدؐ

معجزہ :- ایک مریض مستقی جس کو جلندھر کا مرض تھا- حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بہت علاج کیے لیکن میرے مرض کو شفا نہیں ہوتی- اسی وقت حضورؐ نے

تھوڑی سی خاک زمین سے لیکر اوراس میں تھوڑا لعاب دہن ملا کر دیا اوراس نے کھایا اور کھاتے ہی صحت ہوگئی اسی طرح ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کے صدہا علاج ہوئے لیکن صحت نہیں ہوتی۔ حضور نے کچھ پڑھ کر آنکھوں پر دم کیا تو آنکھیں اسی وقت پٹ سے کھل گئیں۔ سبحان اللہ شعر

صدقے ترے اے چشمۂ فیضان محمدؐ	بیمار کو اچھا کرے نابینا کو بینا

معجزہ۔ حضور کا ایک غلام سفینہ نام کہیں جا رہا تھا جنگل میں پہنچکر راستہ بھول گیا۔ سامنے سے کیا دیکھتا ہے کہ شیر ڈراں چلا آتا ہے یہ دیکھ کر بہت گھبرایا اور کہنے لگا کہ میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور راستہ بھول گیا ہوں۔ شیر حضرت کا نام سنتے ہی گردن جھکالی۔ اور دم ہلا کے آگے ہو لیا۔ یہاں تک کہ راستہ پر لا کھڑا کیا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ بولا۔ اور سلام کر کے چلدیا۔ سبحان اللہ شعر

ہیں شیر بیاباں خضر غلامان محمدؐ	گمراہی کے دریا کو سفینہ سے ترایا

معجزہ:۔ ایک اونٹ نے حضور کو سجدہ کر کے عرض کیا کہ میرا مالک مجھ پر بہت لادتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے حضور نے اس کے مالک کو بلا کر اسکی سفارش کر دی کہ اسپر بوجھ کم لادا کرو اور پیٹ بھر کر چارہ دیا کرو۔

معجزہ:۔ اسی طرح ایک روز ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ نہایت شریر تھا جو کوئی باغ میں جاتا تھا اُسے کاٹنے دوڑتا۔ حضور کو جو اس نے دیکھا سامنے آکر سجدہ کیا اور حضور نے اس کی ناک میں نکیل ڈال دی۔ وہ اونٹ حضور کی برکت سے نہایت غریب اور سیدھا ہو گیا

معجزہ:۔ ایک دن آپ بہت سے اصحاب انصار کے ساتھ تھے ایک بکریوں کے گلے کے قریب پہنچے تو بکریوں نے حضور کو سجدہ کیا۔ شعر۔

حیوان بیاباں تھے مسلمان محمدؐ	سجدہ کوئی کرتا تھا کوئی پڑھتا تھا کلمہ

معجزہ:۔ ایک عرابی نے حضور سے معجزہ طلب کیا کہ اگر تم واقعی نبی ہو تو معجزہ دکھاؤ حضور نے فرمایا اچھا فلاں درخت بلاؤ۔ اعرابی نے درخت کے قریب جا کر کہا کہ تجھے وہ شخص بلاتے ہیں۔ وہ درخت اپنی جگہ سے آکر بولا السلام علیکم یا رسول اللہ۔ یہ دیکھ کر وہ اعرابی حیرانی حیران ہو گیا اور کہا کہ اچھا اب اسے اپنی جگہ واپس بھیجدیجئے۔ حضور نے فرمایا اے درخت

اپنی جگہ چلا۔ یہ سن کر وہ درخت جھکا اور سجدہ کرکے اپنی جگہ جا لگا۔ سبحان اللہ۔ شعر

سجدہ کیا اور لوٹ گیا اپنی جگہ پیڑ
اشجار بھی پہچانتے ہیں شان محمدؐ

معجزہ:۔ ایک قصبہ میں حضور تشریف فرما تھے۔ وہاں کئی معجزے ظاہر ہوئے ایک عجیب و غریب معجزہ یہ ہے۔ کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی۔ چنانچہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں یہ معجزہ تحریر فرمایا ہے۔ طوالت کے خیال سے کل شعر تحریر نہیں کئے ہیں۔ اور عورت جس وقت حضور میں پہنچی ہے تو ایک لڑکا دو مہینے کا اس کی گود میں تھا۔ وہ لڑکا خود بخود کہنے لگا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ

مادرش از خشم گفتش ہیں خموش
کیست افگند ایں شہادت را بگوش
ایں کہ آموخت اے طفل صغیر
کز زبانت گفت در طفلی جریر
گفت حق آموخت و آنکہ جبرئیل
در بیاں با جبرئیلم من رسیل
پس رسولش گفت اے طفل رضیع
چیست نامت باز گو و شو مطیع
گفت نامم پیش حق عبدالعزیز
عبد عزا پیش ایں یک مشت نیز
من ز عزا پاک و بیزار و بری
حق آنکہ داد ایں پیغمبری

دو ماہ کے لڑکے نے دی حضرت کی گواہی
جس وقت کہ دیکھا رخ تابان محمدؐ

معجزہ:۔ ایک روز ابوجہل چند کنکریاں مٹھی میں چھپا کر لایا اور پوچھنے لگا مثنوی شریف

سنگہا اندر کف بوجہل بود
گفت اے احمد بگو ایں چیست زود
گر رسولی چیست در مشتم نہاں
چوں خبر داری ز راز آسمان
گفت چوں خواہی بگویم کاں چہاست
یا بگویند آں کہ ما حقیم و راست
گفت بوجہل ایں دوم نادر تراست
گفت حق آرے ازاں قادر تراست

گفت شش پارہ حجر در دست تست — بشنو از ہر یک تو تسبیح درست
از میاں مشت او ہر پارۂ سنگ — و شہادت گفتن آمد بے درنگ
لا الہ گفت و الا اللہ گفت — گوہر احمد رسول اللہ سفت
گفت بود مثل تو ساحر دگر — ساحراں را سر توئی و تاج سر
چھ کنکروں نے صاف پڑھا کلمہ طیب — ابوجہل نہ لایا مگر ایمان محمد

معجزہ :- ایک لکڑی کا ستون مدینہ طیبہ کی مسجد میں تھا جس پر جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خطبہ پڑھا کرتے تھے جب منبر تیار ہو گیا تو حضور اس پر تشریف لیجا کر خطبہ شروع فرمانے کو ہی تھے۔ کہ

مثنوی شریف

استن حنانہ از ہجر رسول — نالہ میکرد چو ارباب عقول
در میانِ مجلس وعظ آں چناں — کز وے آگہ گشت از پیر و جواں
در تحیر ماند اصحاب رسول — کز چہ می نالد ستون با عرض و طول
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون — گفت جانم در فراقت گشت خوں
از فراق تو مرا چوں سوخت جاں — چوں ننالم بے تو اے جان جہاں
مسندت من بودم از من تاختی — بر سر منبر تو مسند ساختی
گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند — شرقی و غربی ز تو میوہ چنند
یا دراں عالم حقت سروے کند — تا تر و تازہ بمانی تا ابد
گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش — بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

قطعہ

جب رونے لگا اُستُنِ حنانہ ہجر کے گھر کو	اُٹھتا نہیں اب صدمہ ہجرانِ محمدؐ
چمکار کے وہ چیز عطا کی جو طلب کی	اشہد کہ جو دو فراوانِ محمدؐ

معجزہ:- حضورؐ کے پائے مبارک کے نیچے پتھر کا موم ہو جانا تو مشہور معجزہ ہے ایک یہ کہ ایک مرتبہ رات کو مکہ معظمہ کے بہت سے کفار حاضر تھے اور چودھویں رات کا چاند روشن تھا کفار نے عرض کیا کہ حضرتؐ معجزہ دکھلائیے کہ اس چاند کے آسمان پر دو ٹکڑے ہو جائیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضرتؐ نے اسی وقت کلمہ شریف کی انگلی اٹھا کر چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ شعر

پتھر تو بنے موم ہوں ٹوٹ جائے قمر کے ٹکڑے	ہے حکم سماوات میں فرمانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک مرتبہ حضورؐ جنگل کو تشریف لے جا رہے تھے کہ آواز آئی یا رسول اللہ! آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ہرنی بندھی ہے اور شکاری پڑا سوتا ہے حضورؐ وہاں تشریف لے گئے اور دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ ہرنی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس شکاری نے یہاں باندھ رکھا ہے اور اس پہاڑ پر میرے بچے بھوکے رو رہے ہیں۔ اگر مجھے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیں تو دودھ پلا آؤں۔ حضورؐ نے اسی وقت اس ہرنی کو کھول دیا اور وہ ہرنی دودھ پلانے گئی اور ادھر شکاری جاگا اور پوچھا کہ وہ میری ہرنی کہاں گئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے گئی ہے ہم نے چھوڑ دیا ہے وہ ابھی دودھ پلا کر واپس آتی ہے۔ شکاری یہ گفتگو کر رہے تھے کہ وہ ہرنی اپنے دونوں بچے ساتھ لے کر آ گئی ہے۔ شکاری یہ دیکھ کر کہ ہرنی آ گئی ہے حیران ہو گیا اور پڑھنے لگا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تمنا میں حضورؐ سے خوش ہو گیا ہرنی کو بچوں کے چھوڑ دیا۔
اب وہ ہرنی معہ بچوں کے کوہ کی چوٹی پر چرتی پھرتی کلمہ پڑھتی گئی۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شعر

یہ رحم کہ صیاد سے ہرن کو چھڑایا	بچے نہ ہوں کیوں اس کے ثنا خوان محمدؐ

معجزہ:- ایک شخص ایک لڑکے کو جو اسی دن پیدا ہوا تھا۔ حضور میں لایا۔ حضور نے اُس بچے سے دریافت فرمایا۔ میں کون ہوں۔ شعر:-

گویا ہوا وہ طفل کہ تم سچے نبیؐ ہو	کیا شان ہے اے صل علیٰ شان محمدؐ

معجزہ:- غزوہ خندق میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور اس کی بی بی نے پونے تین سیر آٹا جو کا تیار کیا جس وقت گوشت دیگ میں چڑھا دیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کی دعوت کا سامان کیا ہے۔ آپ دو چار صحابہ کرام کے سمیت تشریف لے چلیں۔ حضور باواز بلند پکار دیا۔ اور تمام اہل خندق سے کہہ دیا کہ آج جابر نے اپنے یہاں سب کی دعوت کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر سے فرمایا کہ تم چلو اور میں جب تک نہ پہنچوں چولھے سے دیگ نہ اتارنا اور نہ روٹی پکانا۔ جس وقت حضور تشریف لائے۔ تھوڑا لعاب دہن دیگ میں اور خمیر میں ڈال دیا اور حکم دے دیا کہ دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھلاتے جاؤ۔ چنانچہ حضرت جابرؓ نے ایسا ہی کیا اس لشکر کے تمام آدمی جو کہ ایک ہزار سے زیادہ تھے۔ سب شکم سیر ہو کر کھا گئے اور حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے دیگ کو دیکھا تو قسم خدا کی اسی طرح بھری ہوئی جوش مار رہی تھی۔ اور آٹا جتنا تھا اسی قدر برتن میں بھرا نظر آتا تھا۔ ذرا بھی کم معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک غزوہ میں پانی نہیں رہا تھا حضور نے اپنی انگشت مبارک ایک جگہ زمین پر رکھی وہاں فوراً چشمہ جاری ہوگیا اور لشکر نے خوب سیر ہو کر پیا۔ شعر

غزوں میں کھلایا پلایا بھی مگر پاس	جز نام خدا کچھ نہ تھا سامان محمدؐ
کھل جائیں ترے عیب ممکن نہیں اکبر	کافی ہے چھپا لینے کو دامان محمدؐ

درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو		پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

اور بے انتہا معجزے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور و معروف ہیں یعنی مختون و ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ جنت کی حوریں دایہ بن کر آئیں۔ جسم اطہر کی خوشبو اور نور سے عالم معطر و منور ہو گیا۔ ستر مبارک کبھی نہ کھلا۔ جو کھلتا تو فرشتے چھپا دیتے۔ چاند سے گہوارہ میں باتیں کیں جدھر کروٹ لی اُدھر پھر گیا۔ پسینہ وہ خوشبودار کہ پاک دولہن کے لگایا گئی پشت تک اس کی اولاد سے خوشبو نہ گئی۔ اوران کا گھر بیت العطار مشہور ہوا۔ جس کوچے میں نکلتے معطر و منور ہو جاتا۔ ڈھونڈھنے منور گیا۔ ڈھونڈھنے والوں کو دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ کمر اقدس سے پٹکا نکل گیا۔ ہجرت کی رات کو کافروں کو دیکھتے تشریف لے گئے کسی کو نظر نہ آئے ہمیشہ دھوپ میں بادل سایہ کئے رہتا۔

کہیں گر دھوپ میں محبوب جاتا		تو ابر آ کر وہیں چھپاتا لگاتا

اور فرماتے ہیں۔ جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے آگے پیچھے یکساں سنتے تھے۔ سوتے جاگتے یکساں سنتے تھے۔ آپ کا سونا جاگنے سے بہتر تھا۔ دندان مبارک سے نور جھڑتا تھا ایسا کہ کھوئی سوئی مل جاتی تھی۔ سبحان اللہ۔

ترے دنداں ہیں دُرِ عدنی میرے پیارے رسول مدنی
تو نے کعبہ میں جلوہ دکھا کر۔ دونوں عالم کو شیدا بنا کر
رشک جنت ہے تیرا مدینہ مشک و عنبر سے بہتر پسینہ
لا کے قرآن رنگ ڈی خدائی۔ میٹھے لفظوں کی لذت چکھائی
ایک عالم کو کلمہ پڑھایا۔ لات ٹھوکر سے اپنی گرایا
خضر کا محرم دنیا میں آیا۔ بھولے بھٹکوں کو رستہ بتایا
ہوا پیچ و الم جب خدا دہ کی امت کی بخشش کا وعدہ
ایک دنداں کے بدلے میں توڑے دانت اپنے دہن میں چھوڑے

صدقے قامت پہ سرو چمنی۔ میرے پیارے رسول مدنی
نشاں کر دی عیاں والمنی میرے پیارے رسول مدنی
ترے قدموں پہ فدا گلبدنی۔ میرے پیارے رسول مدنی
شہد جنت تھی شیریں سخنی میرے پیارے رسول مدنی
بت خانوں میں کی بت شکنی میرے پیارے رسول مدنی
دور کر دی غریبی الحزنی میرے پیارے رسول مدنی
ان کی حق نے تری دل شکنی میرے پیارے رسول مدنی
تھے وہ عاشق اویس قرنی میرے پیارے رسول مدنی

تو وہ ظلِ خدائے جہاں ہے تیرے سایہ کون مکاں تجھے	کیجئے دل پہ جلوہ فگنی میرے پیارے رسول مدنی

گفتار و ما ینطق کے شہد و شیریں کا عقل کی کیا اصل ہے۔ آواز وہاں پہنچی کہ جہاں بشر کا پہنچنا ناممکن۔ قریب و بعید کے لوگ آپ کا وعظ یکساں سنتے تھے۔ سلمہ ابن اکوع جنگ خیبر میں ایسے زخمی ہوئے کہ لوگوں نے جانا مر گئے اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ آپ نے دست مبارک پھیر دیا۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی۔ اور کھڑے ہو گئے۔ آپ نے انس بن مالک کے کھاری کوئیں میں تھوک دیا وہ میٹھا ہو گیا۔ جس بچے کے منہ میں ذرا سا لعاب دہن ڈالا وہ دن بھر سیر رہا دودھ نہ مانگا۔ مولائے کائنات حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فداہ کی آنکھیں خیبر کے روز دکھتی تھیں۔ لعاب دہن لگا دیا شفا ہو گئی۔ وفات شریف ہونے کے ایک عرصہ بعد تک میدان کربلا میں سخت دھوپ تھی اور جنگل تپ رہا تھا اور وہاں روحی فداہ سیدنا امام حسین علیہ السلام تین روز کے پیاسے تشنگی سے بے چین تھے۔ آپ نے رونق افروز ہو کر اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں دی۔ فوراً تسکین ہو گئی۔ مضمون حدیث ترمذی شریف اتانی اللیلۃ ربی الی آخرہ۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پاس میرا رب نہایت حسین صورت وصف میں آیا اور مجھے گمان گذرا کہ سوتے میں یہ واقعہ ہوا۔ میرے رب نے دریافت کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تو واقف ہے کہ ملاء اعلیٰ والے ملائکہ کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا میں واقف نہیں تو میرے رب نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جس کی سردی اپنے سینہ اور گردن میں مجھے محسوس ہوئی اور جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے وہ سب میں نے جان لیا۔ پھر دریافت کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واقف ہے تو ملاء اعلیٰ والے ملائکہ کس چیز میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں جانتا ہوں۔ مزید براں ارشاد فرمایا کہ اے میرے محبوب اور علم طلب کر۔ میں نے عرض کیا رب زدنی علماً۔ رب مجھے اور زیادہ علم عطا فرما۔ تو یہ شرف مرحمت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فعلمت علم الآخرین یعنی اگلوں اور پچھلوں اور ازل اور ابد کے علم سے مشرف

کیا گیا اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے منکروں سے پوچھئے کہ اب اللہ تعالیٰ
تمام زمینوں اور آسمانوں ازل سے ابد تک کے تمام علوم عطا فرماتے تو علم غیب کون سے
پردے کی اوٹ ہے اور ان زمینوں اور ابد سے باہر کہاں کے حجاب میں مخفی ہے جس کا حضور
کو علم نہیں دیا۔ اور لیجئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ
یعنی تیری ابتداء سے انتہا بہتر ہے۔ حضور کے مدارج میں ہر لحظہ ہر ساعت ابتداء
سے ترقی ہوتی چلی آئی اور آخرت تک مراتب زیادہ ہوتے چلے جائیں گے اس ارشاد
کو ساڑھے تیرہ سو برس کے قریب ہوئے۔ اس وقت سے اب تک کیا کیا ترقی حضور نے
مرتبوں کی فراوانی ہوگی۔ خیر اللہ تعالیٰ ان منکروں کو ہدایت دے۔ **شعر**

درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو	پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

معجزہ ۸:- ابو رافع کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ پھیر دیا۔ ٹوٹی ہڈی جڑ گئی۔
حارث بن انس کے ایسا زخم ہوا کہ خون نہ تھمتا تھا۔ ہاتھ لگا دیا فوراً خون بند ہو گیا
جس نے آپ سے مصافحہ کیا اس کے ہاتھ میں خوشبو بس گئی جس بچے کے سر پہ ہاتھ پھیر دیا
اس کا سر معطر ہو گیا۔ جلی ہوئی کھجور کی گٹھلی زمین میں بوئی وہ ہرا بھرا درخت ہو گیا
پھل آیا۔ ایک خرمے کا درخت دست مبارک سے لگایا اس میں تریاق کا اثر
ہو گیا جس نے اسے کھایا جادو اور زہر کے اثر سے محفوظ رہا۔ حدیبیہ کی جنگ میں
انگشت مبارک سے پانی کی نہر جاری ہو گئی اور پندرہ سو آدمی سیراب ہو گئے۔
جنگ بدر و حنین میں سنگریزے جو مٹھی میں لے کر پھینکیں وہ تلواروں کا کام کر گئیں
پشت مبارک پر مہر نبوت ستارے کی طرح روشن۔ یہ شرف کسی نبی کو نہ ملا۔ جسم پاک
پر کبھی مکھی نہ بیٹھی۔ آپ حیوانات کی بولیاں بخوبی سمجھتے تھے۔ تمام عمر آپ کو جمائی نہ آئی۔ آپ کو
کبھی احتلام نہ ہوا۔ آپ کا پیشاب زمین پر پڑتے نہ دیکھا زمین نگل جاتی اور دیر تک اس زمین
سے مشک کی بو آتی۔ فضلات آپ کے پاک و طاہر تھے۔ بحالت غسل بھی آپ کو [illegible]
کا گمان تک نہ ہوا۔ حضور کو مسجد میں بحالت جنب آنا جانا ٹھہرنا جائز تھا۔ وہ خصوصیتیں
جو [illegible] کسی نبی کو [illegible] حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں اور کسی کو نصیب نہیں۔

روایت :- ترمذی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحل لاحد یجنب روایت ہے ابن سعید سے کہا کہ فرمایا حضور نے حضرت علی علیہ السلام کے واسطے کہ اے علی سوائے میرے اور تیرے کسی کو جائز نہیں ہے کہ جنابت کی حالت میں اس مسجد میں قدم رکھے ایک روز مولائے کائنات علیہ السلام ایک کھجور کے درخت کی جانب سے گذرے اس کھجور نے بآواز بلند کہا ھذا محمد سید الانبیاء ھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاهرین - یعنی یہ جناب قبلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے سردار ہیں اور یہ حضرت علی علیہ السلام ولیوں کے سردار اور پاک اماموں کے باپ ہیں -

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروح محمد و آل محمد درود سے کبھی غافل ہو درود پڑھو

مولائے کائنات حضرت علی علیہ الصلوٰۃ کی وہ شان ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا مدینۃ العلم و علی بابھا - یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر کا دروازہ علم سے مراد یہاں معرفت الہی ہے - یعنی اللہ پاک کے پہچاننے کا - جو اس شہر میں داخل ہو گا وہ خدا شناس بنے گا اور شہر میں داخل ہونے کا دروازہ علی ہیں بغیر اس دروازے کے شہر میں نہیں پہنچیگا مطلب یہ ہے کہ علی بغیر رسول اور رسول بغیر خدا نہیں مل سکتا اور یہ ارشاد ہے بقول بعض یہ حدیث موضوع ہے - تحمل لحسی ورملک دمی اس کا خلاصہ یہ ہے - شعر

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی	تا کس نگوید بعد از یں من دیگرم تو دیگری

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ یعنی کہدے محمد کہ اے مسلمانو میں تم سے کار رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہوں - لیکن میرے اہل بیت سے محبت کرو - حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ دیگر صحابہ نے دریافت کیا کہ وہ اہل بیت خویش قریب کون ہیں جن کی محبت کا حکم اللہ پاک خود فرماتا ہے ارشاد فرمایا کہ وہ علی فاطمہ حسن و حسین رضی اللہ عنہم ہیں (صفحہ ۲۹۵ تفسیر حسینی جلد ثانی -

روایت ہے کہ مقداد بن اسود سے فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

معرفت آل محمدؐ کی چھٹکارا ہے آتش دوزخ سے اور آل محمدؐ کی امان ہے عذاب سے کتاب شفا میں مرقوم ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا جس میں دو خصلتیں ہوں گی وہ عذاب الٰہی سے نجات پائیگا۔ ایک سچ بولنا۔ دوسرے محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروح محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ہیں یہ دو طبق تیری تجلی سے منور	ذرے ہیں اسی نور کے سورج بھی قمر بھی
بغداد میں مکے میں مدینے میں نجف میں	ہیں تیرے ہی جلوے نظر آتے ہیں جدھر بھی

اور تفسیر احمدی میں ہے کہ جاری ہوا ہے تورات ساتھ ذکر صلوٰۃ آل کے بعد صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حتیٰ کہ اس پر اجماع ہو گیا ہے اور تورات کے درود بغیر آل پر بھیجنے کے قبول ہی نہیں ہوتا۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروح محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

بے انتہا آل پاک کے فضائل ہیں۔ اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں اور مولائے کائنات حضرت علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے تو وہ مقبولیت عامہ پائی ہے ہر قوم ہر فرقے ہر مذہب میں دھوم ہے کوئی مشکل کشا کے نام پر دونے پر دونے بھرتا ہے کوئی لکڑی اٹری بھرتا میں نیاز بولتا ہے۔ ٹیپا بازوں میں بولو نعرہ حیدری یا حسین کا شور ہے کشتی میں اکھاڑوں میں اسی نام کی برکت کا زور ہے لڑائی میں یا علی مدد کے نعرے بلند ہوتے ہیں بڑے بڑے پہلوان بچھڑتے وقت یہی نام لے کر ارجمند ہوتے ہیں۔ کوچہ کوچہ بچے بچے کی زبان پر یا علی یا علی ہے۔ فقیروں کی صدائیں یا علی یا علی ہر گلی ہے کسی نے خوب کہا ہے۔ شعر۔

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے	عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

جنگ میں جو علی علی کر کے چڑھتے ہیں تو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں یا علی کر کھلی یا علی کر کھلی کے گیت ہیں۔ کوئی حیدر کرار غیر فرار کے ڈنکے بجاتا ہے کوئی لا فتیٰ الا علی لا سیف

لا ذوالفقار کی عظمت کے علم اٹھاتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی نائب بھی ہیں ان کی عجیب و غریب شانیں کیا بتاؤں کہ کیا ہیں۔ شیر خدا آپ ہیں سب کے حاجت روا کسی کے مشکل کشا کسی کی کشتی کے نا خدا کسی مذہب کے فدا ہیں۔ میری تحقیق اور تجربے میں ابتدائے آفرینش سے آج تک ہزاروں ولی خوبیوں کے ساتھ تمام کائنات میں جیسا خوب صورت عالم میں ابھر کر اس دولہا کا نام نکلا ہے کسی ولی اللہ کا نام نہ نکلا۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

درود محمد و آل محمد
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اے بادشاہ لافتیٰ مولا علی مشکل کشا
کیا اصفیا کیا اتقیا کیا اولیا
شاہ دین تیرے وطن اور در حق خیبر شکن
کیا شان ہے شان نبی کیا آن سے آن نبی
نور محمد شیر احمد بادشاہ مشرق شاہ نجف
تلوار دی اللہ نے دختر رسول اللہ نے
اس آنکھ سے جس آنکھ نے محمود دو عالم کئے
رد ہو گئی اس کی بلا جس نے عقیدت سے کہا
کب تک غربت میں ہوں کب تک تیرے غم سہوں
بے بس کڑی منزل میں ہوں مشکل میں ہوں مشکل میں ہوں
اکبر جو چاہے مانگ لے وارث کا دے دے واسطہ

ہمراز محبوب خدا مولا علی مشکل کشا
ہے سب کا تم سے سلسلہ مولا علی مشکل کشا
صلِ علیٰ صد مرحبا مولا علی مشکل کشا
کیا نام ہے نام خدا مولا علی مشکل کشا
ابر کرم بحر سخا مولا علی مشکل کشا
ٹھہرے کھیری کے فدا مولا علی مشکل کشا
میری طرف بھی دیکھنا مولا علی مشکل کشا
مشکل میں ہوں آ جاؤ یا مولا علی مشکل کشا
آخر تو ہوں میں آپ کا مولا علی مشکل کشا
کیجئے مری امداد یا مولا علی مشکل کشا
پھر دیکھنا دیتے ہیں کیا مولا علی مشکل کشا

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

درود محمد و آل محمد
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار میں لکھا ہے کہ حسن اعتقاد اہل بیت کی جناب میں لازمہ ایمان اور رکن اسلام ہے۔ جو کوئی اہل بیت سے منہ پھیریگا وہ دائرہ اسلام و ایمان سے خارج ہو جائیگا۔ اور حسن اعتقاد یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت

لانے کی طرح اہل بیت آل رسول کی محبت کا فرض جانے اور بغض و کینہ ان سے مثل کفر کے
حرام سمجھے اور ان کو یقیناً جنتی جانے اور جب انکا نام لے تو تعظیم و توقیر کے ساتھ لے اور
ان کی بزرگی اور مراتب کا معترف رہے اور ان کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں
کا دشمن بن جائے۔ اور مناقب انکے جو قرآن اور حدیث اور سیرت سے ثابت ہوں
انہیں دل سے سنے اور سنادے اور تصانیف میں لکھے اور سب سادات سے اگرچہ وہ امی
ہوں اور حضرت کے طریقے پر چلتے ہوں تعظیم سے پیش آنا چاہیے۔

درود و سلام لے خدا بھیج بے حد	بروح محمدؐ و آل محمدؐ

ارشاد الہیٰ ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم
تطہیراً یعنی اللہ پاک ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گناہ دور کردے اے اہل بیت
اور پورے طریقے سے تم کو پاک کردے معصیت سے۔ حضرت سعدی عفی عنہ فرماتے
ہیں۔ کہ اہل بیت مراد ہے حضرت علی و حضرت امام حسین علیہا السلام سے۔
روایت ہے کہ ایک روز حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا گوشت کے سموسے بناکر
حضرت کی خدمت میں لائیں حضرت نے فرمایا کہ اے جان پدر علی و حسن و حسین کو بھی بلاؤ
تاکہ ہم سب مل کر کھائیں۔ جب سب آگئے اور کھانا کھالیا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان چاروں نفس کو کملی میں داخل فرمایا کہ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے
رجس کو دور فرما اور ان کو پاکیزہ کر اسی وقت یہ آیت تطہیر نازل ہوئی بعض تفسیروں میں
لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت در فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گزر
فرماتے تھے تو یہ فرماتے جاتے تھے۔ الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم
الرجس اھل البیت (۶۰۰ تفسیر حسینی جلد ثانی)

درود و سلام لے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروح محمدؐ و آل محمدؐ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

معراج

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی
یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف
رات میں - باقی اس کی تفصیل احادیث صحیحہ میں مرقوم ہے کہ جس کا قدر مشترک حد تواتر
تک پہنچ گیا ہے اگرچہ ہر ایک ایک روایت خبر احاد ہے اس واسطے کفر کا خوف ہے ان
شکوک و شبہات کو رفع کریں کہ جو منکرین و ملحدین نے ظاہر کئے ہیں یعنی ملحدین معراج
جسمانی کا انکار کرتے ہیں اگر جسم سے بیت المقدس تک آنحضرت کا جانا مانتے ہیں
اور آگے آسمانوں پر رسول کا جانا ثابت نہیں کرتے ہیں اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ معاویہ معراج
کی نسبت یوں فرماتے ہیں کانت رؤیا صادقۃ یعنی خواب سچا تھا اور حضرت عائشہؓ
سے یہ منقول ہے ما فقد جسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج کی رات
جسم مبارک آنحضرت کا گم نہ ہوا اور قرآن مجید میں بھی اللہ پاک یوں فرماتا ہے وما
جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس یعنی جو خواب کہ اے نبی ہم نے تجھ کو دکھایا تھا
اس کو لوگوں کے حق میں فتنہ بنا دیا - الجواب ان کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ روایتیں
کہ جو حضرت عائشہؓ سے منقول ہیں - انکو احادیث صحاح کے مقابلہ میں کہ جن میں صاف
جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا مذکور ہے صلاحیت نہیں رکھتیں پس شاذ و نادر قرار دی جاینگی؛
دوم اگر ان کو بہر وجوہ تسلیم بھی کیا جاوے - تب بھی مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے معراج جسمانی کے خواب میں کئی مرتبہ معراج ہوئی تھی سے

کہ

تا عرش کئی بار گئے اے محمد	اب کل سے امت کے لئے ہائے محمد

پس ہم یہ کہتے ہیں کہ تمہاری ان روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلعم کو
خواب میں معراج ہوئی اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی بیداری میں جسم کے ساتھ معراج
نہیں ہوئی سوم معاویہؓ فتح مکہ میں ایک رات کے بعد ایمان لائے ہیں اور حضرت کو کئی
برس پہلے معراج ہوئی - سو ان کی روایت اس معاملہ میں ان صحابہ کے مقابلہ میں جو اس
وقت موجود تھے معتبر نہیں - علی ہذا القیاس حضرت عائشہؓ بھی ایک مدت کے بعد حضرت کے نکاح
میں آئی تھیں یہ بھی اسوقت نہیں تھیں - چہارم حضرت عائشہؓ کے قول سے مخالف کا مدعا ثابت نہیں

ہوتا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی [illegible] جدا نہیں ہوا [illegible] اور
گئی اور قرآن شریف کی آیت کا یہ جواب ہے کہ [illegible] آیت [illegible] دلیل نہیں
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معراج کی نسبت فتنہ فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت کو خواب میں
آسمانوں پہ تشریف لے جانا فتنہ نہیں ہو سکتا کیونکہ خواب کی باتوں کو اپنا عجیب نہیں سمجھتے کہ
ان کی تکذیب کر کے کافر اور مرتد ہو جائے اور [illegible] قتل ہو جائے۔ ہاں اگر کوئی جسم کے ساتھ
بیداری میں افلاک پر جانا بیان فرماتا ہے۔ سو وہ ان لوگوں کے حق میں جو
ضعیف الایمان ہیں فتنہ ہو گیا۔ پس ضرور ہوا کہ رویا کے معنی اس آیت میں عام لیے
جائیں۔ بلکہ رویت بصری مراد لی جائے کہ فقط رویا یا کچھ خواب ہی کے لئے مخصوص نہیں
روایت سے مشتق ہے جس کے معنی دیکھنا ہے۔ اور بعض لوگ اس دلیل سے آسمان پر جانا
محال سمجھتے ہیں کہ آسمان میں [illegible] نہ آسمان ٹوٹ پھوٹ سکتے ہیں کہ جو آپ توڑ
پھوڑ کر اوپر تشریف لے گئے۔ ہم کہتے ہیں کہ خالق مطلق نے آپ کے ساتھ [illegible] ظاہر
کر دیا اور اس کو سب کچھ ہر طرح کی قدرت ہے اور جب ہر طرح کی قدرت ہے تو کیا مشکل
ہے جس صورت سے چاہا بلا لیا [illegible] تشریف لے گئے
کیونکہ [illegible] نہیں ہے بلکہ [illegible] تزکیہ کرنے سے بدن
میں لطافت آ جاتی ہے کہ جسم [illegible] اور لوگوں [illegible] روح [illegible] ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرت
کہ تمام نفوس سے کامل تر ہیں۔ آپ کا جسم مبارک روح کا اثر رکھتا ہے اور لطیف چیزوں کا
بے کھٹکے آسمانوں پر پار ہو جانا ایسا ہے جیسے نظر کا آئینہ سے پار ہو جانا ہے

آن او کہ صافی ترانہ جان ما است ‌ ‌ ‌ ‌ آگر شد بیک لحظہ آمد روا است

اور تزکیہ اور تصفیہ کا کامل ثبوت یہ ہے کہ آپ کا سایہ نہ تھا۔ اسی وجہ سے تھوڑے
سے عرصہ میں عالم بالا پر تشریف لے گئے۔ اور دوسرے [illegible] آپ کی کمر مبارک سے نکل جاتا تھا چونکہ
اور انبیاء علیہم السلام کو یہ لطافت اور درجہ تزکیہ حاصل نہ تھا۔ لہذا روحانی معراج نہیں ہوئی۔

آغاز

ارباب خبر نے وقوع واقعہ معراج میں عجیب عجیب نکات و لطائف لکھے ہیں منجملہ
کے اللہ پاک کو اپنے محبوب کی عظمتوں کا فرشتوں اور انسانوں اور جمیع مخلوق کو جتانا اور انتہائی
قربت کا خلعت خاص عطا فرمانا اور تمام نبیوں پر شرف امتیاز بخشنا منظور تھا چنانچہ
عالم بالا کی سیر کے بارہ میں آیہ سبحان الذی اسریٰ اور قربت الٰہی کی ہیں فکان
قاب قوسین او ادنیٰ اور دیدار جمال ذوالجلال کے ثبوت میں کنایہ ما زاغ البصر و
ما طغیٰ اور رموز و اسرار الٰہی کی گواہی میں رمز فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ اور ادراک
انوار لامتناہی کی شہادت میں اشارہ و لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ دلیل ناطق
اور برہان ہے۔ ایک یہ جب اللہ پاک نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو دونوں میں
بحث ہوئی ہر ایک نے اپنی اپنی بڑائی کی دلیل لائی۔ آسمان نے کہا میں رفعت رکھتا
ہوں والسماء رفعہا زمین نے کہا میں بسط رکھتی ہوں وجعل الارض بساطا ٥

نظم

فلک بولا کہ مجھ میں ماہ و خورشید درخشاں ہیں
زمیں بولی کہ مجھ میں لعل ہیں گلہائے خنداں ہیں

فلک بولا زمیں سے مجھ میں انوار الٰہی ہیں
زمیں بولی فلک سے مجھ میں اسرار الٰہی ہیں

فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں جڑی ہوگی
زمیں ہنس کر یہ بولی مجھ میں موتی کی لڑی ہوگی

فلک بولا گھٹا اٹھ کر مری تجھ کو گھٹا دے گی
زمیں بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی

فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرح مجھ کو
زمیں بولی ملا ہے خاکساری سے شرف مجھ کو

فلک بولا کہ تارے مجھ میں ہیں تاروں میں زینت ہے
زمیں بولی کہ غنچے مجھ میں ہیں غنچوں میں نکہت ہے

فلک بولا مرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر بیل بوٹے پھول پھل ہوں گے

فلک بولا ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے
زمیں بولی کہ مجھ پر کعبہ ہے مکہ مدینہ ہے

فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرش علیٰ ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر اولیا و انبیا ہوں گے

فلک بولا ستاروں کا مری منزل کا لشکر ہے
زمیں بولی کہ مسجد میں مری اللہ اکبر ہے

یہ سن کر آسمان نے کہا میں قلعہ ہوں فلک جلیلہ کا محل عرش رفیع مکان کرسی کا دستیاب بام جبرئیل و میکائیل مسکن اسرافیل و عزرائیل صومعہ بیسر تر ہم مقام لوح و قلم ہے اور یہیں بیت المعمور تقدیس پھر تو خاک شرمندہ ہوئی اور کئی ہزار سال یا یہی حال رہی لیکن جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ تو زمین ہزار ناز و افتخار سے بولی کہ اے فلک دیکھ اب اس سلطان دو جہاں نبی آخر الزماں کے قدم پاک مجھ پر آئے ہیں۔ کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے دو جہاں بنائے ہیں۔ اب کہہ کہ میں بڑی ہوں یا تو؟

اب بتا کہ شرافت مجھے ہے یا تجھے؟

	مجھ پہ پیدا ہوئے محبوب خدا یا تجھ پر مجھ پہ ہیں فخر دو عالم کے قدم یا تجھ پر		اب میں ہوں رحمت عالم سے سرافراز کہ تو اب کروں طالع بیدار پہ میں ناز کہ تو

آسمان لاجواب ہوا۔ اور جناب الٰہی میں دعا کرنے لگا کہ یا رب العالمین من خاتم المرسلین کو یہاں بھی جلوہ گر فرما اور میری بلندی کو جو تو نے بخشی ہے خاک میں نہ ملا۔ اب میں اس شرافت سے خالی ہوں اگرچہ لاکھ ظاہری زینت سے عالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی دعا قبول فرمائی۔ اور آنحضرت کو معراج میں طلب کرکے آسمانوں کو بھی شرف بخشا تو یہ رات عجیب رات ہے اس رات کی بات ہے اللہ پاک کی رحمتوں کا بے حد نزول ہے ہر کسی کو تقدیر کا وصول ہے۔ دونوں جہاں میں شان کرم کا ظہور ہے۔ طبقات زمین و آسمان میں نور ہی نور ہے۔ آج نوشہ یکتائی کا دولہا بیرنگی کی دلہن ہم آغوش ہے خلوت خانۂ توحید میں فرحت و انبساط کا جوش ہے حبیب محبوب پر دوئی اٹھی ہیں ہزاروں پردے تھے آج بے پردہ ہے وہ معشوق جس کی ادنیٰ جھلک نے حضرت موسیٰ کو بیہوش کیا تھا اس رات بے حجاب ہے۔ طالب مطلوب سے طالب مسرت کی عید ملتے ہیں غنچہائے وصل اس طرح چٹک کر کھلتے ہیں لقمی پڑھ کر حضرت بیان خلد آشیاں۔

کملی اوڑھے ہوئے نازکے پلے آ جا		سرمہ مازاغ کا آنکھوں میں لگائے آ جا

اے میرے عالم ربا کے اجالے آجا | خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹالے آجا

بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

انبیاء میں سے کسی نے نہ یہ رتبہ پایا | تجھ پہ اللہ ہے یوسف سے زلیخا شیدا
کون ہے عرش مکاں کون ہے شاہ دوسرا | کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا

اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

سبحان اللہ کیا رات ہے اللہ اللہ کیا بات ہے۔ یصلون علی النبی کی ہر طرف دھوم ہے بارش الطاف و کرم علی العموم ہے خدا کو چاہت، چاہت کو نبوت نبوت کو امت، امت کو شفاعت، شفاعت کو رحمت، رحمت کو جنت، جنت کو عشرت، عشرت کو حور و غلمان مبارک باد دے رہے ہیں۔ نبی سے وصلت وصلت سے خلوت، خلوت سے جلوت، جلوت سے راحت، راحت سے فرحت، فرحت سے لذت لذت سے ملا، غلغلہ یہ مچ رہے کہ الہ العالمین آج کیا بات ہے جو دونوں جہاں نور علی نور ہو رہے ہیں۔

قصیدۂ معراج شریف

دونوں عالم ہیں خیرہ نور کی کیسی نور فزا آج کی رات ہے | یہ مسرت ہے کس کے ملاقات کی عید ذن ہے یا آج کی رات ہے
دن ڈھلے سو لیے دل اسکا مجنوں بنے زلف شبگوں میں رہ کر الجھا ہے | ڈھنی چاندنا رنگی اوڑھے ہوئے کھیلی دل گیا آج کی رات ہے
طور جیسی کو لگے چمکانے لگا چاندنی چاند سر سو بچھانے لگا | عرش سے فرش تک جگمگانے لگا رشک صبح صفا آج کی رات ہے
فرش شبگوں کا ان میں ہے کمخواب کا تہ ہے جس کر سوتا نہیں ہے سوا | سونے والوں کو کیسے جاگنا ہے نیند آج کی رات ہے
اس کی سو نعمتیں جو ہوا کی دیکھی ضیائیں پھر دلوں کے اندھیر | عارض شہ پہ قربان دن آج کا زلف کا مبتلا آج کی رات ہے
وہ حبیب خدا سید المرسلین خاتم الانبیاء شاہ دنیا و دین | بزم قدسی میں ہونگے مسند نشین جشن معراج کا آج کی رات ہے
طور پر رفعت لامکانی کہاں لن ترانی کہاں من رآنی کہاں | جس کا سایہ نہیں اس کا ثانی کہاں اس کا ایک معجزہ آج کی رات ہے

روایت ہے کہ جس سال آپ کو نبوت عطا ہوئی اس سے بارھویں برس ماہ رجب کی ستائیں تاریخ شب دوشنبہ کو جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمِّ ہانی کے گھر باسباب ظاہر خواب راحت میں تھے۔

خواب راحت میں تھے اُمِّ ہانی کے گھر آ کے جبرئیل نے یہ سنائی خبر
چلئے چلئے شہنشاہ والا گہر حق کو شوق لقا آج کی رات ہے۔

جاگو جاگو شہنشاہِ دنیا و دین اٹھو اٹھو ذرا لامکاں کے مکیں
دیکھو دیکھو یہ حاضر ہے روح الامیں روح تم پر فدا آج کی رات ہے

ہوا جبرائیل کو ارشاد ہے اوج مکان | لامکاں پر میرے محبوب کو لے آ جا

اور حکم ہوا جبرائیل علیہ السلام کو سوائے تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کے واسطے استادہ رہیں۔ جنت کی حوریں آراستہ و پیراستہ ہو جائیں غلمان یاقوت کے طبق موتیوں سے بھر کر نثار کرنے کے لئے لائیں۔ جب تک حکم نہ ہو سورج نکلنے نہ پائے اور چاند پہلے آسمان پر روشن رہے۔ عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو جائے۔ ہر جڑی بوٹی سر گرم مبارکباد رہیں۔ کوہ سے کاہ تک دل شاد رہیں۔

کوہ سے کاہ تک دل میں مسرور ہو شرق سے غرب تک جلوہ طور ہو | عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو لاکھ دن سے سوا یہ بھی رات ہے

اور اے جبرائیل تمام اولادِ آدم کی قبروں میں سے عذاب موقوف ہو جائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء ہمارے محبوب کی پیشوائی کے واسطے آمادہ اور مستعد رہیں

غزل

بلاوا ہے شب معراج ہے تفصیل سے کہہ دو
کہو یوسف سے عاشق ہو زلیخا کی طرح ان پر
پئے تعظیم حاضر ہو کہ آتا ہے مرا پیارا
کرے سامان تشریف آوری سرور عالم

کہا حق نے فرشتے سے کہے جبرئیل سے کہہ دو
کہ ہو تیر بات ابروؤں پر رات کی اسمعیل سے کہہ دو
رکھے ہاتھوں سے پتہ صور اسرافیل سے کہہ دو
تہ بانٹے رزق آتی و یہ میکائیل سے کہہ دو

مرا محبوب آتا ہے قدم بوسی کو حاضر ہو	کرے موقوف قبض روح عزرائیل سے کہہ دو
مرے محبوب کی امت عاصی گر جاتی جنت میں	بچھاوے پر صراط حشر پہ جبرائیل سے کہہ دو
وہ چنداں روشنی ہوگی سراپا نور آنے والا ہے	رہے روشن یہ ہر ایک عرش کی قندیل سے کہہ دو

الحاصل جبرئیل امین حکم خداوندی بجا لائے گلزار جنت سے ایک براق انتخاب کیا اور وہ براق
ــ ودا از علی احمد تلمیذ حضرت اکبر

حور کا چہرہ پری کے پر تجلی برق کی	دست قدرت نے خود بنایا تھا براق

صفت براق جیسا کہ معارج النبوۃ میں تحریر ہے یعنی برق رفتار، آتش کردار، زہرہ جبین، زریں زین، سیاہ موئے، مبارک خو، چابک و چست، آہو چشم، عطارد منظر، ثریا پیکر، و زہرہ نگاہ، گوہر دنداں، گلنگ دہن، سیمیں تن، سبک عناں، تیز جولاں، خورشید طلعت، قمر ہیئت، آسمان سیر، گردوں طیر، یاقوت گردن، مصفا بدن، زمرد گوش، سراپا ہوش، تندرو، گرم رو، خجستہ پے، معطر خے، مصفا شکم، منور قدم، مرجان دم، لولو سم ہے

آسمانوں سے نظر کے گزرنے والا	سبزۂ گلشن فردوس پہ چرنے والا
نازنیں، ماہ جبیں، نعمت چیں زینت زین	گلبدن، رشک چمن سیب ذقن غنچہ دہن
حشر بھی بیٹھ گیا پاؤں دبانے کے لئے	اس خوشامد میں کہ سیکھونگا ترا چال چلن

بہ ہزار ادب بیدار کرکے یہ براق جبرائیل علیہ السلام نے حضور سرور میں پیش کیا اور عرض کیا۔

برق سے تیز تر ہے براق آپ کا	کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپ کا
اب نہیں دیکھا جاتا فراق آپ کا	جلد چلنا ہو آج کی رات ہے!

یہ عرض وہ سن کر حضرت نے طہارت کا ارادہ فرمایا۔ حکم پہنچا کہ اے جبرئیل ہمارے محبوب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لاؤ۔ ابھی بند قبا اور تکمہ گریباں وا نہ ہوا تھا کہ رضوان دو صراحیاں یاقوت کی آب کوثر سے بھری ہوئی اور ایک طشت زمردین لے کر حاضر ہوا اور زبان حال سے عرض کیا۔

بکشا بند قبا تا بکشاید دل من	کہ گشاید کہ مرا بود بہ پہلوئے تو بود

رد لے نور الٰہی الاصفیا نعلین عبر پائے مبارک میں پہنائیں۔ ٹپکا یاقوت سرخ کا کمر

سے باندھا تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ میں اور حضور مسجد الحرام میں تشریف لائے میکائیل واسرافیل معہ فرشتگان ہمراہی تعظیم و تکریم بجا لائے۔ جبرئیل نے باگ پکڑی میکائیل نے رکاب تھام لی۔ اسرافیل نے غاشیہ کندھے پر رکھا۔ اور حضور سوار ہوئے اسی ہزار فرشتے دائیں بائیں نور کی قندیلوں میں کافور کی بتیاں روشن کیے ہوئے ساتھ ساتھ چلے سلطان خوباں سیر۔ دگردش ہجوم عاشقاں، چابک سواراں یک طرف مسکین گدایاں یک طرف، اس طرف عجب بہار آرہی تھی جس وقت حضورؐ کی سواری جا رہی تھی۔

باغ عالم میں بادِ بہاری چلی سرورِ انبیا کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی ابرِ رحمت اٹھا آچکی رات ہے

جذبِ حسنِ طلب ہے قدم ساتھ ہی دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرہ کی کیا بات ہے شاہ دولھا بنا آچکی رات ہے

گھات وہ گھات جس گھات میں بات ہو بات وہ جس بات میں بات ہو
رات وہ رات جس رات میں بات ہو لطف اس بات کا آچکی رات ہے

کون جاتا ہے سلطانِ دنیا و دیں کس طرف عرش پہ آج کی رات ہے
لینے آئے ہیں جن کو روح الامیں کب ہو وصلِ خدا آچکی رات ہے

عطرِ رحمت فرشتے چھڑکتے چلے جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے کہکشاں زیرِ پا آچکی رات ہے

الغرض اس تزک و احتشام اور دھوم سے بیت المقدس میں سواری پہنچی۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور بے شمار فرشتے حضور کی پیشوائی کے منتظر تھے تحیت و سلام بجا لائے مسجد اقصیٰ میں حضور نے شکرانہ ادا کیا اور ان سب نے اقتدا کیا پھر وہاں سے آن واحد میں پانسو برس کی راہ طے فرما کر پہلے آسمان کو رونق افروز ہوئے اور بمصداق آیت شریف وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ بے شمار فرشتوں کو دیکھا کہ سر و قد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں حضور نے یہ عبادت پسند فرمائی۔ اور یہاں نماز میں قیام فرض ہوا اسی آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ بعد تحیت و سلام کے حضرت آدم علیہ السلام نے

خوش ہو کر دعائیں دیں۔ اس کے بعد بے انتہا عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے اور ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ رکوع میں جھکے ہوئے ہیں۔ روح الامین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی عبادت میں مشغول ہیں کبھی اور طرف نگاہ نہیں کی۔ اس مقام پر رکوع نماز میں فرض ہوا۔ اور یہیں حضرت یحیٰی علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان پر پہنچے۔ اور یہاں سب فرشتوں کو سجدے میں مصروف پایا۔ اور تمام فرشتوں نے سجدہ سے سر اُٹھا کر حضور کو سلام کیا۔ پھر اسی طرح عبادت میں مشغول ہو گئے۔ یہیں حضرت یوسف علیہ السّلام اور داؤد علیہ السّلام اور حضرت سلیمان علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ بھی شفاعت امت میں کوتاہی نہ فرمائیں۔ پھر حضور نے اپنے پائے مبارک سے چوتھے آسمان کو شرف بخشا۔ اور بہت سے فرشتوں کو دو زانو بیٹھے ہوئے تسبیح الٰہی میں مشغول دیکھا۔ یہاں نماز میں قعدہ آخری فرض ہوا۔ اور اسی آسمان پر حضرت عیسٰی علیہ السّلام سے مصافحہ ہوا۔ اور جناب موسیٰ علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ اور موسیٰ علیہ السّلام نے بکمال مسرت کہا کہ شکر ہے خدائے جلیل کا کہ جس نے آپ کا جمال باکمال مجھے دکھایا اور آج وہ رتبہ تقرب حاصل ہے کہ نہ پہلے کسی کو ہوا اور نہ آیندہ ہو سکتا ہے۔

اور نبیوں کو یہ مرتبہ ہی نہیں عرش اعظم پہ کوئی گیا ہی نہیں	ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں جیسا رتبہ ترا آج کی رات ہے

یا رسول اللہ اس وقت رحمتہ الٰہی جوش میں ہے جو کچھ چاہو مانگ لو اور اُمت پر جو عبادت فرض کی جائے اس کی کوتاہی میں کوشش کیجئے۔ حضور نے وصیت حضرت کلیم اللہ کی متوجہ ہو کر سُنی اور یاد رکھی۔ اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کر کے دو رکعت نفل ادا کی اور جس طرح بیت المقدس میں انبیاء علیہم السّلام کی آپ نے امامت کی تھی۔ یہاں تمام فرشتوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب حضور نے یہ اجتماع ملاحظہ فرمایا۔ تو دل میں آیا۔ کاش میری اُمت

بھی مثل اس کے ظاہر ہوتی رہے چنانچہ عید المومنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا مسلما تو اتنا بہت ہوا کہ نماز وہ عطیہ الٰہی ہے کہ پہلے آسمانوں کے فرشتے کا قیام اور دوسرے آسمان والوں کا رکوع اور تیسرے آسمان والوں کا سجدہ اور چوتھے آسمان والوں کا قعدہ اس میں شامل ہے ان تمام فرشتوں کی فضیلتیں تمہیں ہر نماز میں حاصل ہیں سخت افسوس ہے ان پر جو اس سے غافل ہیں۔ یہ معراج المومنین ہے۔ پانچوں وقت نمازی کو معراج ہوتی ہے مگر نماز بھی نماز کی طرح ہونی چاہیے۔ بیگاری ٹکروں سے تو اور الٹی پڑجاتی ہے۔ بقول مولانا روم۔

برزباں تسبیح و در دل گاؤ خر	ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر!

اور جو اس کا مزہ لے کر پڑھوگے تو لطف حاصل ہوگا کہ پھر کبھی نہ چھوٹے گا۔ اس سے یہاں بھی بھلا اور وہاں بھی بھلا۔ دنیا میں عافیت و عزت آخرت میں فرحت و جنت

شعر

جنت میں مکاں اپنا بناتے ہیں نمازی	مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی
معبود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی	سجدے کے لئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی
خدمت کے لئے حوریں سکونت کے لئے خلد	پھولے نہیں جامے میں سماتے ہیں نمازی
کہتا یہ ہے دروازہ پہ داروغہ جنت	ہٹ جاؤ کہ فردوس پہ آتے ہیں نمازی
حوریں ہیں لئے ہاتھ میں ہر رنگ کے میوے	پھل اپنی نمازوں کا یہ پاتے ہیں نمازی
فجر و ظہر و عصر کو مغرب کو عشاء کو	اللہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی
سجدہ کا نشان چاند سا روشن ہے جبیں پر	حوران بہشتی کو لبھاتے ہیں نمازی
ڈرتے ہیں قضا ہونے سے مٹتے ہیں ادا پر	جان اپنی نمازوں میں لڑاتے ہیں نمازی

حوران جناں کہتی ہیں البشریٰ کہ سرکار
لو تم بھی چلو خلد میں جاتے ہیں نمازی

خیر جب حضور پانچویں آسمانوں پر پہنچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور سب سے مصافحہ کیا پھر چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہم السلام سے ملے اور

معانقہ کیا اور خوش ہو کر دعا دی۔ پھر حضور ساتویں آسمان کے عجائبات و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے مقام سے رخصت ہونے لگے تو حضورؐ نے فرمایا۔

چو در دوستی مخلصم یافتی	عنانم ز صحبت چرا تافتی

جبرائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ

اگر یک سر موئے برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

پھر حضورؐ نے ستر ہزار پردے نور کے طے کیے۔ یہاں تک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا۔ پھر رفرف عرش کے قریب پہنچا کر غائب ہو گیا اور ندائیں آنے لگیں۔

حکم تھا اے فلک اب قدم چوم لے جھک کے ہر ملک اب قدم چوم لے	عرش سے کہدیا اب قدم چوم لے تجھ پہ شاہ دنی آ رہے آج کی رات ہے
چاند بالا ہے اس روئے بیداغ کا اسکی آنکھوں میں سرمہ ہے مازاغ کا	یہ وہی گل ہے توحید کے باغ کا جسکی زینت دو عالم کی رات ہے
خلوت خاص میں یہ حضوری ہوئی قرب ہی قرب تھا دور دوری ہوئی	جو تمنا تھی دل میں وہ پوری ہوئی دیدۂ شوق وا آج کی رات ہے

لکھا ہے کہ جب حضور عرش کے قریب پہنچے حکم ہوا کہ اے میرے محبوب آگے آؤ اس وقت حضور نے چاہا نعلین پائے مبارک سے اتاریں۔ عرش ہلنے لگا حکم ہوا کہ حبیب میرے نعلین نہ اتارو۔ بلکہ پہنے چلے آؤ کہ عرش قرار پکڑے۔ حضور نے عرض کیا کہ خداوندا موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روزے رکھو اور نعلین اتار کر کوہ طور پر آؤ پس عرش کوہ طور سے کہیں زیادہ معظم اور پر نور ہے پھر نعلین کیوں نہ اتاروں خطاب آیا کہ محبوب میرے موسیٰؑ کو اس واسطے نعلین اتارنے کا حکم دیا تھا کہ خاک وادیٔ مقدس کی اس کے پاؤں میں لگے تاکہ اس کو بزرگی حاصل ہو۔ اور تجھ کو اس واسطے نعلین اتارنے کا حکم نہیں ہے کہ تیری نعلین کی خاک سے عرش مجید کو بزرگی حاصل ہے۔

تو بدیں جمال و خوبی سر طور می خرامی	ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

دوسرے یہ کہ جب میں نے عرش کو بنایا تھا۔ تو اسے قرار نہ تھا۔ اور ہمیشہ جنبش کرتا تھا۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے محبوب کو بلائیں گے اور اس کی نعلین کا گوشوارہ تجھ کو عطا فرمائیں گے۔ تب اس کو قرار ہوا۔ اور اسی وقت سے عرش بریں نعلین کا مشتاق ہے

اللہ رے زینت تری اے عرش معلی	جھومتا ہے ترا نقش کف پائے محمد
سب نبیوں کے سر پہ ہوا عرش کا پایا	اور عرش کی پایہ پہ کف پائے محمد

پھر ارشاد الٰہی ہوا کہ محبوب آؤ تمہیں اپنی سلطنت کا دولہا دکھلائیں اور مکان عالیشان دکھایا جس پر پردہ پڑا تھا۔ جب حجاب اٹھایا گیا دیکھتے ہیں کہ وہاں خود حضور پر نور کی شبیہ جلوہ افروز ہے۔ سبحان اللہ

ہے ایک مکان اور ایک ہیں تو اور نہیں میں بھی نہیں	پھر کیوں نہ ہو دل میں صفائے یقین تو اور نہیں میں بھی نہیں
اب چھپنے سے ہوتا ہے کیا پہچان لیا پہچان لیا	بس دھوکہ نہ دے او پردہ نشیں تو اور نہیں ہم اور نہیں

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقام غور ہے کہ اس پیارے مضمون کو کس پیرایہ میں ادا کیا ہے اگر یونہی ارشاد ہوتا کہ تم ساری سلطنت کے دولہا ہو تو وہ بات نہ ہوتی کہ اول یوں شوق دلایا جائے پھر شبیہ دکھائی جائے۔ اللہ اللہ

تضمین اشعار حضرت بیان خلد آشیان

ہوئی عرش اعظم پہ جس دم رسائی	نظر آگیا جب کہ جلوۂ کبریائی
جلال الٰہی سے ہیبت جو چھائی	اٹھے تھے قدم تو پردے سے آواز آئی

کہ پیچھے نہ ہٹ آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

شب معراج میں کیا لطف تھا اللہ غنی	خود کہا خالق اکبر نے کہ اے پیارے نبی
دونوں عالم کے خزانوں کی تجھے دی کنجی	و تحفہ ہے تیرے لئے دولت عظمیٰ

کھل گئے ہفت سماوات کے تالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

متصل عرش کے جب وہ شہ بطحا گزرا
دھوم تھی چاروں طرف صل علیٰ صل علیٰ

بولے قدسی کہ وہ اللہ کا پیارا آیا
پہنچا محبوب تو مشاطۂ رحمت نے کہا

خلوت راز میں اے ناز کے پالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

گل خوبی ہے تو اور گلشن وحدت ہے یہاں
مایۂ ناز ہے تو آیۂ الفت ہے یہاں

جس کی صورت ہے تو اس حسن کی سیر ہے یہاں
رنگ وحدت ہے یہاں غنچۂ خلوت ہے یہاں

اے گل گلشن لولاک لما کے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

خلوت راز سے پھر عرش پہ آواز آئی
اے مرے لاڈلے اے ہاشمی مطلبی

میرے محبوب خوش اسلوب رسول عربی
ہم نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی

اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

ہم نے دیکھا تجھے تو دیکھ ہمارا جلوہ
آ بھی جا طالب و مطلوب میں پردہ کیسا

بے تکلف یہاں پہنے ہوئے نعلین آجا
لامکاں اپنا مکاں عرش سمجھ فرش اپنا

تو ہمارا ترے ہم چاہنے والے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

وہ نور الٰہی یہ نور پیمبر
جو دیکھا کہ ہے سب حسینوں سے بہتر

یہ صل علیٰ اور وہ اللہ اکبر
کہا پھر تو آغوش رحمت میں آجا

جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے

انہیں عرش تک لے گئی ہوشمندی
خودی سے گزر کر لی خود پسندی

ہوئی عرش سے فرش تک نقشبندی
یہ کہتی تھی معراج شاہ کی بلندی

کہ عالم کوئی اس سے بالا نہیں ہے

کہا حق نے پھر یاں جو چاہو سو لو ہے
دیا میں نے تجھ کو مرے پاس جو ہے
یہی مسند عرش آرام گو ہے
پرے کیا کہوں عالم گو مگو ہے

خدا جانے کیا بات ہے کیا نہیں ہے

وہ عرش بریں پر گئے چپکے چپکے
کہا حق نے اقرار دے چپکے چپکے
جو راز دل تھے کہے چپکے چپکے
مزا لو مخفی کا لے چپکے چپکے

گھڑی نیک ہے اس میں کھٹکا نہیں ہے

ہے عاشق کا زیور سدا درد سہنا
ہمیشہ نہیں باغ عالم میں رہنا
پہن لو نبی کی محبت کا گہنا
چلو وادی عشق میں پا برہنہ

یہ جنگل وہ ہے جس میں کانٹا نہیں ہے

سوا نیزے پر ہو گیا مہر روشن
یہاں نفسی نفسی میں ہیں مرد اور زن
یہ ہنگامۂ حشر ہے قہر افگن
قیامت میں دوں کس طرح چھوڑ دامن

کہ اس بھیڑ میں کوئی میرا نہیں ہے

فرماتے ہیں جناب خواجہ دو عالم صلعم کہ دیکھا میں نے عرش کے قریب پہنچ کر ایک امر عظیم کہ زبانیں اس کا وصف نہ کر سکیں اور اسی حالت ذوق و شوق میں کہ میرا رونگٹا رونگٹا محو لقائے کبریا تھا - ایک قطرہ عرش بریں سے میری زبان پر گرا جو کمال شیریں اور سفید تھا اس وقت مجھ کو علم اوّلین و آخرین مرحمت ہوا - اور میرا دل اس سے روشن اور نورانی ہو گیا اس وقت میرے پروردگار نے مجھ کو وہ دکھایا جو نہ دیکھا تھا کسی نظر نے اور نہ سنا تھا کسی گوش بشر نے - مؤلف -

عرش سے ایک قطرہ زبان پر گرا علم برسنے کا اس وقت مینہ ہوا
جس مکان میں فرشتوں کے جلتے ہیں پر اس میں از دو نیاز بشیر و بشر
پھر تو دیکھا جو دیکھا سنا جو سنا گو مگو مدعا آنکھ کی رات ہے
تازہ انداز ہر آن تھی اُدھر ہر ادا میں ادا آنکھ کی بات ہے

پھر کہا حق نے جلوہ مرا دیکھ لے وہ جو تجھ کو دیکھے مجھے دیکھ لے
تو نہ مجھ سے الگ ہیں نہ تجھ سے الگ ہم جو تجھ سے ملا وہ مجھ سے
جس نے تجھ کو دیکھا اس نے مجھ کو دیکھ لیا دیکھنے کا مزا آج کی رات ہے
اور جو تجھ سے گیا وہ مجھ سے گیا بس یہی فیصلہ آج کی رات ہے

پھر اس وقت رحمت الٰہی اپنے جوہر دکھا رہی تھی تو حضور نے بھی شفاعت کے دفتر کھول دیئے

اُس طرف رحمت حق کے جوہر کھلے اس طرف سے شفاعت کے دفتر کھلے
کہہ دیا دیکھ جب فیض کے در کھلے مانگ لو جو مانگنا آج کی رات ہے

عرض کیا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الٰہی امت عاصی کی مغفرت چاہتا ہوں ارشاد ہوا کہ ستر ہزار تیرے واسطے بخشے اور کیا چاہتا ہے عرض کیا کہ رب العالمین امت عاصی کی بخشش فرما ستر ہزار اور بخشے اب اور تجھے کیا مانگنا ہے تو

شہ نے کی عرض امت گنہگار ہے بخش دے میرے مالک تو غفار ہے
پھر یہ حق نے کہا او پیارے نبی تو مرا چاند ہے اور تارا نبی
تجھ کو آسان ہر ایک دشوار ہے بس یہی مدعا آج کی رات ہے
ایسا کچھ کر تو اے میرے پیارے نبی جلدی ہی کیا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار جناب باری سے خطاب ہوا کہ حبیب میرے اور کیا چاہتا ہے اور ہر بار حضور نے یہی عرض کیا کہ یا غفور الرحیم امت گنہگار کی نجات فرما۔ ارشاد ہوا کہ محبوب میرے کب تک امت عاصی کی مغفرت طلب کرو گے عرض کیا حضور نے کہ یا اللہ العالمین طلب کرنے والا میں بخشنے والا تو ہے۔ حکم ہوا محبوب میرے اگر آج ہی سب امت بخش دوں تو کل قیامت میں کیا لطف آئے گا اے پیارے

شعر

لطف جب ہے کہ دیکھیں گے ساری نبی ہو گی تیری شفاعت مری رحمت
تجھ سے بندہ اگر کوئی چھوٹ گیا طعنہ نار دوزخ میں وہ
بخشش دوں گا قیامت میں امت تیری تجھ سے وعدہ یہ میرا آج کی رات ہے
اور جو ایمان لایا وہ تر گیا یہ میرا مدعا آج کی رات ہے

حضور پُرنور فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی ثنا میں ان کلمے کے کہنے کا حکم فرمایا التحیات للہ والصلوات والطیبات جب یہ تعریف عرض کی

گئی تو خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس وقت بھی حضور نے اپنی امت کو یاد فرمایا اس سلام کے جواب میں عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ؕ

ہائے اکرم ہے گنہگاروں کا کس درجہ خیال
عیش میں بھی انہیں امت کی پڑی ہے آج رات

پھر جس وقت ملائکہ مقربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ رتبہ اختصاص معلوم ہوا۔ تو سب نے بالاتفاق عرض کیا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

لطف دل میں خدا کی ملاقات کے ولولے ہونٹ پر التحیات کے
مزے خوش زباں پر مناجات کے فیض کا ورد تھا آج کی رات

پھر حکم ہوا کہ حبیب میرے جب کوئی سفر سے گھر جاتا ہے اس کے لئے تحفہ ضرور ہے یہ جو کچھ میں نے اور تو نے اور فرشتوں نے کہا ہے یہ میری طرف سے میرے بندوں کو بے قیمت تحفہ ہے ہر نماز میں پڑھا کریں گے

سب نماز اور روزہ سکھا دیجئے باغ جنت کا مژدہ سنا دیجئے
کہنا آخر یہاں بھی ہے آنا تمہیں ایک دن ہے مجھے منہ دکھانا تمہیں

قاعدے بندگی کے بتا دیجئے جو کچھ دیکھا کہا آج کی رات ہے
پھر نہ سوجھے گا حیلہ بہانہ تمہیں یہ پیغام پہنچایا آج کی رات ہے

پھر حضور نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصیت کو یاد کر کے عبادت کی تخفیف میں بہت سعی کی جو جناب باری میں قبول ہوئی اور اس طرح کی دعا ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ؕ

پھر ہوا حکم رب سیر جنت کرو اور مکانات امت کے سب دیکھ لو
دونوں عالم میں صل علی کا ہے غل کلمہ حسن کرو خلد جانے میں جبرئیل
آمد آمد کی جنت میں دھومیں مچیں حوریں تعظیم کے واسطے جھک گئیں

اور جو کچھ ضرورت ہو ہم سے کہو بات جنت کی دیکھنا آج کی رات ہے
باغ جنت میں جاتا ہی وحدہٗ کا گل شگفتہ ہوئی آج کی
بلبلیں پھول کی ڈالیاں لے چلیں ہر طرف مرحبا آج کی رات ہے

دیکھا جنت میں جا کے بہیں نہریں رواں موتیوں کے مرصع کل مکاں
ان مکانوں میں یاقوت کے سائباں ہوئے کیا کیا عطا آجکی رات ہے

جنت میں حضور طرح طرح کی نعمتیں دیکھ کر شکر خدا بجالائے اور جب تمام عجائبات و غرائب آسمانوں کے اور جنت کے ایوانوں کے ملاحظہ فرما چکے اور ہر مقصد دل پا چکے تو

ہر مراد دلی حق سے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی
بستر و گرم زنجیر ہلتی رہی یہ عجب معجزہ آج کی رات ہے

معجزہ یہ محمد کا تحقیق ہے جس نے تصدیق کی ہے وہ صدیق ہے
اور جو منکر ہے جاہل ہے زندیق ہے وہ عدو خدا آجکی رات ہے

نزع میں قبر میں حشر میں اے خدا سختی و تنگی و پرسش جرم کا
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہا فضل کر نا دعا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضور واپس تشریف فرما ہوئے حرم نبوی سوئے ہوئے ہیں اور در و دیوار شجر و حجر و اصناف ملائکہ سرگرم مبارک باد تھے۔

مبارکباد

جشن معراج کا مبارک ہو — وصل ذات خدا مبارک ہو
آپ کے واسطے شب معراج — عرش خلوت سرا مبارک ہو
تم کو ماہ رجب کی ستائیس — اے حبیب خدا مبارک ہو
لیلۃ القدر کی تجلی ہے — رات کا دن ہوا مبارک ہو
ہر طرف ہیں درود کے تحفے — نور صلِ علیٰ مبارک ہو
وعدہ بخشش گنہگاراں — حق ملے تم سے کیا مبارک ہو
حق سے راز و نیاز کی خلوت — خاتم الانبیاء مبارک ہو
بزم قوسین میں رسائی آج — تم کو شاہ دنیٰ مبارک ہو
حور و غلماں نے خلد میں نغمہ سے — سر جھکا کر کہا مبارک ہو

فرش پر عرش پر دو عالم میں
حال معراج مصطفےٰ لکھنا
ہر طرف شور تھا مبارک ہو
اکبر لیجئے تو مبارک ہو

تضمین بر شعر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

وہ جو دو جہاں کا ہے رہنما وہی شمع انجمن ولیٰ
وہی عرش جس کا ہے متکا ہے عروج اس کو سوئے علا
وہی سارے نبیوں کا پیشوا ہے جو سب فرشتوں کا مقتدا
وہ حبیب احمد مجتبیٰ وہ نبی محمد مصطفےٰ

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

جو قدم نبی نے بڑھا دیا سر خود فلک نے جھکا دیا
وہ حجاب حق نے اٹھا دیا انہیں اپنا جلوہ دکھا دیا
جو طلب کیا وہ دلا دیا کہا باغ خلد دکھا دیا
جو لیا لیا جو دیا دیا یہ نہ پوچھو آ کے کہ کیا دیا

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

وہ حبیب حق شہ نیک خو کہ یہ دین جس کا ہے چار سو
گیا پھر سپہر مقام ہو رہا کوئی پردہ نہ روبرو
یہ مزے کی تھی پھر گفتگو ہے کہ خوش تو پیارے حبیب تو
ہوئی پوری وصل کی آرزو یہ صدا بلند ہے کو بکو

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

ہوا عزم خلد حضور کا کہیں فرش دیکھا بلور کا
کہیں جام آب طہور کا کہیں رنگ عیش و سرور کا
کہیں قصر نور ہی نور کا کہیں خوش ترانہ طیور کا
کہیں شور و غل بھی ہے حور کا کہ منہ ہے پیارا رب غفور کا

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

ہے دعائے اکبر خستہ تن کہ ہو پر بہار کوئی چمن
سجے اس چمن میں اک انجمن کہ ہوں صدر حسن میں شاہ زمن
پڑھیں شیخ سعدی خوش سخن جو یہ اپنا شعر بصد پھبن
مری بات بھی وہاں جا بنے کہ ہوں ان کے ساتھ میں نغمہ زن

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ہو نہ وقت رحمت رب سے
سب کو رب بخش دیتا ہے
یوں کرو عرض اے کرم والے
ہے غفور الرحیم تیرا نام
تو ہی یا رب دو عالم کا ہے والی
دردمندوں کے دکھ میں ساتھ ہے تو
ہے تو ٹوٹے دلوں کا چارہ ساز
بات بگڑی ہوئی بناتا ہے
ہے بندوں والے مغفرت والے
بطفیل محمد عربی
بخش اکل حلال صدق مقال
ناز ہے تجھ پہ تیرے بندوں کو
دونوں عالم میں آبرو دینا
جو کہ اولاد کے ہیں خواہشمند
پھر کے پیمانہ شریعت دے
لے تیرے ہم تباہ کاروں کی
ہاں دکھا دے بہار جینے کی
نزع میں راہزن نہ ہو شیطان
باپ ماں بھائی اور کل مومن
تیرے محبوب کی ہیں امت میں

اب وہ مانگو جو دل کا مطلب ہے
ہے وہ داتا ضرور دیتا ہے
ہاتھ پھیلائے ہیں غم والے
بخشنا ہے قدیم تیرا کام
تجھ سے کوئی جگہ نہیں خالی
کل کا حلال مشکلات ہے تو
وارث بے کساں غریب نواز
ناؤ ڈوبی ہوئی تراتا ہے
سب ترے عشق میں ہیں متوالے
بہر اصحاب پاک و آل نبی
نیک خو صاف قلب پاک خیال
دے مرادیں مرادمندوں کو
اپنے بندوں کے عیب ڈھک دینا
دے خدا اُن کو دختر و فرزند
اپنے محبوب کی محبت دے
مغفرت کر گناہ گاروں کی
ہو زیارت ہمیں مدینے کی
نام حضرت کا لے کے دیویں جان
بخش دینا خدا جزا کے دن
شرم رکھ لیجیو قیامت میں

جس جگہ مومنوں کا مدفن ہو — واں محمد کا نور روشن ہو

ہوں نہ حیران عہد و پیماں کے — پل سے اک پل میں پار پہنچ چلکے

ہو قیامت میں تا شفیع النجات — آل و اطہار مصطفیٰ کا ساتھ

گر محمد کا ساتھ ہو جائے — پھر تو بے شک نجات ہو جائے

یا محمد میں یوں ہم کی راہ — کہتے ہی لا الٰہ الا اللہ

آپ کے نام پر میں مر جاؤں — عاشقوں میں یہ نام کر جاؤں

پورا یا رب طفیل احمد ہو — بانیِ بزم کا جو مقصد ہو

جس قدر حاضرین شغل ہوں — سب کی یا رب دعائیں حاصل ہوں

یہاں بھرے پھلے چمن سب کا — وہاں جنت میں ہو وطن سب کا

اے خدا صدقہ آلِ احمد کا — خاتمہ ہو بخیر اکبر کا

مرحبا سلّم علیٰ رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

قطعہ تاریخ بطور تقریظ عالی جناب فضائل نصاب مولنا مولوی محمد خلیل الدین صاحب حافظ رئیس و آنریری مجسٹریٹ صاحب بہادر

اے جزاک اللہ اکبر واہ واہ — کیا لکھی روداد میلاد حضور

ہیں رسالے اور بھی لیکن یہ ہے — ایک ہی روداد میلاد حضور

سچے سچے واقعہ کی شرح ہے — واقعی روداد میلاد حضور

ایسی دلچسپ آج تک دیکھی نہ تھی — کوئی بھی روداد میلاد حضور

آپ کے حصے میں ہی روز ازل — آ گئی روداد میلاد حضور

آپ کی تالیف کی صد آفریں
جمع کی رو داد میلاد حضور

آپ کے حق میں سند ہے مستند
عشق کی رو داد میلاد حضور

دونوں آنکھوں نے کئے دو حجاب
دیکھ لی رو داد میلاد حضور

کھول کر بستہ جو کھولی یہ کتاب
کھل گئی رو داد میلاد حضور

راہ پر آئے جو پڑھ لے ایک بار
نذر کی رو داد میلاد حضور

غنچۂ دل کھل گیا جب چھپ گئی
چھپ گئی رو داد میلاد حضور

بزم میں ایمان تازہ ہو گیا
جب سنی رو داد میلاد حضور

دو ہری خوبی کہ تم نے خود لکھی
خود پڑھی رو داد میلاد حضور

چھاپ دو حافظ کی بھی تاریخ طبع
اب چھپی رو داد میلاد حضور

سنہ ۱۳۴۷ھ

اکثر شعراء حضرت اکبر وارثی کے دیوان کا جواب لکھ رہے ہیں یہ ان کا جواب ہے

لکھ چکے ہیں شیخ سعدی کی گلستاں کا جواب
ہوں مرے کذاب بھی ختم رسولاں کا جواب

کاذبوں سے کب ہوا الہام سبحاں کا جواب
اب سخنور لکھتے ہیں اکبر کے دیواں کا جواب

جیسے لکھا تھا کسی کافر نے قرآں کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بشر نور رب العلا بن کے آیا | نئے رنگ سے جا بجا بن کے آیا
کہیں لالہ و گل کہیں چاند سورج | تجلائے ارض و سما بن کے آیا
کہیں انبیا بن کے شانیں دکھائیں | کہیں صورت اولیا بن کے آیا
کبھی شکل موسیٰ کبھی شکل عیسیٰ | کبھی یوسف مہ لقا بن کے آیا
کبھی بن کے مجنوں پھرا کوہ و صحرا | کبھی لیلئ دل ربا بن کے آیا
ہے تیرے بگڑنے میں کیا کیا بناوٹ | جو بگڑا نئی شان کا بن کے آیا
بڑے کھیل کھیلے بہت روپ بدلے | زمانے میں بہروپیا بن کے آیا
کیا عاشقوں کو گرفتار گیسو | حسینوں کی بانکی ادا بن کے آیا
اگر لہر آئی بنا شکل گوہر | جو موج آ گئی بلبلا بن کے آیا
کیا بلبلوں کو اسیر محبت | چمن میں گل خوشنما بن کے آیا
قل الروح من امر ربی کے نغمے | سناتا ہوا مقتدا بن کے آیا
بہت گل کھلے ہیں مگر اس چمن میں | بہار آئی جب مصطفےٰ بن کے آیا
نبی اولیاء انبیا سب براتی | جو دولھا حبیب خدا بن کے آیا

محبت کی میراث اکبر کو بخشی
جو تو وارث حق نما بن کے آیا

بڑے کھیل کھیلے بہت روپ بدلے | زمانے میں بہروپیا بن کے آیا

اکثر جہلا علم تصوف سے ناواقف ہیں وہ اس شعر پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں اس لیے اس کی شرح کی ضرورت تھی قرآن شریف میں اللہ پاک کا ارشاد ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ یعنی تحقیق تمہارے پاس اللہ کا نور آیا اور کھلی کتاب آئی نور مراد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور کتاب سے مراد قرآن شریف ہے اسی مضمون پر حضرت درود تاج کے مصنف فرماتے ہیں محمد ابن عبد اللہ نورٌ من نور اللہ یعنی محمد عبد اللہ کے بیٹے ہیں اور

نور ہیں اللہ کے نور سے چونکہ بشر اللہ پاک کے نور سے بنا ہے اور اسی نور سے طرح طرح کی جلوے ہیں اور گوناگوں جلوے ظہور پذیر ہوئے ہیں تو اس قصیدہ کے اشعار بھی بطریق قطعہ واقع ہوئے مطلع یہ ہے بشر نور رب العالمین کے آیا۔ نئے رنگ سے جا بجا بن کے آیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا نور بشر بن کر دنیا میں آیا اور اس نور متنوع نے جا بجا عجیب نیرنگیاں دکھائیں یعنے

کہیں انبیا بنا کے شان دکھائیں	کہیں صورت اولیاء بن کے آیا
کہیں شکل موسیٰ کہیں شکل عیسےٰ	کہیں یوسف مہ لقا بن کے آیا
کبھی بن کے مجنوں پھرا کوہ و صحرا	کہیں لیلیٰ دل ربا بن کے آیا
اگر بہر آئی بنا شکل گو ہر	جو موج آگئی بلبلا بن کے آیا

تمام اشعار اسی رنگ کے ہیں بخوف طوالت چھوڑ دیئے گئے۔ جب ہژدہ ہزار عالم کا ظہور اسی نور سے ہے اور تمام کائنات اسی سے بنی ہے تو بہر دپیا بھی تو بشر ہے یہ بیچارہ کس جرم میں گرفتار ہوا۔ اس کا شعر کونسی خطا میں پکڑا گیا ہے۔ بہرو پیا کا کام یہ ہے کہ ہر روز نئے کھیل کھیلتا ہے اور بھانت بھانت کے روپ بدلتا ہے اور دھوکے دیتا ہے اگر کوئی نظر باز پہچان لیتا ہے تو یہ کہدیتا ہے ؎ ہم نظر بازوں سے تو چھپ سکا جان جہاں ؛ تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

تیرے دیدار کی تھی ہم کو تمنا سو تجھے	لوگ دیکھیں گے وہاں ہم نے یہاں دیکھ لیا

اب اس کا پردہ کھل گیا واہ واہ اور حیلے کا متحق نہ رہا اور اگر پہچا نا نگیا راز فاش ہوا تو انعام وغیرہ جو کچھ ملے وہ کم ہے مجبور ہو کر یہ کہنا پڑتا ہے ؎

حرم و دیر کے جھگڑے ترے چھپنے سے پڑے	تو اگر پردہ اٹھا دے تو یہی لو ہو جائے

یہی مشرب تمام اہل حال کا ہے اسی واسطے مولانا روم فرماتے ہیں ؎

قال را بگذار مرد حال شو	پیش مرد کامل پامال شو

اور اہل قال تو فقط چار پائے برو کتابے چند کے مصداق ہیں کہنے میں اور کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے اب اشعار و تقریر سابق کا ثبوت بزرگان دین کے اقوال سے لیجئے مولانا روم فرماتے ہیں ؎ چونکہ بیرنگی اسیر رنگ شد ؛ موسیٰ با موسیٰ در جنگ شد۔ مولانا مغربی فرماتے ہیں نور یا موج گوناگوں بر آمد ؛ نہ بیچونی برنگ چوں بر آمد ؛ گہے در کسوت لیلیٰ فرو شد

گئے بر صورت مجنون بر آمد۔ اور شاہ عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہیں ؎

در بہاراں گل شدی در صحن گلزار آمدی	بعد ازاں بلبل شدی با نالۂ زار آمدی
شور منصور از کجا و دار منصور از کجا	خود زدی بانگ انا الحق بر سر دار آمدی

اور حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

چون آں بیچوں در پیا چوں کرد آرام — پئے روپوشش کردہ یوسفش نام

اور حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ — خود رند سبوکش شود آں کوزہ خریدار برآمد بشکست و روان شد

یہ ان اصحاب کے اشعار پیش کئے گئے ہیں جن کی عظمت کا دنیا بھر میں ڈنکا بجا ہے اور بچہ بچہ ان کے نام سے واقف اور ان کی تصانیف کی زمانے بھر میں دھوم ہے چونکہ بہروپیا ہر روز نیا بھیس بدل کر سامنے آتا ہے اس لئے آنکھ والے اس میں کل یوم ھو فی شان کے جلوے دیکھتے ہیں اور اس کی نیرنگی قدرت کی بہاریں لوٹتے ہیں ؎

آنکھ والے دیکھتے ہیں تیرے جوبن کی بہار — تو ہے ہر شے میں تو ہر شے جلوہ گر آنکھوں میں ہے

جیسے کہ حضرت شمس تبریز فرماتے ہیں ؎

ہر لحظہ بشکل آں بت عیار برآمد گہہ پیر و جوان شد — ہر دم بلباس دگر آں یار برآمد دل برد و نہاں شد

الغرض تمام جھوٹیا اور جگلیا اہل حال اسی راستے گئے ہیں ہزاروں کتابیں اور ملفوظات بھرے پڑے ہیں طول ہونے کی وجہ سے زیادہ ثبوت اور شعر کی شرح سے معذور ہیں بعض کم فہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس شعر میں بہروپیا نعوذ باللہ منہ حضرت کو لکھا ہے حالانکہ حضرت کی شان کو تمام مخلوقات سے ممتاز دکھلایا ہے اور اس قصیدہ میں تین شعر حضرت کی شان میں نعتیہ دیئے ہیں

بہت گل کھلے ہیں مگر اس کے گیت میں	بہار آئی جب مصطفےٰ بن کے آیا
نبی اولیا انبیا سب براتی	جو دولہا حبیب خدا بن کے آیا
قل الروح من امر ربی کے نغمے	سناتا ہوا مقتدا بن کے آیا

اکبر وارثی میرٹھی

ترے کرم کا رسالت مآب کیا کہنا — ثواب ہو گئے سارے عذاب کیا کہنا

تمام اگلے صحیفوں کو کر دیا منسوخ — رسول پاک تمہاری کتاب کیا کہنا
ملے خدا سے تو ایسے ملے کہ مل ہی گئے — تمہارے قرب کا عالی جناب کیا کہنا
خدا بھی چاہے خدا کی خدائی بھی چاہے — تمہاری چاہ کا رحمت مآب کیا کہنا
شفیع حشر رسول کریم ختم رسل — حبیب پاک تمہارے خطاب کیا کہنا
خدا کا مان کے کہنا کیا ہے کہتے ہیں — تمہاری بات کا عالی جناب کیا کہنا
گناہ گاروں نے جب رو کے یا غفور کہا — برس پڑا ہے کرم کا سحاب کیا کہنا
حسین ایسے کہ اللہ کے حبیب ہوئے — تمہارا حسن ہے وہ انتخاب کیا کہنا
نکلیں گے اور نبی ان کا منہ کہ امت کو — وہ بخشوائیں گے روز حساب کیا کہنا

سنا کے نعت نکیریں کو کیا خاموش
تمہارا اکبر حاضر جواب کیا کہنا

ہے کونین میں راج کس کا تمہارا — دو عالم میں رائج ہے سکہ تمہارا
دماغ آسمان پر نہ کیوں چاند کا ہو — یہ ہے ایک نقش کف پا تمہارا
مکاں کو ہے زینت مکیں کے قدم سے — ہے مکہ سے افضل مدینہ تمہارا
خدا بھی ہے بے مثل تم بھی ہو یکتا — عدم میں پکارا یہ سایہ تمہارا
جمال اپنا اللہ نے خود دکھایا — دیا ڈال آنکھوں پہ پردہ تمہارا
ہیں تحقیق یہ من رانی کے معنی — کہ جلوہ خدا کا ہے جلوہ تمہارا
پھرے الٹا سورج قمر کیوں نہ ٹکڑے — اگر دیکھ پائے اشارا تمہارا
خدا کی اطاعت ہے طاعت تمہاری — کہ بندہ خدا کا ہے بندہ تمہارا

تمنا ہے اکبر کی روز قیامت
اٹھوں پڑھ کے مدفن سے کلمہ تمہارا

کہاں سے کوئی لائے سایہ تمہارا — کہ نور خدا ہے سراپا تمہارا
یہ نوبت ہے اللہ اکبر اذاں سے — دو عالم میں بجتا ہے ڈنکا تمہارا
وہ معراج کی رات دن سے سوا تھی — جو اللہ نے حسن دیکھا تمہارا

کہا آؤ محبوب ہو وصل باہم ‏ تمہارا ہمارا ہمارا تمہارا
یہ سب عرش و فرش اور کرسی بھی ہیں کچھ ‏ تمہارا تمہارا تمہارا تمہارا
جگہ چرخ چہارم پہ عیسیٰ نے پائی ‏ ہے عرش علا پہ پھریرا تمہارا
قیامت میں یہ چھوٹیں گے سستے وہ تاجر ‏ خریدا ہے جس جس نے سودا تمہارا
حرام اس پہ ہو جائے نار جہنم ‏ پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا

لکھی سب سے اچھی غزل تم نے اکبر
ہو کونین میں کیوں نہ شہرہ تمہارا

ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا ‏ تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا
سمائے نظر میں کھچے میرے دل میں ‏ یہ صورت تمہاری یہ نقشہ تمہارا
تم آقا ہو کس کے ہمارے ہمارے ‏ ہمیں زعم کس کا تمہارا تمہارا
خبر تم نہ لو گے تو پھر کون لے گا ‏ ہیں آخر تو ہوں نام لیوا تمہارا
جو تم سے نہ مانگے یہ اس کی خطا ہے ‏ سخاوت کا بہتا ہے دریا تمہارا
سنو لو سنو مژدۂ باغ جنت ‏ ہے قبلا سلاماً سلاماً تمہارا
جو کچھ مانگنا ہے تو مانگو اسی سے ‏ بڑا دینے والا ہے داتا تمہارا
سیہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یارو ‏ کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا

نبی شرم اکبر کی محشر میں رکھنا
یہ عاجز یہ عاصی ہے بندہ تمہارا

بے نقاب آج وہ دل ربا ہو گیا ‏ سنا منتا جلوۂ طور کا ہو گیا
اپنی صورت پہ جو مبتلا ہو گیا ‏ پھر وہ خود ہی سمجھ لے کہ کیا ہو گیا
شیخ میں پھر نبی میں پھر اللہ میں ‏ جو فنا ہو گیا وہ بقا ہو گیا
جو نمک میں ملی شے نمک ہو گئی ‏ جو خدا میں ملا وہ خدا ہو گیا
پہلے بندہ کا بندہ بن اے بیخبر ‏ خود کو پہچان لے پھر کہ کیا ہو گیا
جب نہ اوج حقیقت کا رستہ ملا ‏ پست ادراک کا حوصلہ ہو گیا

لے گیا جام دیکھ لگا ہوں میں دل		پہلے ساقی تھا اب دل ربا ہو گیا
اور تھوڑی سی ساقی پلا دے مجھے		اب تو جو ہو سو ہو جو ہوا ہو گیا
دین و دنیا میں پھر کیا کمی رہ گئی		جب کرم مرشد پاک کا ہو گیا
وارثی میکدہ ایسا با فیض ہے		مست اک جام جس نے پیا ہو گیا

اور ہی رنگ اکبر کا ہے جب سے یہ
بندہ وارث اولیا ہو گیا

طریقت میں جو یہ تین مقام ہیں فنا فی الشیخ۔ فنا فی الرسول۔ فنا فی اللہ۔ فنا فی الشیخ
اس کی یہ کیفیت ہے کہ جس وقت انسان کسی پیر کامل اور فنا فی اللہ کا مرید ہو جاتا ہے
اور اپنے پیر کامل کے جملہ طریقوں کا پابند اور اوراد و اشغال کا عامل شاغل ہو کر بالکل
اپنی حالت پیر کامل کی سی بنا لیتا ہے اور مصرع ع رفتہ رفتہ میری صورت یار کی صورت ہوئی کا مصداق
ہو جاتا ہے اس کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں اور جب اس سے آگے کو ترقی کرتا ہے اور بالکل قدم بقدم
چلکر اس کے جملہ حرکات و سکنات اور افعال و اقوال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے
ہو جاتے ہیں تو تمام لطائف کھل جاتے ہیں کشف و شہود ہونے لگتا ہے خرق عادات اور کرامتیں
ظہور پذیر ہونے لگتی ہیں یہ کیفیت اگر نبی سے ہوتی ہے تو اس کو معجزہ کہتے ہیں اور اگر ولی اللہ سے
ہوتی ہے تو اس کو کرامت کہتے ہیں اب یہ فنا فی الرسول ہو گیا پھر یہ آگے کو ترقی کرتا ہے اور ہر وقت
اللہ اللہ کرتے کرتے اللہ کی پاک ذات میں مستغرق اور محو ہو جاتا ہے جیسے اسی خاص حالت
میں حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ فرما گئے ہیں ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی		تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

یہ عجیب کیفیت کا مقام ہے اس مزے کو جو چکھے وہی جانے اس سمندر کے گھاٹ لاکھوں ہیں
پار اترے جو راستہ جانے۔ وہی سہتا ہے جس پہ پڑتی ہے درد کوئی کسی کا کیا جانے۔ المختصر اللہ اللہ
کرتے کرتے بشریت کو بالکل مٹا دیتا ہے اور للٰہیت میں پہنچ جاتا ہے جیسے کہ لوہا آگ میں تپ کر انا
النار پکار اٹھتا ہے اور یہی مقام تھا جو منصور حلاج انا الحق فرما گئے اور اسی مقام میں حضرت
بایزید بسطامی پہنچکر فاعبدونی انا اللہ کہہ گئے اسی مقام کے حصول کے لئے حضرت

مولانا روم کا ارشاد ہے۔

ایں سخن حق ست باللہ بشنوی	اللہ اللہ گو کہ اللہ می شوی

اب اسکا قول اللہ کا قول اسکا فعل اللہ کا فعل ہو جاتا ہے اسکا ثبوت یہ ہے قول مولانا روم

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود	گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

صورت بشری میں تو کچھ فرق نہیں آتا لیکن احسن کے قلب کی نورانیت اور روحانیت ایسی بڑھ جاتی ہے کہ پھر جو زبان سے کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے جو وہ چاہتا ہے وہ ہو کے رہتا ہے بخاری شریف میں حضور فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔ اَنَا بَصَرُہٗ وَ اَنَا سَمْعُہٗ اِلیٰ آخرہٖ۔ کہ ہم اس کی آنکھ اس کے کان ہو جاتے ہیں۔ اب سمجھ لو کہ وہ کون ہو گیا اور کون تمہارا ہم چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ جو نمک میں ملی شے نمک ہو گئی جو خدا میں ملا وہ خدا ہو گیا لکڑی آگ میں مل کر آگ ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ فقط

اکبر وارثی میرٹھی

زلف احمد پہ دل مبتلا ہو گیا
حق سے ملنے کا یہ سلسلہ ہو گیا

مصطفےٰ جب خدا پر فدا ہو گیا
خود خدا عاشق مصطفےٰ ہو گیا

آئینہ ذات حق نے رکھا روبرو
نام اُس عکس کا مصطفےٰ ہو گیا

ایسی صورت نہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو
آپ پر حسن کا خاتمہ ہو گیا

ایک مشعل سے روشن ہوئیں مشعلیں
جن سے روشن تمک نا سما ہو گیا

مٹ گیا اس کی نظروں سے نقش دوئی
جام توحید جس کو عطا ہو گیا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ثبت اَقْدَامَنَا
نام تیرا سمیع الدعا ہو گیا

بے کسوں کی ہے تیرے کرم پر نظر
بے بسوں کا تو ہی مدعا ہو گیا

کہہ دیا لاکھ مجرموں پہ لَا تَقْنَطُوْا
ایک ہی لفظ میں فیصلہ ہو گیا

شور شہر خموشاں میں اکبر ہوا
چپ جو تو بولتا ہو گیا

منقبت در شانِ مردِ میدان لافتیٰ شیرِ خدا مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہٗ

اے بادشاہ لافتیٰ مولا علی مشکل کشا
ہمراز محبوب خدا مولا علی مشکل کشا

کیا اصفیا کیا اوصیا کیا اتقیا کیا اولیا
ہے سب کا تم سے سلسلہ مولا علی مشکل کشا

شاہ زمن کعبہ وطن اژدر فگن خیبر شکن
مرحب رُبا صد مرحبا مولا علی مشکل کشا

کیا شان ہے شانِ نبیؐ کیا آن ہے آنِ نبیؐ
کیا نام ہے نام خدا مولا علی مشکل کشا

نور صمد شبیر احمد ماہ قمر شاہ نجف
ابر کرم بحر سخا مولا علی مشکل کشا

اس آنکھ سے جس آنکھ نے مخمور دو عالم کئے
میری طرف بھی دیکھنا مولا علی مشکل کشا

ہو جائے رد اس کی بلا جو یہ کہے صبح و مسا
مشکل میں ہوں آجاؤ یا مولا علی مشکل کشا

کبتک صعوبت میں رہوں کبتک یہ رنج و غم سہوں
آخر تو ہوں میں آپ کا مولا علی مشکل کشا

تلوار دی اللہ نے دختر رسول اللہ نے
ٹھہرے نصیری کے خدا مولا علی مشکل کشا

بے بس کڑی منزل میں ہوں بیکس بڑی مشکل میں ہوں
کیجئے مری امداد یا مولا علی مشکل کشا

اکبر جو چاہے مانگنا وارث کا دیدے واسطہ
پھر دیکھنا دیتے ہیں کیا مولا علی مشکل کشا

ردیف زائی در شان حضرت خواجہ غریب نوازؒ رحمۃ اللہ علیہ

اے چشم نبیؐ کے نور نظر سلطان الہند غریب نواز
تم سب نبیوں کے ہو افسر سلطان الہند غریب نواز

کیا کیا انعام باری ہے اک فیض کا دریا جاری ہے
تشنے ہیں دکھیں بھر بھر کر سلطان الہند غریب نواز

بھر بھر کر تو بھی سب کو پلا خالق نے ترے ناناسے کہا
اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الکوثر سلطان الہند غریب نواز

کیوں دیر لگائی ہے خواجہ آخر تو تیرا ہوں آجا
بھر دے مینا دیدے ساغر سلطان الہند غریب نواز

گرداب بلا میں ہے کشتی از بہر بزرگان چشتی
تم آکے لگا دو اک ٹھوکر سلطان الہند غریب نواز

سرتاج شاہنشاہی ہو انوار ذات الٰہی ہو
فیضان تمہارا ہے گھر گھر سلطان الہند غریب نواز

بیکس بے بس بیچارہ ہیں، عاجز نا تمنا کارہ ہیں
لو ہم سے بے خبروں کی خبر سلطان الہند غریب نواز

سردار زمین سرکار فلک محبوب خدا مخدوم ملک
آقائے جن و ملک لائے بشر سلطان الہند غریب نواز

اللہ تیرا متوالا ہے تو اس کا دینے والا ہے
اب دیر کیا بھر دے ساغر سلطان الہند غریب نواز

پردے اٹھا کے تو نے جلوے دکھا دیئے ہیں
انسان گرا دیئے ہیں پتھر جلا دیئے ہیں

اللہ رے یہ رحمت اللہ رے شفاعت
یا گو گنہ کئے ہیں وہاں بخشوا دیئے ہیں

صلّی علیٰ محمد ہیں بحر رحمت حق
صحرا میں انگلیوں سے دریا بہا دیئے ہیں

ہر امتی کے سر پر خالق نے رحمتوں کے
سہرے بندھا دیئے ہیں دولہا بنا دیئے ہیں

کانٹے کی بات یہ ہے میزان ملا ملو کے
امت کی نیکیوں کے پلے جھکا دیئے ہیں

محبوب کے نواسے یوں ہوں شہید پیاسے
کوثر کے جام لاکھوں جس نے لٹا دیئے ہیں

امت کے خضر آؤ رستہ کوئی بتاؤ
پھرتے ہیں بھولے بھٹکے پر خوف با دیئے ہیں

اے پردہ پوش عصیاں ہوں کیوں نہ تم پہ نازاں
ہم نے گنہ کئے ہیں تم نے چھپا دیئے ہیں

جو عاشق نبی ہیں تربت پہ ان کی روشن
اللہ کی رحمتوں کے ہر ایک جا دیئے ہیں

تکلیف کیجئے تو تشریف لائیے تو
آنکھوں کو فرش راہ میں ہم نے بچھا دیئے ہیں

عیبوں کو دھونے والا راتوں کو رونے والا
امت کے بخت خفتہ تو نے جگا دیئے ہیں

تیری عنایتوں کا اکبر سے شکر ہو گیا
انعام تو نے کیا کیا اس کو خدا دیئے ہیں

آدمی جن کو بناتا ہے خدا بنتے ہیں
آپ کو لاکھ بنایا کریں کیا بنتے ہیں

در سلطان سے فقیروں کو ملا کرتا ہے
ہم بھی اے شاہ ترے در کے گدا بنتے ہیں

مانگ لیں گے تجھے اللہ سے کعبہ جا کر
ہند سے اٹھتے ہیں ہم دست دعا بنتے ہیں

اے تری شان کے قربان تری قدرت کے نثار
کل کے تراشے ہوئے بت آج خدا بنتے ہیں

روح نکلی ہے یہ کہتی ہوئی طیبہ کی طرف
ہم تو اس باغ میں چلنے کو ہوا بنتے ہیں

ان کو ہو جاتی ہے آسان حقیقت کی صراط
جن کے وہ ہادی دیں راہ نما بنتے ہیں

سر پہ سہرا ہے شفاعت کا صف حشر براتی
آج دولہا شہ لولاک لما بنتے ہیں

آج معراج میں جاتے ہیں محمد اکبر
وضو کرتے ہیں نہاتے ہیں پیاتے نہیں

چادر رحمت

سید الاولیا کی چادر ہے
رکھو سر پر لگاؤ آنکھوں سے
کیوں نہ جو میں نثار ہوں اس پر
اس پہ ہے ظل خواجہ عثماں
جس نے چھا گل میں بھر لیا ساگر
پنجتن پاک جلوہ فرما ہیں
صندل و عطر و گل مہکتے ہیں
دھوم ہے رنگ سے زمانے میں
چڑھ رہی ہے رسول کی ریتی

ہند کے رہنما کی چادر ہے
خواجہ دوسرا کی چادر ہے
یہ مرے دل ربا کی چادر ہے
یہ حبیب خدا کی چادر ہے
یہی بحر سخا کی چادر ہے
کل آل عبا کی چادر ہے
میرے رنگین ادا کی چادر ہے
کل کے مشکل کشا کی چادر ہے
رنگ والے خدا کی چادر ہے

جو تجھے مانگنا ہو مانگ اکبر
تیرے حاجت روا کی چادر ہے

در شان محبوب الٰہی حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء زری زر بخت

رحمۃ اللہ علیہ

نظام الدین محبوب الٰہی
ہے تو ایسا امیر ملک عالی
تو وہ خورشید وحدت ہے کہ تیری
ترا ادعاہ ہے تیرے سلسلے میں
وضو کرلے جو تیری باؤری میں

ہے شایاں تم پہ شان کج کلاہی
کہ خسرو ہیں ترے در کے سپاہی
تجلی گاہ ہے مہ تابماہی
وہاں سے ہو نہیں سکتی تباہی
رہے باقی نہ داغ روسیاہی

آئیے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

اولیا کو ہے تمہارے نام اقدس سے شرف
آپ کا ارشاد عالی ہے مُریدی لاتخف
اصفیا ہیں سر نگوں در پر موجود صف بصف
پھر مجھے کیا خوف کیوں حیران پھروں میں ہر طرف

آئیے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

یا محی الدین جیلانی شہ روشن ضمیر
ایک جان ناتواں ہے سو بلاؤں میں اسیر
بیکسوں کے چارہ فرما بے کسوں کے دستگیر
آپ کا ہو کر رہوں دشمن کی آنکھوں میں حقیر

آئیے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

ذات اقدس ہے تمہاری فخر آدم فخر شیث
نام لیتے ہی بلائیں دور ہوں جل جائے خبیث
جو سخن نکلا زباں سے ہے وہ قرآن و حدیث
استغاثہ کیوں نہ پھر تم سے کرے ہر مستغیث

آئیے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

درد و دکھ اپنا کہیں کہنے کی عادت ہی نہیں
آپ سے تو عرض کرنے کی ضرورت ہی نہیں
اور کہیں کیا خاک امید سماعت ہی نہیں
آپ خود واقف ہیں اس میں کوئی حجت ہی نہیں

آئیے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

ایک دکھ ہو تو سناؤں ایک غم ہو تو کہوں
جاں کنی سے بھی سوا مشکل ہے کم ہو تو کہوں
ہیں ستم لاکھوں ادھر چشم کرم ہو تو کہوں
تم اگر سن لو مجھے کہنے کا دم ہو تو کہوں

آئیے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

مادر من عرش معظم خطہ بغداد ہے
کیوں نہ ہو واں ذات اقدس آپ کی آباد ہے

آج کل مجھ پہ نہایت ظلم ہے بیداد ہے
زندگی سے تنگ ہوں فریاد ہے فریاد ہے

آیئے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

سلسلے ہیں آپ کے ہوں نام لیوا آپ کا
ہو گیا گر کام میرا نام ہوگا آپ کا
دونوں عالم میں ہے بندہ کو سہارا آپ کا
غور تو کیجئے کہ کہلاتا ہوں کس کا آپ کا

آیئے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

تم کو مانا ہے معظم ہر خدا آگاہ نے
فیض پایا تم سے لاکھوں اولیا اللہ نے
غرق وحدت کر دیئے صدہا تمہاری چاہ نے
عرض کی ہے یوں فقیروں کی طرح ہر شاہ نے

آیئے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

فاطمہؓ کے گل علیؓ کے ماہ اب کیا دیر ہے
آبرو پر آ بنی ہے آہ اب کیا دیر ہے
جلد مقصد کی نکالو راہ اب کیا دیر ہے
آقا اب کیا دیر ہے یا شاہ اب کیا دیر ہے

آیئے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

سید عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے
بنت محبوب خدا خیر النساءؓ کے واسطے
حضرت مولا علی مشکل کشا کے واسطے
آل و اصحاب و شہید کربلا کے واسطے

آیئے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

بوجھ ہے اندوہ کا دل رو رہا ہے دیر سے
آنکھ سے آنسو پہ آنسو بہہ رہا ہے دیر سے
غم پہ غم اکبر ہزاروں سہہ رہا ہے دیر سے
منہ سوئے بغداد ہے یہ کہہ رہا ہے دیر سے

آیئے امداد کو بہر صمد اے غوث پاک
الغیاث اے غوث اعظم المدد اے غوث پاک

برائے پنجتن پاک و چہار یار نبی — بہ برکت ہمہ ارواح اولیا مددے
طفیل حضرت خواجہ حسن شہ بصری — بہ عبد واحد سردار اصفیا مددے
پئے فضیلت شاہ فضیل و ابراہیم — بحرمت شہ خواجہ شفیق ما مددے
برائے خواجہ حاتم رحیم و شیخ عظیم — پئے الی عمر شاہ اتقیا مددے
بشیخ جعفر و عبداللہ و الی عباس — پئے سراج اخی رہنمائے ما مددے
طفیل حضرت عبداللہ و وجیہ الدین — بہ بو نجیب شہنشاہ پر ضیا مددے
بسہروردی شیخ زماں شہاب الدین — بہ زکریا گہر تاج بے بہا مددے
برائے عارف باللہ شیخ صدر الدین — بہ رکن و دین جمن فیض اتقیا مددے
برائے شیخ بخاری شہ جلال الدین — بہ حمید دین ہوا خواہ مصطفیٰ مددے
بعلم و دین و براجن شہنشہ محمود — جمال دین جمن شاہ حق نما مددے
پئے جناب محمد حسن محمد شاہ — برائے خواجہ یحییٰ شہ عطا مددے
طفیل حضرت شاہنشہ کلیم اللہ — نظام دین نبی معدن سخا مددے
بحق فخر دو عالم حضور فخر الدین — بہ قطب دین محمد شہ ہدیٰ مددے
برائے حافظ و سید شہ جمال اللہ — طفیل شاہ عباد اللہ پیشوا مددے
طفیل حضرت شاہ بلند و سیدنا — جناب حاجی خادم علی بما مددے
بحق حضرت وارث علی شہ کونین — پناہ جن و بشر حمزہ دوسرا مددے

ہر مصیبت و ہر درد و ہر تباہی ما
طفیل اکبر مداح مصطفیٰ مددے

تمت

ملنے کا پتہ سلطان بک ڈپو بیرون کالی کمان حیدرآباد دکن

برائے پنجتن پاک و چہار یار نبی — بہ برکت ہمہ ارواح اولیا مدد دے

طفیل حضرت خواجہ حسن شہ بصری — بہ عبد واحد سردار اصفیا مدد دے

پئے فضیلت شاہ فضیل و ابراہیم — بحرمت شہ خواجہ شفیق ما مدد دے

برائے خواجہ حاتم رحیم و شیخ عظیم — پئے ابی عمر شاہ اتقیا مدد دے

بہ شیخ جعفر و عبد اللہ و ابی عباس — پئے سراج اخی رہنمائے ما مدد دے

طفیل حضرت عبد اللہ و وجیہ الدین — بہ بو نجیب شہنشاہ پر ضیا مدد دے

سہروردی شیخ زماں شہاب الدین — بہ زکریا گہر تاج بے بہا مدد دے

برائے عارف باللہ شیخ صدر الدین — بہ رکن دین چمن فیض اتقیا مدد دے

برائے شیخ بخاری شہ جلال الدین — بہ حمید دین ہوا خواہ مصطفیٰ مدد دے

بعلم دین و براجن شہنشہ محمود — جمال دین چمن شاہ حق نما مدد دے

پئے جناب محمد حسن محمد شاہ — برائے خواجہ یحییٰ شہ عطا مدد دے

طفیل حضرت شاہنشہ کلیم اللہ — نظام دین نبی معدن سخا مدد دے

بحق فخر دو عالم حضور فخر الدین — بہ قطب دین محمد شہ ہدیٰ مدد دے

برائے حافظ و سید شہ جمال اللہ — طفیل شاہ عباد اللہ پیشوا مدد دے

طفیل حضرت شاہ بلند و سیدنا — جناب حاجی خادم علی بجا مدد دے

بحق حضرت وارث علی شہ کونین — پناہ جن و بشر حمزہ دو سرا مدد دے

بہر مصیبت و ہر درد و ہر تباہی ما
طفیل اکبر مداح مصطفیٰ مدد دے

تمت

ملنے کا پتہ

سلطان بک ڈپو بیرون کالی کمان حیدرآباد دکن

جناب آمنہ سنتی تھیں یہ آواز آتی تھی
فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی

سلام

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِ رحمانی سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

سلام اے سرِ وحدت اے سراجِ بزمِ ایمانی
زہے یہ عزت افزائی زہے تشریف ارزانی

ترے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حالِ قسمت ہو گیا پھر فضلِ ربانی

سلام اے صاحبِ خلقِ عظیم انساں کو سکھلا دے
یہی اعمالِ پاکیزہ یہی اشغالِ روحانی

تری صورت تری سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ
تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی

اگرچہ فقر فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِ کسرائی و خاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرہ کو تابانی

حفیظ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت
عقیدت کی جبیں تیری مروت سے ہے نورانی

ترا در ہو مرا سر ہو، مرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے